

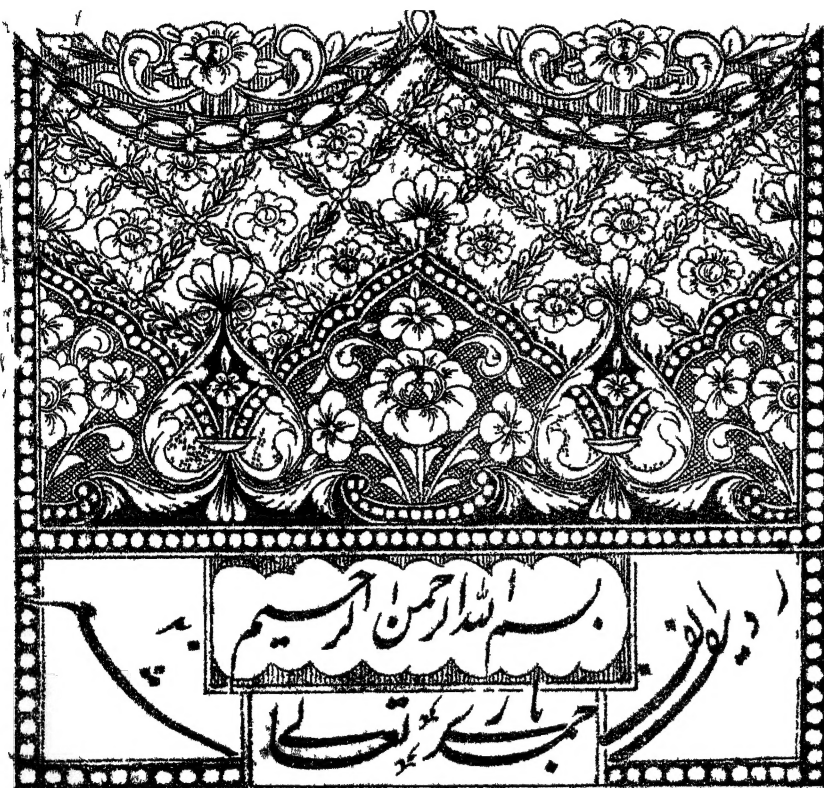
بفضل خلاصه و حما موکوفه و ولعونه

يا نازك كبرياءك التي تخرج من طبع ولا داعي لاجاب ولا انفا لثقتي عليها فانه نوا مجيد له به اساطير اقباله



خیرین نظام مریدان محمد علی بیگ صاحب فرماست مصنف علی گانہ

مطبع می گراشوکت می گراشوکت می گراشوکت



سر بھی نہ ہر گز حق ادا ہو سکر نیردان کا
 کیا کیا نام دشمن حق نے اپنی مہربانی سے
 زبان قاصر ملک کے نہیں جن کی ہر دو عالم میں
 خدا نے دی ہیں انکھیں جہ طرف چاہے نہ
 ہو ان کہتے ہی فوراً ظہوان سب دیا میں
 سوا اسکے دو عالم میں فنا ہوا ہی ہر تہ کو
 تلاش آبدہ ہو عبت تجھ کو دل نادان
 کہیں دریا کی پایاں بھی کوزے میں سما تا ہو
 ہوئی یہ آبرو بانی کو حاصل اسکی رحمت سے
 ہوا اور کرم اسکا خلیل اللہ پر جہ دم

اگر ہر دو گنا مثل زبان ہو جا انسان کا
 ستاروں کا سہ تباہا غارتید درخشان کا
 کر میں کیا شکر اس کے فیض کا بخشش کا احسان کا
 کوئی ہو کفر کا جادو کوئی رسم جویمان کا
 پہاڑوں کا درختوں کا زمین کا جہج گردان کا
 کہ کل من علیہا فان اک آیا ہو قرآن کا
 کہ رازق ہو خدا دو جہان ہر ایک نہان کا
 بشرے سطح ہو وصف دات پاک نیردان کا
 کہ بنتا ہو صدف میں جا کے گوہر قطرہ میسان کا
 ہر اک ناری نے دیکھا آں میں عالم گلستان کا

<p>وہ مالک ہو تو بزرگرازل سے تاملہ ڈھونڈھے فلاکے لشکر مہربے سڑھ کر دیے تو نے خلیل نوح و یوسف کا سدا تو ہی رہا ناصر نہ تیرے نور کی گر روشنی ظلمات میں ہوتی زہے قدر تہم عزت تری بندہ نمازی کی کیا سوا تشنہ فرد کو اسطر حصے تو نے وہ ستغے ہو تو یارب کہ اپنی مینا دھی سے قیامت میں جو برسے گا ترا برکرم یارب</p>	<p>حقیقت کی تری پہلے نہ ہرگز ذہن لہان کا ادا ہو کنن بانسے شکر یا رجبے حسان کا ہر اک مشکل میں تو حامی رہا موسیٰ عمران کا جناب خضر کو ملتا یہ چستہ آب حیوان کا بڑھا یا کس قدر تیرے زمانے میں سلیمان کا خلیل اللہ کو جلوہ نظر آیا گلستان کا اگر چاہے تو بخشے مور کو تیرے سلیمان کا تو بالکل پاک ہو جائیگا دفر میرے عصیان کا</p>
--	---

<p>یہ سطور کی دعا ہے کہ اب جنت یدان قیامت میں کھلے جس وقت فرشتے عصیان کا</p>

<p>نعت پیغمبر خدا اے گلک پیو یہ وقت درود و سلام کا واللہ کیا اثر ہو محمد کے نام کا ستارہ ہوا فلک پہ چارے کلام کا کلمہ پڑھا بتوں نے بھی حضرت کے نام کا احمد کو دھیان تھا نہ کسی اور کا م کا کیا جانے مرتبہ کوئی خیر لا نام کا تسبیح میں مقام ہو جیسے امام کا ملتا نشان کسی کو نہ حلق کے نام کا جسکو جہان میں عشق ہو خیر لا نام کا گرنے لگا جو سایہ رسول انام کا</p>	<p>مذکر ہو و صفت رسول انام کا غم میں اگر زبان سے نکلے تو ہو سرف معراج مصطفیٰ کا کیا حال جب قسم داخل ہوے جو گھر میں خدا رسول پاک یل و ہمار طاعت معبود کے سوا عشق خدا ہوا انکو خدا کو ہوا انکا عشق یوں مصطفیٰ کو سکسالت میں تھا شرف ہونے اگر نہ خلق محمد جہان میں رنج کا اور حشر کا اُسکو نہیں ہو خوف گردون نے چشم شمس قربر اٹھا لیا</p>
--	---

نعلین پہنے عرش میں پر چلے گئے پیدا ہوئے سول خدا جب زمیں پر سایہ جن دہس دیری کو نظر پڑا	کیا مرتبہ ہوا احمد عالی مقام کا تھا شو جا رحمت درودہ سلام کا نور خدا تھا جسم رسول امام کا
--	---

ماگ اب دعا خدا سے یہ سطوت کہ تیرا دامن ہو میرے ہاتھ میں خبر الامام کا
--

قصیدہ در مدح جناب میر علیہ السلام

<p>۳۵</p> <p>بارک ہو مبارک ہو دن آیا عیش و عشرت کا محمد کو خدا نے گردیا ربہ رسالت کا موجود ہوا بلا ساقی کہ دس ہوا آج فرحت کا ہوا دشت نوحہ شوق میں جبے تو جنت کا نخف کی شام صبح پر رضا کو میں تجھ سے ہوں نصیری ہن خدا کہتے علی کو ہو عجب بندہ خدا و مصطفیٰ کو چاہتے ہیں یوں سب بندے کیا ہو مالک نسیم و کو تر جسکو خالق نے علی مالک میں سب جسکو جاہل جگہ جہیز کیے اعمال بد میں تو کیا اللہ بخشے گا فرستے قبر میں آکر یہ کچھ اعمال پر چھینکے خوشی کچھ وہی کی ہو نہ جلدی موت آجائے مسلمانو سیرج سوا سطر ہلال واجب ہو مرے لانے مارا بھی حلا یا بھی نصیری کو ملا یک حالت و دن سے جسکو بھیہ لا سینگے</p>	<p>۳۵</p> <p>صبا دیتی ہو تر وہ سب کو حیدر ولادت کا پنہا یا حوب خلعت جسم حیدر یا امت کا صبا دیتی ہو تر وہ سب کو حیدر ولادت کا بنا زبیر یاہر حلقہ چشم حور جنت کا سیاہی زلف حور کی سفیدہ صبح جنت کا میں حیران ہوں تا تا دیکھ کی صفت کا وہی کافر ہو جو منکر ہو حیدر کی امت کا دری اکھون میں سیاتی نشہ ہو سکی محبت کا خدا نے کر دیا مختار دو رخ اور جنت کا غلام مرے نصے ہوں درہین روز قیامت کا مرے سے نینگے نام شہ و نایم کا کہ وقت نزع میں دیکھوں رح یز لو حضرت کا حسے کہتے ہیں کعبہ گھر حیدر ولادت کا نہ دم کب نہ کر بھڑوین ایسے عیسیٰ کی محبت کا حو ہو گا حکم ماہ یاں حیدر کی محبت کا</p>
---	---

گنہ میں نے کیے ہیں کانہ سے جو بچے جانیگے
 نسیم صبح کہنے میں غینے صحن گلش میں
 دیئے فرزند نکدہ پنجد کی راہ میں شہر
 حطائے مستری سحر میں کی ہو جسے سائل کو
 دخیل کھا را حب لائی نے جنگ خیبر میں
 زباں حال سے ہر صبح یہ خور سیدہ کتا ہو
 ہی و تضری دوزوہن کیساں یہ ہو فرق اتنا
 بنی نے عرش برعرج میں دیکھا تھا حیدر کو
 دے تھے یا سبے بل کو کب حاتم نے دو بیٹے
 کیا جب قتل مرحب دے لے نے جنگ خیبر میں
 عمارت میں کلما تیر کا معلوم کیا ہوا
 کیا جنگ حد کو ایک دم میں فتح حضرت نے
 زمانے میں جو میں تنق القمر یہ مصطفیٰ قادر
 دیا تائیل کو بھی شریعت عوس میں قتل کر کے
 علی کے باب میں کہتے تھے احمد کھک لٹی
 کہے تھو اگر مر جب جسے دم میں دیکھ گئے

اگر دم ہو سنو گا ذکر حیدر کے فضیلت کا
 شگہ کیون ہوں ہم دن ہو حیدر ولادت کا
 جہان میں ماتمہ دات علی یہ ہو سخاوت کا
 بھلا کیا ہو سکے محوے میان اسکی سخاوت کا
 فرشتوں نے بھی کی تعریف یہ تھا زہ حضرت کا
 کلس بخاؤن کیونکر گد پر نور حضرت کا
 انھیں رتبہ رسالت کا انھیں رتبہ امامت کا
 حد اسکے یاں جو یونچا بیان کیا اچکی رفعت کا
 وہ ذی اسی میں بل تھا سحر دست سخاوت کا
 زمین تھا فلک تک غنملہ شے شجاعت کا
 رجوع قلب تھا اک اختیار می کام حضرت کا
 محمد نے دیا رایت علی کو جب نہ نصرت کا
 علی میں مجرہ حورست غادر کی ہو رجعت کا
 جہان میں خاتمہ ہو آپ بر پیشک سخاوت کا
 وہ کافر ہو جو منکر ہو جہان میں قول حضرت کا
 جہان میں تو ہو چار و نظرن اسکی شجاعت کا

خجف میں یہ طلب کر لیجیہ سطوت کو اہو ہوا
 بہت یہ آپکا مداح ہوستان جت کا

دل عبث شہید حسن یریزاد ہوا	مجلو بر باد کیا آپ بھی بر باد ہوا
دوست دشمن ہوئے رسوا ہوا بر باد ہوا	جب عاشق میں ترا دستم ایجا ہوا
مرثا ہجر میں میں عم سے بر باد ہوا	گو محھے رنج ہوا اکھا تو دل ساد ہوا

ہار پھولوں کے قفن میں مرے ڈالے لاکر
ہلے پہلو میں کسی روز نہ آکر بیٹھے
اویس جاکے مرے رنگ پر سے کہیں
عمر بھر سچ دیے ہجر کے غم میں گزری
لوگ جھینگے کہ ہیں چرخ چارم پر سیح
عمر وصل کے وعدہ کو بھلا دیتے ہو
خاموشی میں کوئی نہ ہو جز نقصان

مہربان سننے کے کہانی مری صیاد ہو ا
جان جان تیسے نہ اکدن مراد دل شاد ہو
دشت ویران کر دیوانے سے آباد ہو
خوش کبھی تجھ سے میرا دل ناشاد ہو
جلوہ گر بام پر جسدن وہ پری زار ہو
فقہ یہ کسکے پڑھانے سے تھیں یاد ہو
غصہ جان کی مفت میں برباد ہو

۵

ابا ہن گردن میں مری ڈال کے سطوت و شوخ
ہنکے کہتا ہے کہ اب تو ترادل شاد ہو

۲۴

پراثر ہو تر اُس سے ہم کامل کیسا
اے میر حرم ہو وہ حور شمال کیسا
جب کہ میں یاد سے کہتا مون ادل دیکھا
دیکھتا رہا نہ یاس سے کچھ بس نہ چلا
فوج کر کے مجھے تم آؤ چلے جاتے ہو
سنہ سے سنہ سننے ملا یا نہ مگر بوسہ دیا
یا بگڑا تو نہ تدبیر بن آئی کو سے
دیکھا ہو دل یا زمرہ ہی محبت کا ہو
اسکو جس وقت محبت دہی یاد اے کی
آنکے در پر چین کرتا ہوں سوال بوسہ
اے حسرت یہ ہی اے کبھی وہ پوچھیں
چشمہ در ستاروں کی نظر ٹپتی ہو

ہے سد مثل کتان چاک مرادل کیسا
ملے غیر دن جلا یا ہو مرادل کیسا
ہنکے کہتا ہو ہمارا ہو ترادل کیسا
کے کے اٹھا ہو وہ پہلو سے مرادل کیسا
دیکھتے جاؤڑ پتا ہو یہ بسمل کیسا
رگیا تشنہ بین آکر لب ساحل کیسا
ہو گیا اے سانا مجھے مشکل کیسا
مہربان مجھ پر ہو وہ حور شمال کیسا
بعد مرنے کے مجھ سے گاتل کیسا
کہتے ہیں اسکو ہٹا دو یہ ہوساں کیسا
تیر مرگانے ہو ادل تر اگھائل کیسا
خوش نہا آپ کے رخسار پہ ہے تل کیسا

<p>باغ میں فصل گل لگے ہی ہو احشر پیا یاؤں دھوکہ بھی آتا ہے جو وہ بھر کر م گر یہ پہلے سے سمجھتا تو نہ دیتا میں کبھی باد آئینگے و فائین جو مری میرے بعد کوئی شو عشق میں احوال نہین تیسے عزیز اے مجنون کی ہوا بچہ میں اس طرح چسلی</p>	<p>باغبان چیتھے ہیں شور غنادل کیا بوسے بڑھ بڑھ کے ہو لیتا لب ساحل کیا تنے برباد کیا اے کے مرادل کیا قل کر کے مجھے پچائیگا قاتل کیا جان بھی دے کو موجود ہو نہیں ل کیا ہوش لیا بھی اڑے پر وہ محل کیا</p>
<p>۶</p>	<p>۱۹</p>
<p>بیکار غم فراق کا کھا یا غضب کیا صدے اٹھا سے رنج بھی کھا یا غضب کیا آیا بھی وہ تو دل کو جلا یا غضب کیا ہو جایگا غرور مٹھیں اپنے حسن پر افسوس دشمنوں کی نگاہوں میں چڑھ گیا کم سن مجھے وہ نہ سہم گئے خیر ہو گئی وہ ملنے تھے راہ میں آج اتفاق میں جان سے گیا یہ عداوت نہیں گئی تو نے عجب فریب کے دل لے کے احوال پر برباد کر کے نام سے بھی اُسکو کد رہی تو نے عجیب عاشق صادق کے قدر کی اندھیری آنکھوں میں سارا جہان ہوا ناتکے مہلند ہوئے جب تب فراق</p>	<p>دل اپنا اس صنم سے لگا یا غضب کیا اُس بھیرے دل کو لگا یا غضب کیا گھر میں مر رقیب کو لا یا غضب کیا اُمید آقا اُنکو دکھا یا غضب کیا محل میں اُس نے پاس بٹھا یا غضب کیا زخم گلہ یہ اُنکو دکھا یا غضب کیا فقر سے اپنے گھر پہ نہ لا یا غضب کیا مرد سے یہ بھی مرے وہ نہ آیا غضب کیا دیوانہ اپنا محکوم نا یا غضب کیا میرا نشان قبر مٹا یا غضب کیا عجیب سے ملے مجھ کو حلا یا غضب کیا مہ محہ سے اس صنم سے چھیا یا غضب کیا بوسے ملک ملک کو ہلا یا غضب کیا</p>

<p>آہے ہمارے گھر میں وہ ہمراہ غیر کے تیر گاہ یار نے کی مجھ سے دشمنی کیا کیا زراق میں نہ مرا حال ہو گیا وہ قبر میری روند چکے اب کہے یہ کون</p>	<p>دکھتا ہوا دل اور دُکھا یا غصہ کیا دل غیر کا تھا۔ بسا یا غصہ کیا وہ شوخ دیکھنے بھی نہ آیا غصہ کیا تنے بے ہوئے کو دبا یا غصہ کیا</p>
---	---

<p>سقوطِ سخت میں جا کے پیر گئے ہو ہند میں سکن بہشت کو نہ ہنسا یا غصہ کیا</p>	<p>۱۵</p>
--	-----------

<p>تری فرقت میں دم بچ کل جاتا تو کیا ہوتا مجھے تنہا ہی زلف کی بخیر ہنپائی اشارہ کر کے بارو سے وہ قافلہ ہنسکے کہتا ہو لیا کیوں ارمان نام اُس بت بیرحم کا تونے عبت سنے یا اُڑھنم کو قصہ یوسف کسی کی آنکھ کی پتلی جو دیکھی ہو مچلنا ہو کئی مچکوا کیلا چوڑ کر تم غیر کے گھر میں وہ آٹھے عیادت کو کچھ اُن سے بات کر لیتا خدا یا قدر اُس بت کو بھی ہوتی ظلم سننے کی غم درجِ دالم کے ہاتھ سے ملتی مجھے مہلت بلا یا غیر کو اس شمع رونے اپنی منفل میں کیے فرقت میں نامے عاشقوں پر پہنچے مرا دل لیکے پھینکا اپنے کو جہ میں نہ یہ سمجھے</p>	<p>عدم سے جا بے ہستی بدل جاتا تو کیا ہوتا سوئے محراب میں یوں نہ کل جاتا تو کیا ہوتا جو یہ خورشید گردید چل جاتا تو کیا ہوتا دل نادان جو سینہ میں مچل جاتا تو کیا ہوتا اگر ذکر حسین دیکھنے کے چل جاتا تو کیا ہوتا کسی صورتِ دل نادان نہیں جاتا تو کیا ہوتا مرا دم گھٹ کے وقت میں کل جاتا تو کیا ہوتا نورِ انوارِ دل مضطر سنسپل جاتا تو کیا ہوتا جو اُس کے دل سے میرا دل بدل جاتا تو کیا ہوتا میرے پہلے گرا دل بدل جاتا تو کیا ہوتا مرا دل صورت پر دانہ چل جاتا تو کیا ہوتا دل اُس کم سن کا سینہ میں چل جاتا تو کیا ہوتا کسی کی آمد و شد میں کچل جاتا تو کیا ہوتا</p>
--	--

<p>سدا آنکھیں لیون کے جال چلتے تھے وہ اسطوت دل عشاق سینوں میں نہ مل جاتا تو کیا ہوتا</p>	
--	--

<p>غیر کے آگے جو میں اُسکو بلا کر رہ گیا پاس سے جب سیر اٹھ کر اپنے گھر کو وہ چلے ہم یہ سمجھے تھے قفس سے آج کر دیگا رہا ہجرین کی ہوتے خانہ بدوشی اختیار واہ ری قسمت سوال صیل جب بین کیا ہاتھ میں جب یار کے شمشیر بیان دیکھ لی شون تھا خط نیکے مجھ پر ہوا مانع ضعیف جب اشارہ صیل کا میسے کیا اُس شوخ سے اُسکو تھا مد نظر مجھ کو تڑپتا دیکھنا آج شاید بے گناہی میری ثابت ہو گئی کینچ کر تلوار نکلا مارے سے جب بہر قتل جیکہ مجھ کو راہ میں دلبر کوئی آ یا نظر کوچہ دلداری کی جانب چلا جب میں چھپ تسرم آئی میں منع جب گیا بہر سوال الحنی فرقت تھی جو سجدہ نہ ہرگز کھاسکا</p>	<p>شرم سے وہ بھی قدم آگے بڑھا کر رہ گیا کچھ نہ منہ سے کہ سکا آنسو بہا کر رہ گیا پرچمن صیاد بیل کو دکھا کر رہ گیا شام جہا پر ہوئی بستر لگا کر رہ گیا شرم سے اقرار اسکے لگ کر رہ گیا جھگڑے تھامین وہیں گردن جھکا کر رہ گیا وہ قدم ہمارا قاصد کے مین جا کر رہ گیا شرم سے گردن جھکا لی مسکرا کر رہ گیا ہاتھ اک تلوار کا قاتل لگا کر رہ گیا وہ ستمگر قتل کا بیڑا اٹھا کر رہ گیا سامنے قاتل کے مین سر کو جھکا کر رہ گیا دونوں ہاتھوں مین اپا دل چھپا کر رہ گیا ناقوانی کے سبب ک گام اٹھا کر رہ گیا کچھ نہ بولا منہ سے ہاتھ اپنا بڑھا کر رہ گیا ہڈیاں میری سگ جانان چا کر رہ گیا</p>
---	---

کر بلا میں کیوں نہ کی توے سکونت اختیار

ہاے سطوت ہند میں بیکار آ کر رہ گیا

<p>جدائی میں بھی صلیت کا رامنحون کو صلی تھا ہمیشہ چھپے تھے قہقہے تھے لطف حاصل تھا خوشی تھی قلیل کی شب مجھ کو لطف حاصل تھا میری آنکھ میں لک چاند تھا شب کو تو جھلت سے</p>	<p>خیال یار لیلی تھا دل مشتاق محل تھا کبھی زردون میں داخل تھے ہمارا بس بھی دل تھا مہ نوپنے دست یار گردن میں محائل تھا سحر تک برکے پر بسین نہان باہ کا مل تھا</p>
--	--

گلستان آگیا آتا تھا فصل ہماری مین
 نگو کی تیج کیوں لہر لگا کے ہکو تڑیا
 وہ مالین پر پہاڑ کے ہر گام آئے تھے
 چلا تھا وہ سنگم قتل کرنے کے قیون کو
 قیامت تھی لگا کر سترہنی دونوں اکھون میں
 سوال صل کر رہا تھی تو آتی نہ شرم نہ نگو
 کہا سچ دوسرے لائین جو دیکھیں جینوں کو
 ماتا تھا مجھے جب لہجہ قتل کرے کو
 ٹریے نے عجب ہان کیا جو چوٹ کر آیا
 جواب خطہ لایا نامہ بر تو کچھ نہیں شکوہ
 وہ تعلقہ رو جو گرما کر میوں بزم میں آیا
 دہن تابت ہوا اس کا جب آنے مات کی مجھے
 گیا بالاس کے کوہ اللہ تھا فرما وہی ایسا
 سواری دہویہ میں نگلی ہتی جس تک لیلی
 طار و زارل عین طرب میرے قیون کو
 سرور بار کیا میں مذر دیتا شرم آتی تھی
 نہ شیتیں اتارا اس بری کو ہو گیا عاجز

کمین کو کو تھی قری کی کینش رحا دل تھا
 تھین کیا دیکھنا منظور دم بہر قصہ بل تھا
 جہا کیا مات کرتے اب ہلا ہکو متکل تھا
 عجیب سے مکر دیکھتا میں سوئے قاتل تھا
 جسے ترچھی نگہ سے اسے کل دیکھا وہ لیل تھا
 اکیلے آج وہ تھے ایک میں تھا اک مراد تھا
 کہ ہے دیدیا اسے صدم کو ایک ہی ل تھا
 گریا نہیں مگر کس نابک پہن کے دست قاتل تھا
 بہت بطرح اسکی زلف میں جا کر پھندا ل تھا
 نکلا ہی سلامت کو یہ جہان سے متکل تھا
 مثال شمع خاموش آج ہر اک اہل محفل تھا
 نہیں عقدہ سوہوم کہنا مجھے متکل تھا
 رہا لہت میں جلیا دو قدم ہی سخت متکل تھا
 مثال اران آہو کا دھوان بالائے محفل تھا
 عمم ورنج والہ مجھ کو دیا جو میرے قابل تھا
 تری تیج نگہ سے دل مرا دیار گھاٹل تھا
 فن تھیر میں میرا دل شیدا تو کامل تھا

کسی پہلو نہ سطرطوت کو قرار آیا شب فرقت
 تڑپتا بستر ریح دالم پر شل بسمل تھا

کہوں کیا ہمو جو عشق اک لیلی شام ل کا
 جو اس کھر کرم کے یاد میں رہنا ہون ریایر
 عجب ہوا ندون کچھ حال اپنی وحشت دل کا
 پتا مٹا نہیں انکوں کے ملجانے سے ساحل کا

چلا سیدہ سا گلو کیسوں میں جب کہا دل نے
یقین ہو عمر بھر اسکو سی پہلو نہ چین آئے
کیا ہونے کو احسان کروا تا بھی عاشق پر
وہ میکش ہون لگی راج بھی خوش نصیب نے کے
ہر طرف تیر نگہ سے کر کے منہ پیرا ستر گرنے
وہ دل کے ہیلو میں مریٹھو یہ حسرت ہو
ہزاروں عاشقوں نے جان اپنی مذہبی لاکر
ہلا میں بیروان اپنی جو میں بھوش حشمت میر
اکھی آیا نہ وہیسی لکھ پر فاتحہ پڑھنے
پسند و حسیان جان کے پیر مریم اسکو
کیا تا اسخان روز ارل جب تیر مرگان کا
تیرا پر لائیں سکتا ہوں میں جو گئے گذرتی ہو
ترب کر دیکھا کہ نکل بائے کا سیکہ
پڑکنے کی ہو جا کیا فوج ہو کر سر اٹھاؤں میں
جیٹ سر ملتا ہوں میں یہ شوق تہادت ہو
تکستہ دل وہ ہوں میں بچا نہ دنیا میں اساقی
نہ تلو دن سکو اوجان جان بچاؤ گے دیکھو
کسی تک چمن کی آمد آمد کا سنا مردہ
رہا محروم نظارے مجنون کاشغش آیا
غصہ بے جا بے گلی کر پڑے صیاد او پر
جوں یہ بحد میں کہتا تھا الفت اسکو کہتے ہیں

بہت ہوں ناتوان شوار کو کرنا ہو منزل کا
ٹپا دیکھ لے اگر اگر کوئی مرے دل کا
تماشا دیکھ لو دم بھر ٹھہر کر اپنے بسمل کا
مراساتی اگر بواے کا سا غمری گل کا
نہیں دیکھا گیا اس سے زیا جب ہو دل کا
خدا وندا کسی دن تو براے مدعا دل کا
ہوا تمکو مبارک ہو صنم لینا مری دل کا
ہوا کچھ اور عالم سنے غل دیوانو سنے دل کا
ستم ہو بعد مردن ہی نہ کلا جو صلہ دل کا
سما جو دیکھے دم بھر ہی پیر و تیری محفل کا
بنایا اس کا ان بارونے ہوا تو دامرے دل کا
نیو چھدا دجاں جان عام مری بیانی دل کا
بہت مشکل ہو الفت میں عزیز وہا منال کا
موا احسان کر دہر مری شمشیر قاتل کا
پتا ہم پوچھتے تھے ہن سگ اپنے قاتل کا
ہزاروں بار ٹوٹے کر بنے ساعر مری گل کا
عصب ہو جا گیا کھوٹا کوئی آمدہ دل کا
حوشی ہو تنگفتہ آج کیا عجم مرے دل کا
ہوا سو جبکہ بردار کیا لیلی کے محل کا
فلک پر پڑا ترنا کہ اگر ہو نچے عناد دل کا
دل مجنون ہیں نقشہ ہو یہ لیلی کے غل کا

اندھیرا ہو اگر بالائے تربت کچھ نہیں پردہ بلا ہزل آؤ کی چشم آفت ہو زماں سے بین بہار آئی ہو پہر تقدیر میں صحرانوردی ہو	میان قبر تو اک داغ روشن ہو مرد دل کا انہیں دو دنوں کے ملے جو بٹا قافلہ دل کا بہت ہی بی طرح بیزنگ حشمت میں مرد دل کا
--	---

ملون انگلیں مزار حیدر صفدر سے امی سطوت
اتھی جلد برائے کہیں یہ مدعا دل کا

ایک بوسہ گل عارض کا اگر مل جاتا عید ہوتی مجھ کو قتل میں جو قاتل جاتا قیس کہتا تھا جو لیلی کا پتا مل جاتا بوسہ مہجون کو کف پاکا ابھی مل جاتا زندہ ہو جاتا ابھی عینہ دل کھل جاتا ایک ہی بوسہ پہ دل اپنا اسے دیدتو ماتے کرتا جو میں پروردش بفرقت میں ای جنون توڑ کے اس واسطے پھینکا میں نے ساتھ ہو لیتو کہ معلوم نہیں راہ ہمیں تنگ ہوں ریستے مائع مجھے ہوتا جو نہ بھیجتا اس کو خط شوق جو قاصد ہاتھ عشق شیریں میں بتا تو نے مزا کیا پایا آئے تھے آس لگا کے ترے پر سانی کیا ہی داس گمرے حاک لپٹی اوڑھ کر پہلو سے غیر میں کیوں بیٹھے کو جاتے تھے	کیا دعا دیتا ہوا آج یہ سائل جاتا ای صنف دل مرا غنچہ کے طرح کھل جاتا دوڑ کر میں ابھی خبر سو گئے مل جاتا خاک اڑاتا ہوا میں بھی پس محل جاتا پاؤں دھونڈو کو اگر وہ لب ساحل جاتا جان آجاتی مسحا جو مرا مل جاتا خوب صوت جو حرمیدار ہمیں مل جاتا ای صنف دل ترا پتھر ہو مگر مل جاتا طوق بہاری تھا گلہ اس کے مرا چل جاتا قافلہ ملک عدم کا جو کوئی مل جاتا اپنے ہی پاؤں سے میں جانب قاتل جاتا چین آتا نہ کبھی ساتھ مراد مل جاتا یو چھپتے تھے بھی جو فرما دکیں مل جاتا کیا دعا دیتے تھے جام جو اک مل جاتا مرے مرقد کی طرف سے جو وہ قاتل جاتا کیا مرے دل کے دکھانیے نہیں مل جاتا
--	---

ہوں وہ بیتاب جو سناتا تو آؤ کی خبر لاکھ ڈھونڈا مگر اس بت کا پتا ہی نہ ملا اپنے دیوانے پہ آنا اسے کچھ رحم ضرور آپ دیدیتے اگر غیجہ لب لباب باغبان جسے پہ اس کے ہو تعجب مجھ کو چاندنی رات میں کرتا جو وہ محبوب باؤ	شوق میں تیسے تڑپا کئی منزل جاتا جسٹو ایسی جو کرتے تو خدا دل جاتا کان تک اس کے اگر شور سلاسل جاتا اوصنم کیا ہی مردل کا کنول کہل جاتا گوش گل تک نہیں کیا شور عنادل جاتا آئینہ سانسے بکرہ کا رمل جاتا
--	---

شعر کہنے کا کبھی شوق نہوتا سطور
گر لطافت سا نہ اوستاد مجھے رمل جاتا

پہلو سے میرے اٹھ کر جو وہ سیر گیا صدے سو فراق کے ایسے کہ مر گیا باد صبا جو ہو گذر اس شوخ تک ترا نکلے گھر و نسے سنگ لیو طفل خو برد اک دو قدم نہ ساتھ خانے کے وہ چل ستر ما کے رخ سے ابر میں ماہ فلک چھپا آیا عجیب دور کہ نشہ ہرن ہوے آئی بہار ماغ میں ہیں مست بلبلیں طاقت ہیں رانہیں بیان اوسکو کیا کریں ماسد صبح اینا گریان کرونگا چاک اب وہ حسین نہ وہ افسوس ہم رہے بعد ما بھی اُسے شگفتہ کیا نہ دل قاتل سے اپنی کیا ہوئی شرمندگی مجھے	میں کیا کہوں کہ دل پہ جو صدمہ گذر گیا کیا عشقون میں آپ کے میں نام کر گیا کہنا کہ تیرا عاشق جا بنا ز مر گیا دیوانہ تیرا ڈھونڈنے بجلو جدہر گیا یہ بھی ہماری روح پہ صدمہ گذر گیا سونے کو بام پر جو وہ رشک قس گیا میخانہ وہ کہاں ہو وہ ساتی کہہر گیا حام شراب دے مجھو ساتی کہہر گیا جو ہمہ تیرے ہجر میں صدمہ گذر گیا تو آج میرے گھر سے حودقت سحر گیا وہ صحبتیں گئیں وہ زمانہ گذر گیا دو چار پھول آکے نہ تربت پہ دہر گیا حون گلو سے دامن شمشیر بہر گیا
--	---

آیانا پہرے کے کوئیہ دلدار سے کہی
 ہر اک سے یو چہتا ہو وہ عاشق جو تامل
 شاید بلاتا اس سے کسی نے جبر نہ کی
 لطف و کرم کا ذکر ہو کیا ظلم ہی نہیں
 آئیگا قدیوں کی عبادت میں ابھی خلل
 لاکر تھس میں قید حوییا دے نے کیا

خط لے کے میرے پاس سے جونا نہ گیا
 میں نے سنا ہوا آج وہ کچھ کھا کے مر گیا
 میں رو رہا یہ یار کے شام و سحر گیا
 اس بات کو بھی ایک زمانہ گزر گیا
 میری فغان کا شور فلک پر اگر گیس
 آخر ہڑک کے بلبل ناتاد مر گیا

سطوت ہن اس زمانے کے معشوق ہو فا
 دل میرا وہ فریب سے لے کر مکر گیا

جسے ملے اس مت صفاک پر دل ہو گیا
 جوت وحشت لاکھ ہو صحر کو حاسکما ہیں
 نوسہ جب میں ملگت ہوں منہ کو کسا نہ توج
 حسن آرائی میں تم مشاق جب ہو گئی
 آہ کی اور رہ گیا بس میں فہم کو دیکھ کر
 باز بجا اب اٹھانے کی مجھے طاقت نہیں
 حسن اینا دیکھ کے حودا و سکو حیرت ہو گئی
 وصل کی یردا ہیں یہ فخر کیا کم ہو مجھے
 مثل محوں سکے دیوانہ میں صحر کو چلا
 مدتوں عاشق تسمین مرے لوٹا کیا
 کون برا بھلا بند ہے جو کمر سے تیج وہ
 دیکھ کر مرگاں قاتل آہ کی بیاحت

کیا کہوں بس اک زمانہ میرا قاتل ہو گیا
 ای جنون اب میں گر قمار سلاسل ہو گیا
 ہو خاک کی تان تو ہی اسکے قاتل ہو گیا
 عشق ماری میں جیسو میں ہی کال ہو گیا
 مجھے آرزو وہ حودہ ہرہ سمارل ہو گیا
 ٹکڑے ٹکڑے تیری ماتون سو مراد دل ہو گیا
 آئینہ جب اس پر رو کے مقابل ہو گیا
 میں ہمارے جیسا ہو والو میں داخل ہو گیا
 حب ہماں آنکھوں سو وہ لیلی شامل ہو گیا
 لطف وصل یا رقت میں ہی حاصل ہو گیا
 آنکھوں کر سننے دیکھا و سکو بسمل ہو گیا
 تیرے وہ ہین کہ دل دیکھے سو ہماں ہو گیا

رو صمد سسطا بنی میں جب کہ میں داخل ہوا

<p>کیا کہوں کیا شادمان سطوت مراد ل ہو گیا تو مجھ کو سوسو ا سوا ہو گیا عجب بتلائے بلا ہو گیا بلو بلو مچو بیٹھے بٹھلائے کیا ہو گیا مرے دل کو پار یہ کیا ہو گیا مرا ماہ مجھے خدا ہو گیا ترا کچھ نہ امیں بھلا ہو گیا خدا جائے قاصد کو کیا ہو گیا ہمارا آئی سودا سوا ہو گیا جو پھر درد دل میں سوا ہو گیا میں حیران ہوں دل میرا کیا ہو گیا ادا پرے دل سدا ہو گیا</p>	<p>خاحب وہ لیلی ادا ہو گیا مجھے عشق رلف دوتا ہو گیا حسینو نہ کیوں ہاے عاشق ہوا ہیں بھوتان ان بتوں کا خیال عجب تفرقہ تو نے ڈالا فلک جو ربا کی خاک میری صا مرے خط کا لایا نہ اتک جواب ترے دھتوں کا عجب حال ہے یقین ہو گیا پاس وہ غیر کے جرا لے گیا آیسر و کوئی ارے غمزہ و ناز تو اک طرف</p>
<p>۲۲</p>	<p>۱۵</p>
<p>یروہ اٹھاؤ بیچ سے ترم و حجاب کا دی مجھ کو میکہ میں فتح آفتاب کا آج حویرے ہاتھ درق آفتاب کا بار راہو اس دل خانہ خراب کا ساتی یلا دے مجھ کو پیالہ شراب کا تہہ ہویا سومری چشم برآب کا دھڑکا لگا ہوا تاجور و حساب کا</p>	<p>دوا یہ ہاتھ سے مجھ کو ساغر شراب کا ساتی ہو عشق اس کے رخ پر عتاب کا کچھ وصف لکھوں اس رخ برائے تاب کا لیجا کے دام رلف میں مجھ کو بھینسا دیا میخا بہر وہ جھوم کے آئی ہو بھر گھٹا فرقت میں اُدکی ایسے بہا میں بیٹھ گیا رور کو میے دفتر اعمال دھوئیے</p>

<p>اب کیا کسی حسین سے دل اپنا لگاؤ نہیں آئی جو بے ثباتی دنیا را سے سیر بے دام بلبون کو کر گیا اسیر کیا رفون نے بڑھ کے ڈھانک لیا رو چو پیا دریا پہ محکشی جو کر گیا وہ بحر حس انہو خسر کیوں میں خواہش آب بقا کروں روین نہیں تصور گل میں یہ بلبین بر باد کر غبار ہمارا نہ اسے صبا آیا نہیں ہو پہرے ابھی تک جو نامہ بر بنیاد ظلم کی ہوئی اوصاف اٹھ گیا ایسویں اوکو چین نہ آئیگا عمر بھر ساتی ہو اپس دیکھ کر دل غیر کا جلے کانٹے پڑے ہوئی ہیں ہماری زمان میں کیونکر نمایاں سب نہ مری جہنم تر کی حیر</p>	<p>افسوس ہو گذر گیا عالم شباب کا استادہ موج نے کیا خیمہ شباب کا صیاد نے جو عطر ملا ہو گلا ٹوٹا جو بندرات کو اس کے نقاب کا حاضر کر گئی موج پیالہ شباب کا مجلو نما ہو یاد کی جھوٹی ستراب کا چہرکا دھڑلہ روٹ پہ کیا ہو گلا سر سہ بنو گایا کی چہنم رکاب کا اوس نیو سوال کرتا ہو خطا کو جو اب کا اب ہو عجیب حال جہان خراب کا خود دیکھ لے گا حال مری اضطراب کا اسوقت پہر ہو لطف شراب دکیات کا مستاق ہو گلا ترے خمر کے آب کا عالم کی زندگی ہو برسا سحاح کا</p>
---	--

اپا شرف جہاں کے ہرک بادشاہ پر
سلطوت باگد جو دربو تراب کا

<p>غمرہ ابرو سے دلدار مجھے یاد آیا ہاے پر عشق مری جان کا حلا د آیا بہر قس آئی جو وہ نہرہ چین کر کے باو نلے عاشق لے کیو چہرین قمری کی طرح بلبل زار نے حسرت سے چہن کو دیکھا</p>	<p>تبع سریر جو مرے کھینچ کے چلا د آیا دل دکھائے کے لیو ہیر ستم ایجاد آیا ہوش اڑین سبکے سمجھیں کہیر یاد آیا جب کبھی باغ میں وہ سرو سہی یاد آیا جب قفس لے کے کبھی باغ میں صبا د آیا</p>
---	---

یہ کہے دیو ہین پر ہو گا کلنا مشکل بعد مردن بھی یہ الفت کا اثر باقی ہو سنگون سرد ہو تو نہ کو شرم آئی ہاں پہلو میں جو بیٹھے تو دکھا یاد کو خوش ہوا پاؤں ٹھے خوش جنون میں ہاں کیا قبر ہو غبار کو سی لایا ساتھ مرگئی بلبل ماتا دھیسڑک کر حور جانکر اردے جا مان لیے بوسے میں بعد میرے جو کسی سے نہ اٹھے ظلم و ستم ہوئی اس طرح کی حیرت کہ بنا جو تصویر سخت جانی مے قاتل کو جو معلوم ہوئی	زلف کپیج میں حسن دل ناشاد آیا کف اسوس علی حسین اُٹھین یاد آیا سیر گلشن کو جو وہ غیرت شمشاد آیا جلکے میں برہم بن اُنکی نہ کبھی شاد آیا بیریاں جبکہ بھنانے مجھے حداد آیا سیرے گہر میں جو کبھی وہ ستم ایجاد آیا لطف گلزار قفس میں جو ذرا یاد آیا یاس گردوں کے جو ہیں خضر جلاد آیا بہت آس مانی بیدار کو میں یاد آیا کھینچو کو تری تصویر جو ہزار یاد آیا ہاتھ میں لاکے کئی خنجر فولاد آیا
--	--

مکڑے دل ہو گیا سطوت یہ ہوا بچ فدا لم
واقعہ حضرت ششیر کا جب یاد آیا

بے سمجھے عاشق مرہ یار ہو گیا منہ رکھ کے چشم باریہ غش آگیا مجھے اللہ نے وہ جس دیا تھکوا و صنم یہی بیو کے عشق میں بیچ تہنہ جب صحت ابھی مجھ ہو دکھا شکل امویہ ان گل سوچ کے عشق میں کہا ہیں اتو دغا میسو میں جب پلاور دندا کا تیرے عکس عاجز ہوے بطیب سو بھی کوئی دوا	یہ تیرا ہے دل سے مرے پار ہو گیا نرگس کا پھول سو نگہ کے بیمار ہو گیا سارا زمانہ طالب دیدار ہو گیا ڈورا گلے میں رستمہ رنار ہو گیا فرقت میں تیری صاحب آزار ہو گیا سینہ ہمارا غیرت گلزار ہو گیا پھولوں کا ہار موتیوں کا ہار ہو گیا ایسا میں تیرے ہجر میں بیمار ہو گیا
---	--

<p> گیسو لٹک رہا ہو گنہ گار ہو گیا مین جان و دل سے عاشق رفتار ہو گیا بلبل کی آنکھ مین گل ترخار ہو گیا عاشق بھی جان دے کو تیار ہو گیا قاتل کو دے کو سر میں سبکبار ہو گیا دن جگر کا نظر میں شب تار ہو گیا زلف و نین او سکے دل کو گرفتار ہو گیا وہ آئینہ کی شکل سے بیزار ہو گیا چلنا بھی دو قدم انہیں دشوار ہو گیا مین فرقت حبیب مین بیمار ہو گیا تلو و نکلے یار دست کا ہر خار ہو گیا گل بھی حد کی تاں ہو رہ دار ہو گیا عفت ٹر ہی جو عشق کی ہتیار ہو گیا </p>	<p> بڑا دن ہو جو مصحف مارض کو چھو لیا کبک دری ہو دیکھ کے کہتا حرام یا دیکھے جو بھول سے ترے خسار باغ میں قاتل نے ہر قتل جو تلوار کی سیج لی سودا گیا صا و مشا و در دستر گیا وہ مہر و ش جو ہو کے حھا ایے گھر چلا الجھن بڑی ہی قرار نہ آ کسی طرح دعویٰ جو بے متالی صورت کا مٹ گیا روم امرے بخار یہ کیسا جو آئے وہ صحت ہوئی جو غیر کو حاصل وصال سے آیا حنون مین جب قرہ یار کا خیال کہتے حد سے دیکھ کے ہیں ماغین بخیل حسن تباں کو دیکھ کے یاد آ گیا خدا </p>
--	--

آخر کو زہر کہا یا سبطوت لے ہجر مین
 اس درجہ اپنی زینت سے بیرار ہو گیا

<p> مرے مرتے ترے عاشق کا ہر مان نکلا ہم یہ سب کچھ کہ فلک پر مہتابان نکلا بہر گلست جو وہ رشتک گلستاں نکلا نکلی حسرت نہ کوئی اور نہ ارمان نکلا بیرہن پہاڑ کے پھر سوے بیابان نکلا گہر سو جو نکلا وہ انگشت بدندان نکلا </p>	<p> حسرت دید مین دم ہاؤ میرجاں نکلا بام پر اپنے کھر کر جو وہ مہر و میٹھا بلبلین اس کے قصد رخ ریکین یہ ہوئی دل لگانا عجیب آفت تھی کہ مرتے دم تک جب کہ وحشت ہوئی گہر مین ترے دیوانہ کو تہا وہ ناستاد خبر جے جو مرنے کی آڑی </p>
--	--

<p>مجمع ہو کے لگانے لگے پھر طفل دل نکل کر مرا سینہ سوہنسا رفقین آرزو دلیں ہی تھے نہ باتیں ہوئیں کچھ طرہ مضمون ہوا و سوح تری محصل سے سخت جاں جمع ہین در بر کرب اسو سنا پڑیوں کو مری سو گھا سی ۔ اکدن صبد اک نظر پڑی تھی عشاق کی آنکھیں ہوئیں غیر ذی روح ہی دیوانہ ہوا کیا مراد کر</p>	<p>تیرا دیوانہ جد ہر جا ک گریبان نکلا ایشان سے عبث بلبل نالان نکلا دیکھو سے فقط اک آنکھ کا ارمان نکلا کوئی گریان کوئی خندان کوئی نالان نکلا ہاتھ میں کہیں گے وہ خنجر بڑا نکلا بارہا ہو کے ادھر سو گ جانا نکلا ذوق آج جو وہ مہر درختان نکلا اگر سے آئینہ ہی اس بزم عین بان نکلا</p>
--	--

ایک دن اوسنے نہ چلن سے دکھا یا چہرہ

ہاں سطوت کا کسی روز نہ ارمان نکلا

۱۹

<p>جس نے دن کو یہ تراکیسو پہچان دیکھا دل کو او لہجہ ہوئی صد جاں ہوا شاہ صفت رو کو بلبل نے کہا مجبور ہا کر صفا و دل پہ صد سہ یہ ہوا اکھ سے آنسو ٹپکے حاف سے ہوتی ہین آ آ کے تصدق بیان کم سنی کا یہ سبب تھا کہ عیش آیا اوس کو حسد و رشک عادت سوٹایا ای چرخ د جہد قری کو ہوا یہ کہ لگی دم ہرنے بر سوئے اوس کو عرص حب دلایا ای چرخ حل کے پروانہ سر برم پکرتا ہوا فضاں لب لگیں کو تری دیکھ کو کتا ہو ہر ایک</p>	<p>رات بھرا نے عجب خواب پریشان دیکھا یار کی رلف کو جب مینے پریشان دیکھا ہوئی مدت کہ نہیں مین نے گلستان دیکھا درد و الفت سے جو اُسے مجھو حیاں دیکھا اپو رتبہ کو کچھ ای رشک سلیمان دیکھا جبکہ قاتل نے مجھو خون میں غلطان دیکھا عیش و عشرت کا کہی تو زحوساں دیکھا سروسا قد حو تر باغ میں جاں دیکھا ایک دن مجھو در تو زحودان دیکھا ہاں سے مرے معشوق کو عریان دیکھا ہمنو یا نہ کسی لعل بختان دیکھا</p>
--	---

اس جہنہ میں صم ہکو ختی ہوگی ضرور کوچہ یار کی دیکھی جو ہمار آ کر باغ فردوس پہ ہوا سو نہ ڈاگادہ لکھ ہوڈو گر حضرت داؤد کو کرتے تری قدر کیا دکھاؤ بہن دراری تری کیسے سیاہ مہ بودیکھ کہ ہو تیرا گریبان دیکھا ہول کر بہرہ عنادل نے گلستان دیکھا جسٹو ہو ایک نظر کو چہ حاناں دیکھا ہمنو تحسانین محبوب خوش الحان دیکھا مقون ہمنو ہو طول شب احران دیکھا	
---	--

اشک بن سکے نکل آئی ہر اک حسرت دل
ہمنو سطوت جو نہ ارشہ ذیشان دیکھا

وصال یار سے اک رد و شاد ماں ہوا بوقت درج یہ تاثیر سخت حسانی ہو چہ زقن میں گرا ہو ہمارا یوسف دل وہ مضیبت ہوں ملل جہن سے دور رہا ہمیتہ غیر و نہ لطف دکر م کیا آئے حرارت تب فرقت سو بہ دماغ ہو خستک فلک زحاک میں ایسا ملا دیا افسوس نہ منو محکو بلایا نہ آئے میرے گھر جوں کے جوش میں کتا ہوں ہاتھ ملے گلا کسی سے نہیں اپنی اپنی قسمت ہو حلال و رنج ہمیتہ رہے مرے دلین جو ہاتھ ماؤں میں ممدی لگائی سادوں کی بہت سورج عالم سکے ہاتھ سے مٹنے بھاسے لچ لگانا زحرے مزاج پہ دوست	کہ مہربان کبھی ہوئے سوا آسمان نہوا کہ خنجر آپکا رنگ رک گیا روان ہوا نکال لے گئے کو خطا و کا کاروان نہوا کہ شاح گل پہ کبھی میرا آستیان نہوا ہزار حیف کبھی ہمیتہ مہربان نہوا کہ اسٹک آکھ سو میرے کوئی روان نہوا ہماری قبر کا معلوم بھی نشان نہوا تہا را وعدہ وفا کوئی میر بجان نہوا کہ اسنے دامن کسار و دھبان نہوا رہا وہ غیر سو سوست ہم نہ رہا مان نہوا سرور و عیش سے آباد یہ مکان نہوا یسرہ آپ کو کیا حون عاتقان نہوا ہزار تکر مرا طفل دل حوان نہوا کہیں نصبت انگ آستان نہوا
--	---

جو ہوتی بوسے محبت تو پوچھا گیا یار ترسے دہان و کر کا کھلا کسی پہ نہ بید خندنگ آہ لگاتے رقیب کے دلیر لگا کے دل شیریت سے تنگ آیا ہوں لیا نہ مول کسی لے مراد دل شیدا چہ ذوق ہو تر خشک جان کیا عیتے	رقیب کا کوئی مرغوب اور سخوان نہ ہوا سوا مرے کوئی وہ نون کار از دان نہ ہوا جھکا بھی قد جو ضعیفی سے تو کمان نہ ہوا بھڑک لیب وصال پر یرحان نہ ہوا جہانین کوئی بھی معنوت قدر دان نہ ہوا کہ دُوب مرے کے قابل ہی یہ کنوان نہ ہوا
--	---

خدا کی یاد رہی دلیں میرے امی سطوت

ہزار شکر کہ میں عاشق تباں نہ ہو ا

بیان یار سے فرقت کا حال کیا کرتا ہوا تھا دل میں شپان کمال کیا کرتا میں اشکے وصل کا دل میں خیال کیا کرتا وہ بادہ کش ہوں کہ پتا ہوں خم کو خم تی او گال او سکا نہ مرہم میں تھا اگر جراح تکا کر لیے بیل و کما کو گل سو عذار جو دوسہ مانگو یر مدنون رہا بیزار عجیب مجھ کو لاہو مزا فقیری یہ من صدا قفل میا کو دل سے سنا تھا جنونین کہا می ہوئے تھا ہزار ہا پتھر غصہ ان یہ جھیلے کہ ہو گئی عادت وہ چاند و یکینہ آتی تو بام پر سپر شام وہ دل تنگستہ میں بن بٹے ٹوٹ جگام	کمال ضعف سو دل تھا نہ مال کیا کرتا وہ میری خون سوا تہہ اپنا لال کیا کرتا جواب صاف وہ دسیے سوال کیا کرتا میں انجام کا تجھ سے سوال کیا کرتا جگر کو خشم کا یہ اند مال کیا کرتا یچمن میں لا کو وہ صیا و حبال کیا کرتا وہ اپنا وصل سے مجھ کو نہال کیا کرتا خدا سے مانگ کر میں ملک مال کیا کرتا تسلی بی کے عبت قیل و قال کیا کرتا کلام سخت کا اشکے سلال کیا کرتا ابا د نئے وصل کا جا کر سوال کیا کرتا کینچی تھی تیغ گلگر ہلال کیا کرتا ہا جاری خاک کو لے کر کلال کیا کرتا
--	---

مین اپنا دل تجھے بے دوا کسی دزدگا
 لیا جو بوسہ عارض تو جاں ہی دیدے
 مجھ سے اسکو مزہ گفتگو کا متا ہو
 یہ بات سچ ہو کہ خود کردہ راغلاہست
 عمی کے آگے بڑھایا نہ سینے دست طلب
 دل حزن کو مرے پھینک کر وہ کہتو ہیز
 مہار اعارض تا بان ہو نور میں بمثل

خرام نازد کہا ہو حال کیا کرتا
 مجھو تھا اونسے بہت انفعال کیا کرتا
 کسی سے بات وہ شہین تھا کیا کرتا
 مین ایو دل کا مین اسو حال کیا کرتا
 سوا خدا کے کسی سے سوال کیا کرتا
 کہ لکے مین کسی مردہ کا مال کیا کرتا
 جو دربرج میں کہتا کمال کیا کرتا

نصیب ہو گا نہ اسکا وصال اسو طوت
 عمت عمت ہی خیال محال کیا کرتا

عجیب طبع کی دلچسپی ہی دل بحال نہ تھا
 فلک کے ظلم ادا نہ تھا یہ محہ مین حال نہ تھا
 کہی نہ دیتا وہ نہیں جیو سیکڑوں کرتے
 خط سب کی محبت مین ہو گیا بیکار
 وہ مسہ کو بھیڑ کے کیوں سکا اسو وصل کی تب
 جو بہر وصل وہ آیا تو دل ہوا رضی
 عجبت تھا خور لیا خدا ہی یوسف یر
 جو مر گئے غم فرقت مین کچھ نہ رنج کرو
 ہماری آنکھ کو تل کا پڑا ہو شاعیرکس
 نہ کس طرح سو فدا حسن جیہ مین ہوتا
 کل آئے غیر کے گھر سو وہ اور برہم تہو
 بعیر بوسہ دیو آپ لین دل شیدا

نصیب ہو گیا اسو سنو کا وصال نہ تھا
 ہزار رست کر کے مین صاحب کمال نہ تھا
 کہ دل کو لیکو وہ مکر کے یہ خیال نہ تھا
 ہمارے تیشہ دل مین تو کیا بال نہ تھا
 خدا خواستہ مجھ سے کوئی ملال نہ تھا
 صنم سے اسکے سوا اور کچھ ملال نہ تھا
 دیا وہ حسن جملے جسے زوال نہ تھا
 خدا تو زیست ہم سے کچھ ملال نہ تھا
 تمہارے چہرہ روتس یہ کوئی خال نہ تھا
 کہ انکی طرح کوئی یار خوش جمال نہ تھا
 غصہ کی بات ہو کچھ لکھو لفعال نہ تھا
 ہمارے آگے صاحب یہ نفصال نہ تھا

اوتار تے جسے ہم اپنے دل کے شیشو میں یقین تھا آکے پلائیے شرت دیدار نہ آنا زخم حکر کا میں کس طرح مرہم نہ سمجھے تہو وہ سب ایماں ہی لیکادول و گما حضور جا کے بختان بھی دیکھ آیا ہوتا	جہاں میں کوئی ہی ایسا پری جمال نہ تھا نہ آئیے وہ دم نزع یہ حیا ل نہ تھا کہ ہاے بجکو میسر ترا ادگال نہ تھا خسہم کی جہن اسکا کچھ حیا ل نہ تھا لبوں سے آپ کے خوش رنگ کوئی لال تھا
--	--

جو شعر کہا لطافت سے سیکھا اسی سطوت
جہاں میں اوستا کوئی صاحب کمال نہ تھا

واق باغ میں صیاہ دم تلا ہو بلبل کا لہو ناحق بہا یا کیا کسی ستاق بلبل کا ہر دو کو کس طرح شہنم یا ماتم ہے بلبل کا گھر صیاہ نے گھو اچیل میں آکے بلبل کا نہیں لایا کسی کے سامنے دست طلب میں ہزاروں عاشقوں کو قتل کمر بیٹھے کیا توڑ تنائے عارض گریگ جانان ہکو لہنا قص اسکا عبت صیاہ تو گلشن میں لایا تمہاری زلف پیچان کو زبا میں جو سہرے طبیعت رہتی یہ آج تک ہر گر نہیں آئی حوانی بھی گئی افسوس پیری بھی ہوئی شکایت فقر میں ہر گر نہ کلی سہ سے انسان بہلا اواز میں تو نے حوایل اتوڑھا دیں مقرر ہوگی گلچینوں کی صیاہوں کی بابی	ترس کہا کر اسی دنیا کفن تو دہن گل کا نہیں معلوم خون آلود ہو کیوں ہن گل کا ہوا ہو حیا ل اس غم میں گریبان قبا گل کا اسو غیظ و غضب سے رخ چہرہ ہو گیا گل کا مزا پوچھے مرو دل سے کوئی نان تو گل کا ار می سفاک کیا کہنا تری تیغ تعاف گل کا بنایا ہمنے خامہ سیلے منفا ر بلبل کا ار می نادان بڑک کر دم نکلیا سے نہ بلبل کا گلستا میں پریشان ہو حسد سے حال سہل کا نکلتا کس طرح سے بیخ ظالم تیری کا گل کا تماشا خوب ہی دیکھا ترقی و تنزل کا رہی حال میں امیدا راو سکے تفصل کا کمر نازک ہو کیونکر اٹھ سکے گار کا گل کا ہلا دیکھا کسی دن عرش کو نالہ جو بلبل کا
---	--

بھگو دیو جام موجدی گھٹا گنگھو چھائی ہو
 خیال بوسہ عارض میں جنت کو طرباتا ہو
 چہی ہن بلبلیں صیاد کو ڈھونڈ ہو نہیں
 ستیا درو دل نے گو مگرن بھی نہ کی میں
 بھگادیتے ہن فوراً اگر کے آنسو شہم بیل
 مرا گل مشق کرنے تیر کی آیا جو گلشن میں
 مغنی کی صد اکانون کو ہرگز خوش نہیں آتی
 گلون کے عشق کے اس طرح دلیر جوٹ کہا تھا
 گمان صیاد کا شمشاد پر ہوتا ہو بیل کو
 قریب گوش گل کس فخر سونا لے کیو جا کر

نہیں یہ وقت اس ساقی تامل کا سال کا
 تو پڑ جاتا ہو فوراً تاز یا نہ اس کی کاکل کا
 گلستان میں ہوا اکی یہ عالم کترت گل کا
 جہانین خاتمہ مچر ہوا صبر محسوس کا
 بڑک جاتا ہو شعلہ جب حین میں تپش گل کا
 صبا نے آتے ہی تودا بنا یا خاک بیل کا
 سنا دیو ساقیا نغمہ مجھو شیتہ کی قفل کا
 کلیجہ آگیا منہ کو سنا نالہ جو بلبیل کا
 چمن میں جال بھلا جب نظر آتا ہو بیل کا
 اودھایا بلبیلون نے رنگ جبکے تفرل کا

موجب علی گیسو ست ہتا ہونین اس سطوت

نہ ہونگا ملتی ساقی سے ہرگز ساغر مل کا

شرود سنا ہوا نہ فصل بہار کا
 آنسو جو غیض میں فرسوں تھسوار کا
 ہلے جو کر رہا ہے یہ دل مثل عندلیب
 کر لو جہان میں عمل نیک غافل
 فوراً جنو نہیں یز سے گریبا کی کر نیے
 تعریف میں کی جو کسی گلعدار کے
 دلیر مرے گرا دیا کیون اسنے کو غم
 آنکھیں کھلی ہوئی ہن ہماری فراق میں
 گلشن کا نسخہ صفحہ قرطاس نیکیا

چہر خوشی سے سرخ ہو ہر بادہ خوار کا
 دم بند کرنے ابلق لیل دنہار کا
 شاید ہوا ہو عشق کسی گلعدار کا
 کیا اعتبار زندگے مستعار کا
 میں نے کسی سے نام ناجب بہار کا
 غصہ یز رنگ سرخ ہوا میرے یار کا
 میں تو عدو نہ تھا فلک کھدار کا
 یار بے مض کسی کو یہ ہو تظار کا
 لکھا جو وصف اس صنم گلعدار کا

<p>آنکھوں کو بند کر کے مری موت ڈکھا کھولا نہ آنے کے لیے حوڑا جو یار نے تو بے بھایا یاس حواری بادشاہن گلشن میں جا کر تنہا کیو تو جو پہچھے ونبالہ اپنی آنکھ میں سرے کا تم بناؤ ہم ہی فقیر مست ہیں ہو میکہ کی خبر تو محنت ایک ہی کل میں نہیں ہی بعد فنا ہی مجھے عداوت نہیں گئی جتنو تو ولین بن خیم کہن تازہ ہو گئی محکوم یقین ہو کہ اوسو بھی نہ چین آئے یہونچا داسپانے جو کو جو میں یار کے المہر خیم عدے اوسے بچائے</p>	<p>موقوف اب ہو حشر ویدار یار کا گویا کہ نافہ کھل گیا تنگ ستار کا رتہ مند ہو گیا مجھ خاکسار کا دم بند ہو گیا تھا چین میں ہزار کا دھوکا ہو ب کو کو کب ونبالہ دار کا ساقی بلا دے جام جو حو سن گوار کا بدلا ہو رنگ کیا چین روزگار کا اسنے نشان سٹا دیا میری مزار کا جھونکا چلا جو آج نسیم بہار کا جو دیکھو حال میرے دل بیقرار کا مٹا نہیں مزارج ہمارے غنا ر کا کیا آج کل بہار پہ جو بن ہے یار کا</p>
---	---

سطوت بتوں کے عشق سو کیا کیا لیا
 مجھ پر فضل کیا مرے پر دور و گار کا

<p>حب سو کہ شیفہ میں ہوا قد یار کا عالم پر عشق میں ہو دل بیقرار کا مرحوب ہو حو سن کسی گلعذار کا ظاہر میں میری اس کے صفائی تو ہو گئی ایوت مندر مری آنکھ وقت نزع دھونڈا لحد میں آکے نکیر میں نے مگر عبرت کی حاوی تو جو زمانے میں نامور</p>	<p>ہر روز سامنا محو رہتا ہے دار کا جیسے کہ حال ہوتا ہو رحمی شکار کا بدلا ہو ہو رنگ دل بیقرار کا مشکل ہو دور ہونا دلون سے غار کا اتنا اثر کہ دیکھ لوں حیرہ میں یار کا لیکن پتا لاء مرے جسم نزار کا اب تو نشان بھی نہیں کے مزار کا</p>
--	--

<p>آہستہ ہو رہی ہیں زلف کے کھینکے غل ہما کا میں نہیں ممنون شکر ہو دو نگاہ کو عشق بتان کا جواب کیا اب بھی نمود آبلہ پائی ہے فیس کی مر مر کو رقیب ہو تو کوک تھوک کر خامہ کا سینہ چاک ہے صد سہ آج تک دنیا کی آفتون سے بچا میں ہزار شکر ایسا تماشوق دید کہ چشم رکاب لے</p>	<p>لوگوں کو شوہر آیا ہو موسم بہار کا احسان ہو سر پہ سایہ دیوار کا دھڑکا ہو دل کو پریش روضہ شمار کا صحرا میں رنگ سرح ہو ہر نوک خار کا بوسہ لیا جو قبضہ تسمیرہ کا لکھا گیا ہو نام جو مجھ دل نگار کا جب سو کہ ملیا مجھے گوشت فرار کا سرمہ لگایا خاک کف پاسے یار کا</p>
---	--

تیغ زبان کسی کی نہ ہرگز کر یہ کی کام
 سطوت غلام ہوں میں شہ ذوالفقار کا

<p>کسینو مجسا ہو صابر کوئی کہاں دیکھا جو دل پہ گرد طال آہ کا دھوان دیکھا بہلا سوال وصال و سگس طرح کرتے کسی حرم میں کہی اوس صنف کلیسا میں سیم فوج نہ اوس ترک نہ کیا مجھ کو چھڑکے بچہ سو دیا ہو فلک نے اسلخ عجیب شک حسد کی فلک کو عادت ہو بتا کر کو ترے کسکے غم لے توڑے ہے ہمیشہ حسرتیں رہتی ہیں خانہ دل میں جہان میں دونوں ہیں معدوم مثل غفا کو حم شراب میں حوش آیا طرح ساتے</p>	<p>کہ بھر یار میں بے نالہ و فغان دیکھا نئی زمین نیا سہمنے آسمان دیکھا نہ اُس صنف کو کہی سہمنے مہربان دیکھا تمہارے حسن کا جلوہ کہاں کہاں دیکھا غصہ اقسو جب زار و ناتوان دیکھا کسی نے مجھ کو نہ اک روز شادمان دیکھا ستم کی جو اس میر نے جوان دیکھا ہمیشہ خم کجی ہمنو تو آسمان دیکھا تمہارے عشق میں خالی نہ یہ مکان دیکھا کمر بند بھی نہ ہمنو ترا دہان دیکھا نہ ہر حصے او بلے کوئی کنوان دیکھا</p>
---	---

<p> کیا جو منع نہ جاؤ کسی کے گہراویار شریف رہتے ہیں غفلت ذیل دولت مند مٹایا فاتحہ پڑھنے کو بے نصیب خزاں کی فصل میں تم دونوں تہی حال مثال شمع جلا ہجر یار میں گہل کر وہ آوی قبر میری تور و کے کنو گے ہوا یوں کا تماشا وہ دیکھے آئے ار جاڑ فصل ہماری میں صد گھنٹے جو مچھون ڈجھلا دقت میکشی رومال جلا سدا دل تیدا مرا محبت میں گلوں ہرے گہر میں نہ کر کہا اسنے تڑپتی شرم کے مارے یہ ماہی و آب میان کو چہ جانان صدایہ آتی ہے نہ نصیب یار نے پس کیا </p>	<p> کہا کہ میں نے تہما بگلان دیکھا عجب یہ میں نے ستم زیر آسمان دیکھا ہماری قبر کا ظالم نے جب نشان دیکھا نتیجہ ظلم کا صیا دو با غنان دیکھا کسبسی میرے بد نہیں نہ استخوان دیکھا کہ عاشقوں میں نہ ایسا مزاج نہ دیکھا ہر ایک نالہ جو میرا شر نشان دیکھا کہیں جو باغ میں ببل کا اشیان دیکھا عجیب کشتی کو کا یہ باد بان دیکھا کیا یہ ضبط کسی نے میں ہوا نہ دیکھا جو میری آنکھ سے آنسو کبھی وان دیکھا مجھو فراق میں نہیں طپان دیکھا بہین پہ لٹو ہو دل کا کاروان دیکھا گرا پڑا جو کوئی میرا استخوان دیکھا </p>
--	---

نظر میں آو سکے دقار فلک نہیں سطوت

جہا نہیں جسے علی کا ہے آستان دیکھا

<p> گل خوشبو بھریں کرتا ہوں میں اوج صبا بعد دن ہو گئی کیون میری دشمن اوج صبا خوب ہی جی بکرا ہو بار کہ میں کچھ دن آمد آمد کتنے جواب ملی ہے کہلتا نہیں پہ ہر آئی گریبان و جشیون کو پٹ گے </p>	<p> کس طرح محکوم خوش آئے سیر گلشن اوج صبا گل جو کر دیتی ہو اگر شمع مدفن اوج صبا تو جو غم سے اڑا دو اسکے چلن اوج صبا آج حوا آہستہ ہو صحن گلشن اوج صبا چاک تو بھی کر قبا و گل کا دامن اوج صبا </p>
---	--

ہم سہری اُس سے کر گئی تو اگر ہوگی دل
تیری خوشبو سونگھ کر اپنا معطر ہو دماغ
روز جو اگر بھادی ہے تربت کا حیراع
آہی ہن کو رِغریا بنیں برا سے فاتحہ
باغ میں دیکھو جو اوس گل کے مسی لیدہ
باتن اسک عبادل کی کیا شاد با سے
بلع میں بلبل کے مادری پہ گل خند نہ ہو
باغ جا سکتا نہیں وحشت میں آؤ گی گل
بیترا مو احسان کر معشوق کو دیکھیں بغیر
میکشون کو دوسار کہا دہیر آئی بہار
کیا خزان گزرا میں آئیگی جایگی ہمار
مسی ہو تو نیر لگائی جو جو میرے بارے
بعد مدت میں قصہ سی ہون چھٹا کر رہی
برق آہ بلبل نالان خزان میں کیا گری
دیکھو دہر لکھون کے حاجبا کا ٹوکا دہر
جھومتا ہو ہر تھر آئی ہو ستانہ بہار

تجہ سہی جالاک ہوا توں گل کا توں اوج
چھو کے شاید آئی ہو اس گل کا دہن
بعد مردن کیوں ہوئی تو میری دشمن کو
برہم کے تو آنکو تبادے میرا بدن
کیا کہو میں کس قدر شرمائی سوئی و صبا
دیکھنا ہو کس قدر سیر گلشن اوج صبا
کہ دکی چادر اڑا نا وقت مردن اوج صبا
پاؤ نہیں پہن ہو نہیں رنجیر آہن اوج صبا
گرد سو کر بد دیوار دن کے گردوں اوج
آج کچھ بدلا ہوا ہو رنگ گلشن اوج صبا
بلبلین گلشن میں کیوں کن فی تبہ ان اوج صبا
ہو ٹھہر ہن اس کے کہ وہ ہن بگ سہن اوج صبا
باداب مجھو نہیں اپنا نشیمن اوج صبا
جلگے گلشن میں کیوں پہونو کو خرم اوج صبا
ہن خزان کے ہاتھ سورا و گلشن اوج صبا
ٹیکا پڑتا ہو رخ ہر گل سے جون اوج صبا

حاک تو کیونکر اڑے گی محافظ ہن ملک
کر بلا کی ہو رین سطوت کا دم اوج صبا

بجھل یاد آیا مجھ کو اس گل کے سواری کا
ترغیفت کف پاؤ لیا کرتا ہو میں بوسے
تعب کیا جو نامہ ہاتھ سے فاصد گر جا
چمن میں آج جیلنا دیکھ کر باد بہاری کا
ہوا جو عشق میں یہ حال سیر خا کساری کا
لکھا ہو منو کچھ کچھ حال دکی بقراری کا

<p>ارادہ ہو ملک کے یحییٰ مہر و ماہ کے ساغر جہان میں ہے ترا حس خدا داد احوں صوم حسینان جہان کے حول میخانہ میں آئے ہر تری تیج گاہ کے دار کی کیا قدر عجز مگو کوئی کمدی یہ اس ہو طالب و مدار مگر برہم دست در کو حشرت را ہوا گر دیکھیں زین علی جوئے میں تربت میں گہرا</p>	<p>نہایت فوج یہ شوق ادنیٰ بادہ خواری کا کہ پریاں فخر کرتی ہیں تری خدمت گزار کیا بڑا احسان یہ بچہ ہوا ابرہاری کا مرزول سو مزایو جو کوئی اس غم کاری کا ذرا صحت و کھانا دقت ہم تیری کا اوتارین جامہ بنو با تھ سے رہے گاری کا کہان میں وہ جو دم بہ ذہن تیری غم کیا</p>
<p>کر نیلے ترک آجائے سیری جبکہ اسطوت جوانی میں بہت مشکل ہو چھٹنا بادہ خواری کا</p>	
<p>صبر نہ ہوئے عشق میں حاصل ہوا تو کیا میں سببات کی جہلی میں تہیان تیغ گاہ مار سے زخمی ہوا ہونہن ہوا انکی اک ادا بہ تصدق ہزار جان آہوان پہ چین تو اسی کا خیال ہے باطل میں توہین کوئی صحت ملاپ کی رمان کو ملاؤنگا دیدی کے رتوتین عاشق ہیں تہذیب کی صحت کو دیکھو تلوار اٹھ سکی نہ مجھے قتل کر سکا اوسے تو میرے قلب جگر دووں لیے سودانی آپ کے توہین ہیں شہر میں ہمسرت ہو جو ہو شین باکر حسو چاہ</p>	<p>گر یا کمال ناز مرادل ہوا تو کیا روز و راق اس کے مقابل ہوا تو کیا تلوار سے رقیب جو سہل ہوا تو کیا کیا بات ہو نثار اگر دل ہوا تو کیا گردہ ہماری بادے غفل ہوا تو کیا گردن میں ہاتھ اُسکا حامل ہوا تو کیا جانا جو در تک آپ کے مشکل ہوا تو کیا حیران آئینہ سر محفل ہوا تو کیا وہ نازنین جو مام کو قاتل ہوا تو کیا اک بوسہ کا میں بیکر سا کل ہوا تو کیا اک میں اسیر شوق و سلاسل ہوا تو کیا نقص کھٹے ہو مہ کا کل ہوا تو کیا</p>

معتوق سیکڑوں میں پڑا خلق میں
گلچین بے ہول توڑ لیے اسی سیکڑوں
مہم دیکھ لینے حیرت تصور سے آپ کو
حاجت طلب کی جو جتنی سو تو لطف ہو
رنگت ہوئی نہ ستوخ تری ہاتھ پاؤں کی
ساتی ہوا ہو سبر ہو محبوب تو میر
لازم ہو کوئی عشق میں بہت نہ ہار
وہ مجھ سے کہ رہو ہیں کہ دیکھیں تو ہویا
معتوق ظلم کرتے ہیں عاشقیہ سیکڑوں

مجھ سے صدا ہو رشتا کی ہوا تو کیا
گلزار میں جو شور غنا دل ہوا تو کیا
پر دا اگر حجاب کا حاکم ہوا تو کیا
کوئی گدا بخیل سو سائل ہوا تو کیا
ہندو میں خون غیر جو شامل ہوا تو کیا
چرخہ شارب کا لب ساحل ہوا تو کیا
کردل سادہ دست جا کا قائل ہوا تو کیا
یہ لو میں بقرار تر دل ہوا تو کیا
مخکو ہی نسخ آب سو حاصل ہوا تو کیا

سلطوت تہا رہ دل سے محبت . جائیگی
رج اُسے سو طرح کا جو حاصل ہوا تو کیا

یقین ہے ہر دہاں پہلو میں ساش کے سا ہو گا
خدا جانے کد میں بعد مرچا ل کیا ہو گا
جہا میں ہر بان عشق کوئی دوسرا ہو گا
گلزمین لگا آہوں تو وہ گمراہ کہتے ہیں
غزیرا شے الفت تک کرنا غیر ممکن ہے
جہا میں ہیں بہت عشق کچھ پروا میں سہی
لو تو اپنے واسق کا لہو غم اپنے ہاتھوں میں
مہینا مار بھی باقی نہ داماں گریبا نہیں
حد کی راہ پر کسے عارض مجھ دہر
ارو اس طرح مہمعتوق ایسا نہ بسو تہو

ہر چین آسکا پہلو میں جہ تو ایسی تہجد ہو گا
عزیزا کیا کوئی ہو گا کہ کوئی آست ہو گا
اکروہ بے خفا ہو جائیگا جہ تو کیا ہو گا
خاکے واسطوٹ جاؤ کوئی دیکھتا ہو گا
تم کہتی ہو میں پہلے ہی سمجھا تھا برا ہو گا
جو تم احق خفا ہو جاؤ گے مجھ سے تو کیا ہو گا
خجالت کے سبب ہیکہ ابھی رنگ سنا ہو گا
بہار بنگالی ہو میرا سوا سوا ہو گا
عو ہو گا شاد سیرا دل تمہارا بھی سلا ہو گا
نہ دیکھا ہو گا آئندہ سو کا لون سے سنا ہو گا

کروں تو نہ کیجیو کہ ہمارے ہاں نازکے
 خطا کرنے سے تو بچاؤ نہ دے
 رستش بنی ہو یہ مددہ اہمین یا حق
 میں ہوں عساق میں فردا درم کیا راؤ
 تر و نقش قدم کا اپنے میں رعاتق ہوں
 جہان میں شک لیل آتجہم فخر مجوں ہیز
 کہا افسے جو میوز نہر کھا لونگا تو کہتے ہیں
 ہوئی ہوا ستلافت کی کیونکر پوچھو لوں
 کبھی اُس لف پر عاتق ہونا اول ما دن
 بیان ہو ہر جاب بحر سے یہ بے تابی کا

ہایت سخت جان ہونین نہ سرنگ حد ہوگا
 خدا معلوم قاصد کس مصیت میں پھنسا ہوگا
 نایا اسکونہ دن نے عکلا وہ کیا خدا ہوگا
 مر تانی کوئی ہوگا نہ تساد و سرا ہوگا
 ہی تو اوصنم مدفن مرا بعد فنا ہوگا
 ہمارے کچے الفت کا حیر جا جا بجا ہوگا
 کہ ماحق جان جا بگی تمہاری میر کیا ہوگا
 عریز و میں فوراً دم قف نہیں یہ جاتا ہوگا
 کہو دیتے ہیں ہم تجھے بلا میں متلا ہوگا
 جہانین اس طرح جو سرا دھٹائیگا فنا ہوگا

نہ سطوت لغزش باہو کی بالائے صراط اصلا
 ہمارے ہاتھ میں تو داس مشک کشا ہو گا

مال جور و جھاجب بہت طہارت تھا
 قتل ار و کے اتار کے ہر اک جاننا تھا
 میکہ ہمیں کیون ملے میکسو جو کھی سرا
 دیکھنے معشوق اتے تو تجو عاتق تو کیا
 عاتقو مجروح مبر اول ہو اور پہلو صحیح
 چہین کر دل لگئے وہ کسے میں باتیں کن
 صلح مجھی ہو گئی جب عیر سے بگڑا وہ یا
 میر سے مرقدر وہ پڑھ کر فاختہ کہنے لگے
 کیا ضرر میرا ہو اگر جا ل کر ڈالا یہ دل

عاتقو صبر و تحمل پر مجھے بھی مارتا
 قتل گہ میں کل عجب اُس نک کا اندارتا
 ربط تھا ساقی سے محکو مغجو نے ساز تھا
 جتنا کہ سیرہ عارض پر تری آغاز تھا
 بیرون جنے لگا یا خوب تیرا نڈاز تھا
 ہجر میں اہدم وہ تھا میرا وہی ہمارا تھا
 کہ لگیا آخر ہی کس مفدہ پر داز تھا
 یہ خبر نہ تھی تو عاتق جاننا تھا
 ہمیں تھی یاد آہی لی آہی کا زار تھا

کیون نہ توبہ کرے اسے مافل یہ تو کیا کیا
میرے نالوں کی نہ ہو مچی کان تک لگا
تھاقص میں شوق مجھ بل کا قافلہ کے
سچ کہو کیا میرے چلے بغیر آیا تھا کوئے
کیا ہوا جو بن وہ آئینہ میں دیکھو نشی کل

بند تھیں جب تک نہ ٹھکھیں باقی نہ رہا تھا
رات کو یہ مجھ گانی میں وہ خوش آواز تھا
ہاں بے بال پوری میں مل یزوار تھا
کل تو صفا بات کے گانیا نہ از تھا
تھکواس حسن دور روزہ پر نہایت از تھا

وقت مشکل ساتھ چھوڑا ہے انھیں اجاب لے
ہاں سطوت دوستی پر چلی تھکوا زہر

خندان ہو کیا رقیب وہ مجھ سے دور تھا
شب کو نہ میرے پاس جو وہ شک تھا
دھمی کیا؟ انجھرا بر دوسو گر مجھے
بوسہ کل اٹھائے کیا مینو بغیر اذن
ہم اکسار سے ہے دنیا میں سر بلند
جو بن تھا اگل سال عجب تیر باغ پر
پہلو سے چپکے رہندا یہ کیا کیا
قافل سے روز عید اگر مل سکے ہم
سیاہ انگوٹھ دیکھا کر کہا ہمارے آج
وہ مجھ کو قتل کر کے زبان سے کہیں نہ کہہ
آتی شب ان مجھ نیند کس طرح
یعقوب کو فرقت یوسف میں ہفت
بدلی میں منہ چپکارا چاند رات بھر
میں خوش ہوں تو رڈالا جو آئینہ اپنے

جتنا تھا مجھ کو غم نہیں اتنا سرور تھا
بچین کس قدر یہ دل نا بصور تھا
تھوار کا ہی ہاتھ لگا نا ضرر تھا
قافل ہوں دلیں خود ہی کہہ لیتے تھے
نیچا ہوا وہی جو سریر دور تھا
جو غل تھا وہ کس قین یا حور تھا
حصا یہی علاج دل نا بصور تھا
خنجر کو تو گلے سے لگا نا ضرر تھا
کل جھرمٹ یہ حال مرا الجھور تھا
پر دل میں کہتی ہوں کہ یہ بی قصور تھا
وہ دل سے تھا قریب پر آنکھوں سے دور تھا
باقی کہیں نہ نام و آنکھوں میں نہ تھا
کیا بے نقاب بام پہ وہ رشک حور تھا
صاحب ہی تو موجود کبر و غرور تھا

<p>جب کہ بلا میں جاتے تھے قرب ضرر کج ستاہ سطوت عجیب دل کو ہمارے سرور تھا</p>	
<p>داؤ تقدیر فرا و صل کا حاصل نہ ہوا کون ہو جو تری رفتار یہ بسمل نہ ہوا جانمنی رات گئی شاد مراد لہ ہوا کاہت جان کے سوا کچھ بھی حاصل نہوا لیکن اسپر ہی تری ماد سے عافل نہوا قد خاہ میں کہی تہ سلاسل نہ ہوا ہو کے قتل اُنکے سہیلہ بین ہی دخل نہوا ایک اُسے کہی آزدہ مراد لہ ہوا اتجکے تیر نظر سے کبھی بسمل نہ ہوا میر و معشوق سو پر کوئی مقابل نہ ہوا تجگو معلوم ہی اجنبی سر قاتل نہ ہوا حسرت کا بار اُٹھانا مجھے مشکل نہ ہوا ہاں میں بکے بگولایس محل نہ ہوا دل دیوانہ ہمارا کسی قابل نہ ہوا</p>	<p>محمد و عشق میں مخطوط مراد لہ نہ ہوا یار دل کس کا ترے حسن یہ مال نہ ہوا مہربان جھپکے کبھی وہ مسہم کامل نہ ہوا جان جان تیر کبھی شاد مراد لہ نہوا صندھ چہرہ جان لبون پر آئے افگو دیوانہ کو اسدر جہر ہا اذکا لحاظ ہا عشاق میں تازیت اگر تہا شہا سخنیاں چہر کی کیا کیا نہ اوٹھائیں بیو مرغ دل کیوں کر سینہ میں پہرے کھنا ہر جن میں حور لقا اور پری بیکر سب سخت جانی سے حوصد ہو گوم و ذبح کئی جوانی کی جو طاقت مرول میں ما نجد میں اُس کے یہ کتا تھا عمار مجنون رات دن ہو جیسیوں کے تحس میں حرا</p>
<p>ہو گیا جو در جد کا فقیر - سطر - غیر کے دیر نہ تھی جا کے وہ سائل نہ ہوا</p>	
<p>ل ابر دو پہر اٹھا میں خنجر کھینچا ہوا جا ہے تو تو یہ میسر نہ ہوا مدت تو تری در یہ جو بستر لگا ہوا</p>	<p>مقتل کو یوں روانہ ستگر مرا ہوا قاصد پیام غیر کا لے کر صنم کے پاس ای شاہ حسن نکل دکھا مجھ فقیر کو</p>

<p> رکھا ہوا ایک سبوتہ ممبر چھپا ہوا جامہ ہی ہینو دیکھو گل تر پھٹا ہوا رکھا ہوا بام چرخہ ساغر بھرا ہوا اس شیخ پاؤں تھک گئی چکر جدا ہوا روتا ہوں کہ آج کے در پر کھڑا ہوا اک تیشہ موکا تہا تم چا در چھپا ہوا ادھنڈے لگے تو دل مرا مضطرب ہوا کس طرح اڑ سکوں کہ ہو شہر بند ہوا سینہ ہو گنا ہو کا دفتر رکھا ہوا بیٹھا تھا اپنی جا پر سگندر بنا ہوا </p>	<p> واعظ کو موکشی کا ہوا شون لمبے ذاتی ہے جس کا حسن اسے زینت کیا ہے کہتے ہیں مست چو دیوین کا چاند دیکھ کر کعبہ سے ہو کئے ہیں کوئے بتان ہیں او بار اپنے گہرین بلا لیجے مجھو نکلا تھا اپنی گھر سے خوشی آج کو شو بیٹھے رہے وہ جب تک اٹھنے کا خوف تھا ہو کر رہا تھیں سے یہ کہتی ہے عند لب نکلون لحد سے خسر کے میدانیں کس طرح آئینہ کو وہ توٹے کے بولے یہ عیض سے </p>
---	---

سطوت کہو گا جدر صفدر سے خلد میں
 دو جام آب سا تے کوثر بھرا ہوا

<p> معمور نور سے مرا کا شانہ ہو گیا دیرانہ اپنا بتو پر نجانہ ہو گیا معمور اپنی عمر کا پیسا نہ ہو گیا بل ہر ایک باغ میں دیوانہ ہو گیا ہر ایک کو گہرا ہر اک دانہ ہو گیا ہر اک جاب اولٹ کے جو چمانہ ہو گیا جسے نثار شمع پہرہ نہ ہو گیا شل نگھی کرتے کرتے مرا شانہ ہو گیا ہا کو نسا وہ بت جسو سکنا نہ ہو گیا </p>	<p> رونق فرا جورات کو جانانہ ہو گیا رہنموی گمانے جینو کا دلیں دیان افسوس ہر ساتے مہوش میں دوستو اس غنچہ لب کے پھول سے رخسار دیکر پتے تو دیکھو موتیوں کے اوسو کان میں ساحل پہ کیا شرب پیے گا وہ ناز میں اس معمور پہ میں بھی یوہن دو گاہی جا ابھا و زلف میں نہ مجھ وصل کے شوب جا کلا دیر میں جو ہمارا صدم بھی </p>
---	--

کا ہیکو دیکھے گا بھلا مجھ قسیر کو	اہو مزاج آیکا شاما نہ ہو گیا
نگین وہ ہون گیا جو میں شادی کے دن	عشر تکہ بھی مجھ کو عزا خانہ ہو گیا
وحشی وہ ہون اثر یہ مری تہ پونین	لکھا کر سگ جیب بھی دیوانہ ہو گیا

سلطوت ہم اس کے دانتوں کی الفت میں روئے جب	
ہر اشک غیرت در یکد آنہ ہو گیا	

مصرعہ باریک مصرعہ مشہور	
-------------------------	--

ابو سے جاتا رہو نور آپ کو کیا	ابنی آنکھوں میں دنا ہون را پکو کیا
غم اندوہ کا ہو دل پہ و فور آپ کو کیا	ابنی آنکھوں میں دنا ہون را پکو کیا
سبک اغیار میں ہوتا ہون را پکو کیا	ابنی آنکھوں میں دنا ہون را پکو کیا
صد کو اہو ہوتا ہون را پکو کیا	ابنی آنکھوں میں دنا ہون را پکو کیا
بہ ہوتا ہون را پکو کیا	ابنی آنکھوں میں دنا ہون را پکو کیا

ردیف بامی موحده	
-----------------	--

پہا ہمارے جو نرمی دیکھ پائے عذیب	چھوڑ کر گلشن تیرے کوچہ پر عذیب
عجب کہتو ہیں چل کر ہر سحر گزار بن	کیا ہنسے آتی ہر سنا نالہ ہائے عذیب
کیا وہ دم ہر اس کے بیٹھو تو نرمی و دیوار	جو متا ہر غم سے ہے عذیب
استہانکہ ہر گلے سے اُجاڑا آشیان	کہ طرح غم سے نہ سر ریخاک اڑا عذیب
کر رہا ہے غم یہ اچھے نہیں	جا کر گلشن کے ہوا صیاد دکھائے عذیب
سیر کرنے کو اگر جاے ہمارا ازین	تو کو گل گلشن میں بچائے عذیب
تیرے کے رے ہا صیاد کو آ جاے ہم	داستان غم اگر دم بہر نہائے عذیب

<p>عارض گلزنگ بر تیر و کمین عاشق ہو ہو ہمارا مارا دل کس قدر نازک داغ فصل گل آئی ہو مجھ کو استے مگر جوڑے شردہ باد او وحشت دل موسم گل آگیا دیکھ لے یہ قد جو بوسا ترا او شمع رو ہو گے خوش چھوٹا ہو بچا ما میر داغ دل کا صحن گلشن بن در تیک گل ہو محو حیات</p>	<p>ہو مری تاک گلشن میں نہ آسے غنایب درد سر ہو تا ہو سکر نغمہاے غنایب روز ہو صیاد سے یہ التجاے غنایب ہر طرف پر باغ میں ہیں نالہ غنایب نیلے پر اند تری محفل میں آئے غنایب ارمغان لجا دکھائیں یہ برائے غنایب کوئی یہ کہدی نہ اتنا حل محاسن غنایب</p>
--	---

روضہ ست پیر ہی سطوی اگلے بہت
نالہ ہزار کاتے گویا صد غنایب

<p>دینا نہیں جوابات کا وہ ہم لقا جواب بہر کاسے رقبے کے ایسا ہو وہ حفا اوسو سوال وصل جو کرنا ہوں کجا میں ابر دکا بوسہ مانگنے پر یہ بچا ہو کیا فائدہ جو اونے کرین ہم سوال وصل عشان کا جو خون کیا کرتے ہو تو خط میں نے پیکر توں ہی روانہ کیے او سے میں بھیجتا ہوں او کو بہر خط ایلو پیغام وصل سننے کے عجائبات مجھ سو کی افسوس اوس کے نازاں اٹھینے کی طرح فرما دینے عبرت کج خلق کر دیا تقریر کرنے کرتے زبان او کی کہل کسی</p>	<p>کہو نہ جواب دو کہن اسکا ہولا جواب دینا نہیں غصہ کسی مات کا جواب کہتے ہیں تجھ کو دے چکے ہم بارہا جواب مکھو زبان تیغ سے تنو دیا جواب دینگے سو نہیں کے بہلا اور کیا جواب دوسرے خدا کے سامنے تم اسکا کیا جواب اب تک نہ یار تو کسی خط کا لکھا جواب لکھے گا تو کبھی وہ بہلا بارہا جواب بت نگیانہ مدتوں اوس نے دیا جواب مکھو تہا تے تاب و توان نے دیا جواب دینو لگا ہے تلخ وہ سیرین ادا جواب دینو لگا مجھ وہ مت مہ لقا جواب</p>
--	--

<p>دیجاتی ہو طیب پہلے شفا جواب دندان شکن ہی یار نہ کیسا دیا جواب اویار ہو ترارخ پر نور لا جواب</p>	<p>اوسکے مرضی سحر کو کیا ہوا میدزلست دانتوں کی ہمسری کو گھر ملکی آؤتے کس طرح چاند سے اسو شبیہ دون پہلا</p>
<p>دڑتا ہوں ہوگی پریش اعمال حشر میں سطوت خدا کے سامنے ہن دو گنگا کیا جواب</p>	
<p>مچکو پلا رہا ہو تو ساقیا ستر بے یار محکو دیگی نہ لذت ذرا ستر الفت ایک جام جو بر کر ملا ستر گلشن میں چلے جلد بلا سائیا ستر محکو دکھا دکھا کے پیون وہ عطا ستر مچکو پلائیگا جو مرا مہ لفت ستر بان مہر دہم کے جام میں کہہ بلا ستر میسے ہن رہے ٹھٹھو نیر ر ملا ستر کس طرح چھوڑوں ہو گئی سی خدا ستر توے پلائی محکو نہ اوی دل رہا ستر خون گلرین بیتا ہوں سانی کھا ستر اوی میرے حق میں عشق ملی خدا ستر کاروبار حان کے تویری پلا ستر</p>	<p>لے یار کیا مزاج جو دے گی پہلا ستر خون جگر مراقب میں بیتا ہوں چکے سانی بہار آئی نظر شستین کے ابر بہار آ کے چلی ہے ہوا سرد جو چاہتا ہے سانی مہوش کے ہاتھ سے ہو گا ہر ایک قطرہ مور شک آفتاب گردون وقار ہو مرا محبوب ساقیا ہو چشمتی مست صنم کا جو دور دور موقوف ہو اسی پہ مری رست ناصحا امسوس اپنے دست نگارین ایک روز اس شک آفتاب کی فرق میں اتار صحابہ نذیر کا موحس ہوں سابقا بھجود ہوں تنگے مجھ بچد ہے ساقیا</p>
<p>سطوت سے سچے کو تر کے عشق سے میجاہ جہاں تین کیا سلا ستر</p>	

ردیف با سے فارسی

غزل

<p>آن آیا جو مرے گھر میں وہ یا آپ آپ میں معلوم قیون نے کہا کیا اوس سے بن سنور کر حاتم ایو اینکل اسے کہی فصاحت کے لیے آتا تڑپا و بلبل ایں بیچ نگہ کا نہیں ایجان سنور لکھا کر جو وہ آیا تب وصل</p>	<p>دل سے شاید کہ ہوا دور غبار آئیے آپ رک گیا مجھ سے جو اوس دل وہ نگار آپ دل ہوا اس کے مرا تہ تار آپ سے آپ جب خیراں جا بگی آ بگی بہار آپ دل جگر و مرا ہر ایک نگار آپ ہنس گیا زلف میں اسکی دل آرا آپ</p>
---	---

بھولی صبر - اطمینان جو کہی رستہ میں
 آپ نے رکھا ہے رستہ مجھ پر آپ آپ

<p>آئینہ کے دیکھو روح کا نور آپ یہ تو بتا ہے کہ ہوئی مجھ سے کیا خطا بڑا دن بوسہ آپ کو رخ کا ہو لے لیا باغ میں پہلو آس کو آئی نہ تھیں حضور مینو اس تو کہنے لگا وہ شوخ جا حال کے روز ہا میر قیون کو خوش کیا دیکھا مجھ کو رخ میں بولا وہ مد گمان دل لے لیا تو آپ نے بوسہ دیا مجھے اب ہو وہ افسات نہ ویسی عایتیں ہو ڈر مجھ کو خزان نہ کیں یہ بہار ہو</p>	<p>بہتر کہیں ہن خور پر ہن سے حضور آپ باتیں سنار ہے ہن جو یوں بھٹو آپ لکھ عفو کیجیے میرا قصور آپ غیرتوں کو نہ بھلا رہا دور آپ یہ بات رکھو دل سے در اندر دور آپ آؤ نہ میرے گھر میں کسی دن رات آپ سب ناگو کو جاتی ہن جنت میں حج رات آپ نہ ہو گیا ہن نہ ہی سنور آپ دل لے لے کے میرا ہی ہیں سب بھٹو آپ آنا نہ یہ جس پہ کچھ غرور آپ</p>
---	--

کیا مست ہوں جو دستکے میں ہو دیکھو آئینہ کچھ قرار دل نا صبور کو مٹے جناب محبت اکدن تو پوچھتا افت ہوئی کسی کی جو آہیں ہین سرور	بھڑکے شراب سے مجھ کو جام بلور آپ خطا مجھ کو بھیجے گا سفر سے ضرور آپ شیشہ کو ہاڑ کرتے ہین کیوں چڑھو آپ برپا کرینگے حضرت دل اب فتور آپ
---	---

سطوت عشق آئینہ انھیں موسیٰ کی طرح سے دیکھیں گے آئینہ میں جو وہ اپنا نور آپ

ردیف تاسے فوتانی

غزل	<p>گر کبھی حشت میں جاتا ہوں میان کوئی دوست ہم کریں نالے اگر جا کر میان کوئی دوست تلخی فرقت کا مرکز ہی یہ بانی ہوا اثر عمر ہوتی ہو ہماری دشت گردی میں سر نالہ ہوا عاشقانہ سوس قدر ہوتا ہے غل حشر کے دن عاشقوں کو جبکہ بخشے گا خدا بیل نغمہ سرا کے ہوش فوراً اڑ گئے مسجد نہیں کرے باغ جناح کا عاشق ہو گیا پامال میرادل خبر مطلق نہیں</p>
-----	--

آرزو ہو کر بلا میں جا کر سطوت موت ہے قبر کے جا ہو پس مردن میان کوئی دوست	<p>انکھیں نکلاتی ہین مجھ کو پاپان کوئی دوست تنگ اپنی زینت سے ہوں ساکنان کوئی دوست استخوان میر نہیں کیا تو سگان کوئی دوست ریشم کی جاہو کہ خوش ہین ساکنان کوئی دوست حشر برباد زور ہوتا ہو میان کوئی دوست دیکھ کر باغ جناح ہو گا گمان کوئی دوست اگر کسی کے منہ میں سن لے داستان کوئی دوست واعظون کی بھی زماں ہو بیان کوئی دوست واہ جو دہین کچھ ایسے ہر دان کوئی دوست</p>
بے نقاب آیا جو وہ رشک قمر آج کی رات ہو گیا نور سے روشن مرا گھر آج کی رات	

<p>اوکو گہرین ہو رقیسوں کا گذر آج کی رات بن منور کے جو وہ آؤ مرے گہر آج کی رات کیا وہ دلدار کیا غیر کے گہر آج کی رات کوئی طوفان اٹھا ہجر میں ستا یہ چھر بام پر اپنے مرا ماہو جو بیٹھا جا کر کوئی یہ اوس بت بے رحم سو جا کر کہہ دے تمام سے تار سحر تار کیا اوس گل نے غم فرقت کی نین تاب ترا ہوا حساں ہوش و وصل چیری سو ترا کا ٹونگا گلا ہو یقین مجھ کو نکل جا نیگا اب دم گھٹ کر درود یو ار سے نکالے سر اپنا پھوٹا ہو کے بچیں مگر گہر میں چلو آئیں وہ تمام سو بار کی افشان کا تصور جو بندھا</p>	<p>میں پائی ہو مفصل یہ خبر آج کی رات کچھ عجب لطف سے ہو جا بس آج کی رات بستر گیا ہو جو مراد درد جگر آج کی رات کیا ہو کیون جوش یہ ہو دیدہ تر آج کی رات شرم سو حریفہ نکلا نہ فر آج کی رات تیرے عاتق کا ہو دنیا سحر آج کی رات ملیا نخل محبت کا مثر آج کی رات دم نکلا سے حوا و درد جگر آج کی رات بول اٹھو گا جو مرغ سحر آج کی رات نین ہوتی ہو جو فرقت کی سحر آج کی رات وہ جو آیا نہ مجھ کو گہر میں نظر آج کی رات دیکھنا ہو نہ آو آہ اتر آج کی رات تار و گن گن کے ہوئی مجھ کو سحر آج کی رات</p>
---	---

بستر غم یہ بستر محلو ہوئی اوی سطوت

گہر میں آیا جو نہ وہ رشک تر آج کی رات

<p>آیا نہ جب وہ بار ستمگر تمام رات آیا نہ جبکہ وہ مہ افر تمام رات مژگان بار کا جو تب ہجرتا خیال سونالیٹ لپٹ کے جو یاد آیا آپ کا میں بوسہ لگتا ہوں تو وہ مانگتے ہیں دل پہلوؤں اٹھ گیا جو وہ جان جان کہی</p>	<p>تڑپا کیا میں بستر غم یہ تمام رات تار یک مثل قبر رہا گہر تمام رات نشر لگا کیے مرے دلیر تمام رات عاشق کو بند آئی نہ دم بہر تمام رات طرفہ لڑائی رہتی ہوں نہ تمام رات بچیں ہی رہا دل مضطر تمام رات</p>
---	--

پوچھا نہ ایک روز بھی اُونِ فانی ہو رضی وصال پر نہیں ہوتے کسی طرح ہم لذت وصال سے ہو جائیں گے جو سیر کرتے رہے وہ زلف میں لنگھی نہ وصال ستانہ کے بدلے بدل صد چاک لے کے تم	کاٹی ہماری بھر میں کیونکر تمام رات رہتا ہوا دیکھ پاؤں نہ یہ ستر تمام رات دیکھیں گے اُن کو پاس بٹھا کر تمام رات اترے چلا کیے دس سر تمام رات بلجھاؤ اپنے زلف معبر تمام رات
--	--

سطوت شب فراق کا کیا ماجرا لکھوں رہتی ہے نیند آنکھوں کے باہر تمام رات

ردیف تاسے فارسی

غزل

ای محنت طلب دف و ارعوان نہ لوٹ آنکھیں ٹرانہ یوں لب و دندان یار سے آواہ فصل گل میں بچ کر عند لب کو پہلوں کے توڑنے کا نہ گلچیں کو حکم دو کچھ دیکر قافلوں میں نہیں آسواے صبر تن سے ہار تآب و توان دلوں کے صبر رور کے اب خزان سے یہ کہتی ہیں ملیں شکوہ ز بانسی نکلی نہ ظالم تر کہیں کر رحم اس کے کچھ تجھ کو حاصل نہ ہوگا موت بیل کے حال زار پہ لازم ہو چکے رحم جو بن دکھا دکھا کے نہ بے صبر کر مجھے	جرمادے لے پیر یغان کی دکان نہ لوٹ ای جو ہری پعل و گھر کی دکان نہ لوٹ ای باغبان بڑا خد آشیان نہ لوٹ للتہ یہ بہار چمن باغبان نہ لوٹ بیکار اپنی ددہ میں ای آسمان نہ لوٹ متنی جوان ہو کے مچائی کمان نہ لوٹ للتہ تو بہار گل بوستان نہ لوٹ مجلوستان کے صبر دل ناتوان نہ لوٹ ناحق بہار زندگے نو جوان نہ لوٹ کیا فائدہ بہار چمن ای خزان نہ لوٹ بسی متاع دل کو تو ای جان جان نہ لوٹ
---	--

دنیا پر یگار و ز قیامت تجھو حساب	نعمت کے دونوں وقت کھرا کر بان لوٹ
خال سیاہ کا نہ دکھا حُسنِ اسطرح	ایسے بت خدا کو واسطی ہندوستان نہ لوٹ

ایسے زلف یار ہوش و قرار و خرد نہ لے	سقوط کا دل ہوا ہوا تر مہیا نہ لوٹ
-------------------------------------	-----------------------------------

ردیف تماشائے	مشیشہ ہو
--------------	----------

غزل

پہر کر منہ کو دو بٹہ سے چھپاؤ ہو عبث دل دکھا خود سی مرچیاں دکھاؤ ہو عبث بچے خود آنکھ سو دکھا نہیں لیتو دل غیر کیا ہوا آنکھ سے راجاں جو نکلے آنسو دوست سب کیر مجھو آ کے یہ سمجھاؤ ہین ایک دن پر یہ کہو گے کہ مری گھر سے نکل کہتو ہین وہ مری دل پر کھیا تر ہو گئے لطف سر پہ ہو غیر نے آنکھوں میں لگا یا بیتک زخم اس نیچہ کے میں ذہبت کہاؤ ہین آتش عشق سے خود سینہ جھنکا جاتا ہو صن بے دیکھی ہوا ہو میں تمہارا عشق حال دل کے عجب ناز سو کہتا ہو وہ متوج ایک مدت میں جھینو پہ ہو میں خود مرنا	حسن رخ دیکھ لیا دڑ کے جاتے ہو عبث ساتھ غیر دن کے مر گئے میں تم آتے ہو عبث قسمیں تم جھوٹا مرچیاں کی کہاؤ ہو عبث تمہا عشق مری دل کو لکھاتے ہو عبث وہ نہیں پوچھتو تم اس تک ہمارے ہو عبث قسمیں دیدی کے مجھو آج بھلا تے ہو عبث عاشقو عرش کو آہوں سے بھلاؤ ہو عبث بچی نظریں کہو دینی ہین چھپاؤ ہو عبث اپنی ابرو سوری جان ڈراؤ ہو عبث مل کے غیر دن کے مجھو بار بھلا تے ہو عبث ناز دانداز مجھو اپنا کہاؤ ہو عبث سن چکا ہوں یہ کہانی میں ناز ہو عبث و عظمت موت سے تم مجھو ڈراؤ ہو عبث
---	--

کر بلا جاؤ گے قسمت میں جو ہو اس سقوط

بخت برشته جو اونچ اٹھاتے ہو عیث

روحِ نیم تازے

غزل

آزاد رہے سبب ہو اودہ یار آج
کیا پاس غیب کے ہو وہ رشک بہار آج
آنگہا جھٹل مرے گمروہ یار آج
کچھین نہ رہنے یا جو حسن من کو سی ہزار
ہو ہر نگہ زاروں ٹرول صید مکیٹا
تیرے شہرہ دکھا کہ وہ کتو من ناز سے
ہمارا اُس کے سیر کو جاتو بن بلغ نین
پرسان ہوا نہ کو ہمارے امراض میں گل
ناحق اوڑا کے یار کے کوچے اسی صبا
ہو کر خفا جو آنکھ پر آئے سحر یار نے
امسوس جس کے نام سو روشن جہان تھا
ملجائی گمروہ یار تو مجھے سوال صیل
ہم آہ ہر روز تو بن صبح شب صال
تا یہ نشان قبر میرا مٹاے گا

دل ہو چار غمِ سو فگار آج
غم کا ٹھکانا ہو سہو ملین حار آج
مین الفت ہے دل کو کر دنگنا آج
آتا ہے ہر باغ کو وہ گلزار آج
نکلا ہوا نچو گھر سے وہ ہشکار آج
ہم تیرے مرغ دل کو کرینے شکا آج
دیکھ گین چب لالہ بگل کی بہار آج
مر کر ہو یوں چار کو کا نہ لے آج
بر باد کر دیا ہے اخبار آج
دیکھی ہو ہم نے گردش لیل نہار آج
کیا بچراغ افکڑ پھینکے مزار آج
ہر دم مجھ کو قول دل بقرار آج
کیا جو بیل رہی ہو نسیم ہار آج
آتا وہ دسب نہیں کے مزار آج

دو دیو قسمن غیر او نہیں کہیں لے گیا نہ

سطوت کل آئیں گے وہ نہ کر انتظار آج

تہنہ ترے فراق میں ایسے اٹھاؤں گے
زرد کیا ب خوشی ہیں آتی سو رنج

<p>گر ہجر کا مرض ہو نہ انسان کھاسے رنج مر جا و نہیں کہ برسوں ہوں مبتلائے رنج جس طرح اوکلہ جرمین ہمنو اوٹھاوی رنج اوس بیوفاسو حال کے یہ کنا تو اوی صبا ان بیوفاسینوں سے اپنا لگا کے دل ملک عدم میں خوشی نہ نہانم کا وہم ہی افسوس وقت بد میں کسی نے دیا نہ مانہ افسوس خواب میں بھی تو آئینہ خوشی عیش و طرب کے واسطو آوی جانیں آپ</p>	<p>ہوگی خوشی وصال صنم کے دواسے رنج اسکی خوشی ہو دل ہو کہیں آنکے جامے رنج دشمن بھی اس طرح سیوہ ہو متلائے رنج کب تک تری فراق میں عاشق و مہمان رنج کیا فائدہ اوٹھائے مٹھتی ٹھاسے رنج دنیا میں آکے ہو گئی ہم مبتلائے رنج کوی نہیں فراق میں اہم سو آ رنج دلہیں ہمارے اب یہ بندھی ہو ہو آ رنج دنیا میں ہمتو خلق ہوے میں بر آ رنج</p>
--	--

طاقت نہیں ہے مجھ میں کہ سطوت بیان کرو
میںے فراق بار میں جو جو اوٹھلائے رنج

<p>آیا مرے گھر شب کو جو وہ رتک قمر آج پہلو مرا خالی ہو گیا یا رکھ رہا آج یا غیر کو یا مجھ کو صنم گھر سے نکال دیا اوٹھ اوٹھ کے غبار اپنا جو ہوتا ہوا تھکا کیون دیکھ کے خنجر کو مجھ غیب سے دیکھا کیا خانہ دلین مرے حسرت ہوتی مرے کل تک تو کیا وعدہ وصل آپ زخمی معلوم ہوا خواب میں مجھ کو ہوئی معراج ہم سینہ سپر ہو نیکو بہن صبح سے بٹھے وہ آئے عیاں نہ تو کو دیر تو بولے</p>	<p>شاید مری آہوں نے کیا دل یہ اثر آج قابہ میں نہ دل ہو نہ شہتہا آج بس کہد و وہی نکو جو ہو نہ نارا آج کیا گورنریاں میں مو اوٹھکا گزرا آج قافل کو مرا تمل ہے کیا نظر آج کیون کے سرے سے بچے دی آکے کبر آج بڑھا دیا لبہ کہ ہوئے طور نظر آج زناویر ادا کو جو شب نہ مرا سر آج چلتی ہیں قافل تری تمشیر نظر آج ہو جو کی خاطر جس عدم کا ہو سفر آج</p>
--	--

خورشید جہاناب میں سحر زشت یہ ہوگی اک سیب نے نچھاسکا جو بوسہ باتنے کیا دلہ اثر کچھ مرے نالوں نے کیا ہو ہو جائے ہم سر پہ ارادہ جو ہو پورا	جلتو ہین کچھ سطر ح مری داغ جگر آج لایا ہو ٹمہ کیا مری الفت کا تجھ آج بتلائیے امی شفق سن آئے کہ ہر آج باندہ ہی ہے مری قتل یہ قاتل نے کمر آج
--	---

کچھ سزا ہو بخت سیکھ مرے ستا یہ
سطوت نین ہوتی شب فرقت کی سحر آج

خط گھر پر عاشق ابرو کے تو تاخیر کیسچ ہو کے وہ بچپن آدل خود چلا آئین بیان ابرود و ترکان کا عاشق مرغ دل ہی صید کر سامنے منہ کے تو نے پاؤں جب بیدلا دیے عشق ابرو دین ہر دم بہ زندگی قاتل و بال ضعت جوش جو نین نگہی ہے ہنکڑی غیر کے گہرا جا آہو جان تاریک ہو دھوپ پڑتی کڑی جلتو ہین بخوار کو دل دیکھو قد آپ کا کہتو ہے قری سروے کس طرح دل کو نہ راحت ہو لسانی ہوتی عشق کھجور دلدل کا ادا ذکر شکوہ لکھنا ہو جو قسمت کے لکھے کا یار کو ابو مصور عاشق معشوق میں جابو صل جوش شست میں نہایتن ہو اہو کو ہمار چاہیے ہر دہان زخم اسی قاتل زباز	دیر کیوں کر تا ہو قاتل قتل پر شہر کیسچ جب میں جانوں آج ایسی آہ پر تاثیر مریسچ دش سوسلے کمان ترکش ہو ظالم تیرسچ اب یہی بہتر ہے اپنا ہاتھ تو تاخیر کیسچ سر پہ احسان ہو جو میرے قتل کو تیرسچ جلد میری آئین او خار دامن گیر کیسچ اے دل بیاب ایسا ناگہ شہر کیسچ اے فلک تو سا بان ابرو عالم گیر کیسچ داہر ہو جو جو تو مجھ کو نہ اے تقدیر کیسچ او کمان ابرو نہ سیکھ ہمارے تیر کیسچ اک الفت ماٹھو پہ میرے کا تیر کیسچ آو دل کا مرغ بھند پر دم تھریہ کیسچ زنگ گل سے بلل شائق کے تصویر کیسچ بنو مفاطیس میرے پاؤں کی بخر کیسچ رہنود میکان اگر سینہ سے پھر تیر کیسچ
--	---

یون شیبہ کی بنائی تو ذرا سوامی تو کیا
ہمسری کرتی ہو او کی شعلہ خسار سے
لطف ہو بیباختہ پن کی اگر قصد پر کہیں
شمع محفل کی زبان لازم ہو گلبرہ کہیں

تیرے گھر سے بارہا مسطوت بگڑ کھتے چلا
لطف یہ ہو تو بھی دل سواہ پر تاثیر کہیں

رویف حائے مہملہ

غزل

دل رہے نالہ کن بلبل لان کی طرح
لا عرائق گل کے محبت ذیہ حشت میں کیا
چاندنی بھیل گئی سارے جہان میں تب کو
چھوڑ کر مجھ کو اکیلا وہ گیا غیر کے گھر
جب آنکھوں سے چپا چاند سا چہرہ اونکا
آمد فصل بہاری کی خبر سن سن کر
لا عرائس ہوں کہ طاقت زد یا مجھ کو جواب
دست رنگین سو بہت ستانہ نہ زلفوں میں کرو
آتش عشق جو سینہ میں ہمارے بھڑکی
ریشک اس بات کا تھا غیر نہ جاؤ بے
دست نازک سو کیا فوج جو اسے مجھ کو
جنو انسان جا میں ہن مطیع او کو ہن
پاس غیر دن کے شب روز رہا کرتے ہو
مع میں چہرہ روشن کو جو خورشید کیا
سینہ بختہ داغ و خون سو گلستان کی طرح
اتھن چھینو لگے خار مغلان کی طرح
بام پر یار جو آیا مہ تابان کی طرح
اب مکان سری نگا ہو نہیں ہوندا کی طرح
داغ ہو دل پہ ہمارے مہ تابان کی طرح
یہ چھو دل نے کیو بلبل بستان کی طرح
بستر خواب یہ ہوں غالب بچاں کی طرح
شل ہو جای کہیں پنجرہ مرجان کی طرح
داغ دل جلنو لگو مرد وختا کی طرح
اوسکو در پرین رہا جا گئے نگہا کی طرح
زخم خنجر کا لگا خطا گریبان کے طرح
میرے محبوب کا رتبہ ہو سلیمان کی طرح
میرے گھر میں کہی آؤ ہو تو مہمان کی طرح
اوسو منہ پیر لیا مہ درختان کی طرح

اوس پرورد کی جولیتا ہو بلائیں عاشق جوس دشت کا ہوا فضل بہار آہو پچی	ہنسکے کتھا ہو کہ بیٹھو رہو انسان کی طرح سنگ بیوس رہتا ہوں گریبان کی طرح
قصہ یہ ہو کہ رہوں جاؤ نجف میں سطوت چند دن لکھنؤ میں اور رہوں مہمان کی طرح	
دلچسپ و غیر عداوت کے بین قاتل کی طرح ہوں وہ مجنون کہ عبا راز کے مرا بعد فنا خبر عشق نے مجروح کیا ہے ایسا آبے فرق ساقی میں سیکو بہن ایسے اپنی زلفیں وہ بناتے ہیں کیوں نہ ہو شب کو اولیٰ رح جان ہو ہوا ہونقا آج وہ ترک سنگ جو مجھو یاد آیا عاشقوں کو جو گلستان میں وہ گل یاد آیا ہاجر کے رنج ادھما دھس ہو اوقف تو بھی رخ پر نور سو او سو جو اولڈی ہو نقاب مہ نو سو مجھو کیا قتل کریگا گردون شاید اس کو رخ رنگین سو ہو منظور ال	یاد جانا نین ٹپتا ہوں جو بس کے طرح گرد آس غیرت لیلیٰ کہ ہر محل کی طرح بستر غم پہ ٹپتا ہوں نین بس کے طرح صاف ہو خوشہ انگور مرے دل کی طرح کہ گھگھ پڑتی ہیں عاشق کے سلاسل کے طرح صاف چہرہ نظر آیا یہ کامل کے طرح دل ٹپتا ہی رہا رنج سے بس کے طرح دل ہو نا کہ کنان غم سو غنا دل کی طرح دل ترا ہی کہیں جاوے دل کی طرح شب صلت ہو مکان دکھ کی منزل کی طرح ابو خنجر لے پرتا ہو یہ قاتل کے طرح بلبلو شاخ پہ گل ہے کھل سا دل کی طرح
محتسب آیا ہو مو خانے میں پہرا ہی سطوت ٹوٹ جائے کہیں شیشہ نہ مرو دل کی طرح	
روایت خا پڑے مجھ	
آہو جب کپڑے ہنکرا بخین دیار سرخ	کہوں نہ فوط خوشی سو ہر گل گلزار سرخ

<p>بخت دل کے لعل شکست کے دوین مار سرخ ہو گئیں غصہ آنکھیں سیری آ دلدار سرخ پاؤں سے لال صحرا سیری ہن کسار سرخ حد کو نازک تیر ہو برسوں کے رخسار سرخ ہو گیا حد کا فوراً خنجر خونخوار سرخ شیشہ می اک طرف ہو خانہ خار سرخ جسطرف دیکھو آدھ ہر درد و دلدار سرخ دفعہ ہو جائیگی چاروں سیم ہوا سرخ عکس لعل لب سی ہو ہر گوہر شہوار سرخ خون سی ہوتا اگر تیر نگاہ یار سرخ ہو گیا پہلے کا سیری مرہم زنگار سرخ صحن خانہ کی زمین تک ہو دم قمار سرخ خون سی عاشق کی جو جس ترک آتوار سرخ خنجر بران قاتل کی ہوئی کچھ دہار سرخ صحبت گل سونہ برسوں میں ہو انفار سرخ آج کل رہتا ہو سارا جو ہری بازار سرخ ہو خوشی سی رنگ رسو زگس بیمار سرخ</p>	<p>ہو جو منظور نظر ای یار تکہ مار سرخ خون آنکھوں میں او تر آ جا جو دیکھا غیر کو پوچھو پوچھو جنون کو قیس فرما دے بوسہ لینو کا کیا تھا قتل کد ن خواب میں نوح جب مجھ سوختہ تن کو کیا اوس کے کد ابکی یہ کشت شراب ارغوانی کی ہٹے کپڑی کا مارا آئینہ خانی میں پہنی ہو وہ یا روند تو اگر ہماری لاش کو ای شہسوار موتیوں کا ہار پہنی ہے جو وہ رنگین ادا ہم دل کتہ کا دعویٰ حشر میں کر ڈھرو زخم دل دست خانی سے جو دیکھا یار نے حد سے گزری شوخی رنگ خانی پاؤں یار حشر کو پیش نہا کد و نگا ہو قاتل وہی اس قدر مجہ زار میں تھا خون باقی وقت بچ بلبو کیسا نہیں عشق صادق باخیر لعل سیر بخت دل کو ایسی از ران ہو گئے دیکھو کو با عین آج وہ رشک سیح</p>
---	--

دیکھو کس بیگنہ کا آج سطوت خون ہو
 کپڑے پہنی ہو ہمارا قاتل خونخوار سرخ

رویف دال محلہ

نہ کسی بین جو رہی مہر و وفا میرے بعد شہرہ حسن زمانہ میں مری دم سے تھا سو ہر گز نہ آئے سرے تربت کہتے افسوس ملا کرتے ہیں اس ننگ کو ظالم اس درجہ زانی میں ہو وہ مشہور سخنیاں بھریں تیرے جو اوٹھائیں مینے دل کی اپنی محو افسوس بہلا یا ایسا ساتھ اغیار کے بچوں پر کرتے ہیں نہ ملی مجھ کو معشوق سے اکدن حجت مجہ ناصار جو نہ دنیا میں ملا ظالم کو نام اولفت سے ہوئی لقمہ راؤ کو نفرت میں وہ بلبیل ہوں کہ گل چاک گریبان کو نہ رہا عاشق معشوق میں اولفت کا راز دیکھ چٹا نکا کیون قتل مجھ کو کرتا ہے اوس تنگ سے کوئی دل نہ لگائے اپنا حسرتیں سو گزشتیں ہو گئی مری ماتم میں	سلسلہ قطع محبت کا ہوا میرے بعد پھر ترانہ کسی نے نہ لیا کیے بعد شرط کی اونکو محبت کی ادائیگے بعد اپنا تو نہیں لگا تو بہن خانیگے بعد پھر کوئی بھول کے عاشق نہ لیا کیے بعد دی سنرا اسکی صنم بھگو خدا کیے بعد نام میرا نہ کہی اوسنے لیا کیے بعد نہ رہی اونکو ذرا شرم چا کیے بعد کی کسی سے نہ کسی نے ہی وفا کیے بعد ظلم کا نام ہر اوسنے نہ لیا کیے بعد قصہ دہق و فجنون سننا کیے بعد خاک اڑاتی پری گلشن میں کیا کیے بعد اور ہی ہو گئی دنیا کی ہوا کیے بعد جسا عاشق نہ ملے گا کھدا کیے بعد سیری تربت سے یہ آنگلی صدا کیے بعد بکیسی روگی تربت پہ سدا کیے بعد
--	---

نہ وہ عاشق نہ وہ معشوق راوی سطوت

نام کوئی نہ رہی مہر و وفا میرے بعد

دکھا جو سیر حرم ہو کے مہربان صیاد نفس میں بند نہ کر خود ہوں ناتوان صیاد جو نور ہا ہی کرے اور کے جانین سکتا	سناؤں مجھ کو نئی روز دستا صیاد پنھا سے بھگور گہ گل کی بیڑیاں یہ بھر گل میں ہوا ہوں بن ناتوان صیاد
--	---

<p>کسی نہ خواب میں کے سیر بستان صیا ہوا جو مجھ پہ کسی روز مہربان صیا برافراں مرا اور بد مہربان صیا دگر نہ تو مجھ پاتا ہلا کمان صیا چھڑا یا جیسے مرا تو ز آستان صیا میں تیرا پاس سے جاؤنگا اکبان صیا نہ ایک روز ہوا مجھ مہربان صیا جہان میں ہو گا نہ ایسا ہی بد گمان صیا پہا ہوا دم لہو تو کمان کمان صیا بیان جو تجھ کو کر دے غم کی داستان صیا قفس میں اور کوئی دم ہوں میں صیا کہ قدر دان ہو گلچین گاہبان صیا</p>	<p>وہ خستہ بخت ہوں جب قفس میں بند ہو قفس میں بد صیا ہو تو کی رکھیں لاکر اسی کے فکر ہو صحبت برار ہو کیونکر پھنسا یاد میں تقدیر ز مری لاکر بھگو ہی اب بویں ز خانان خدا کو گل عذار پہ عاشق ہوں دلفین کبھی نہ بھول کے گلشن کے سیر کھلائی گلا ہی گھوٹا کیا زنجیر ہی چری سے مجھ فریب میں آئے نہ میں رہا ہشیار یقین ہو سنتی ہی فوراً ٹپک پڑیں نصیر چمن میں نہیں چلتا تو گل ہی لاکے لگھا وہ عندلیب ہیں جان چمن بہار میں ہم</p>
---	---

چمن دکھا دیا فصل بہار میں سطوت
 ہزار شکر ہوا مجھ مہربان صیا

رویف دال ہندی

غزل

<p>مچو ہویار کے گل رخسار پر گھنٹ کیونکر مجھ نہ ہو دل بیمار پر گھنٹ مچو عبث ہو مجمع اغیار پر گھنٹ قاتل کو ہے جو خنجر خونخوار پر گھنٹ</p>	<p>بیل کو بہار میں گلزار پر گھنٹ دیتا ہی ہوتا تھ مارا رنج ہجر میں بہا کینے سامنے سے مرے تو امتحان وہ سخت جان میں مچو ہی ہونا زونہار</p>
--	--

<p>دن آگہی خزان کے خبر عند لیب لے اک دار میں نہ تن کو مرا سرب ہوا سب شقون کو اپنی رگ جانہ ناز ہو بوسہ تو کیا وہ مفت بھی لیتا نہیں کہی گزل اف یار کو ہو سیاہی پہ اپنی ناز جب ادنی چال سو شعر ز شال ہی ٹھنڈا کر نیلے داغ جگر کو دکھا کے ہم تکلا خط سیاہ گئی رخ کی سادگی سب مال چھوڑ جائیگا دنیا میں بخیل</p>	<p>ناحق ہو بجکر روافق گلزار پر گھنڈ بڑا فائدہ ہے آپکو تلوار پر گھنڈ اویں بت کو ہو جو رشتہ زنا پر گھنڈ او دل تجھے ہو ایسی خریدار پر گھنڈ عاشق کو ہی ہو اپنی شب تار پر گھنڈ لیک درمی کو ہو گیار فقا پر گھنڈ خود شید کو ہو گرمی بازار پر گھنڈ باقی ہو آج تک تھیں اسی بار پر گھنڈ بیٹا فائدہ ہے دولت بیکار پر گھنڈ</p>
--	--

خوشی دلخ دلہ ہو سلطوت کو فخر و ناز
تکوا اگر ہے چاند سے رخسار پر گھنڈ

رویت ذال معجمہ

غزل

<p>سوے جانان خود اوڑ گیا کا غد اس قدر ہے کمان بھلا کا غد مکڑے سو جالے ہو گیا کا غد تختہ باغ ہو گیا کا غد اوڑ گئے حرف رہ گیا کا غد ہو گا وصلے کا ہی جد اکا غد پہاڑ کرہ منے رکھ دیا کا غد</p>	<p>لکھ چکا جب میں قاصد اکا غد غیر قسم قت کی داستان لکھوں دل صد جاک کا لکھا جب حال روے رنگین کے جب ثنا کہے ہوش گم کردہ کا جو حال لکھا ہجر کا حال گر لکھوں کا میں نامہ لکھوں کے بدلے دشت میں</p>
---	--

اے قاصد کو قتل کر ڈالا اوس سیاح کا جب کہ خط آیا حال وحشت لکھا تو چاک ہوا لکھنو بیٹھا جو حال سوز جگر غیر کو لکھ کے مجھ کو لکھتے وہ خط مر کے یہ میرے دوست خواہن سبک	پڑھ کے دلدار نے مرا کاغذ پاے صحت ہو ادا کاغذ دامن و جب سے سوا کاغذ شعلے اونٹنہ اونٹنہ کے جلگیا کاغذ واسے نقدیر ہو چکا کاغذ جانا ہے انہیں ہمارا کاغذ
--	--

ہیں وہ نازک پرستیں کیا سطوت
اس قدر تے کیوں لکھا کاغذ

ہوئی ہیں عشق پر یروین کی اثر تھوینہ مرض ہو عشق کا بیفائدہ ہو ہر تھوینہ چپا کر آج جو پھینکا ہو بار کے گہرین ہو نہ خاک اثر دلیں اوس پر یرو کے ہماری آتش دل سو ہو نہ وہ آگاہ ہو نہ اوس بت یقین و ش کے دلیں اثر نصیب وصل ہو مطلب انکل اسے فلک کی آنکھوں کو جاو نور تاروں کا قسم خدا کے تجھ میرے یار تک پہونچا نہ جانے یا تے کہی شمع د کی محفل میں کہی وہ پڑے ہیں انہیں اس کے سوراخ نظر لے گی نہ ان آنکھوں کو نہ نرگس کے نہ اسے بار و نہ پربانہ لو ہماری خط	بجای فائدہ کرنے کے ضرر تھوینہ کہی نہ کہوینگا عاشق کا درد سر تھوینہ دکھائیگا ہمیں کیا دیکھے اثر تھوینہ ہزاروں نقش لکھے حب کا بیت تھوینہ جلاسے ہنسی ہزاروں ہیں آگ پر تھوینہ لکھا ہو خون سو دھکے بیشتر تھوینہ جو ایک دن بھی دکھائے کہی اثر تھوینہ جڑاؤ دیکھ لے سر پر تھوینہ اگر تھوینہ یہ خط نہیں ہو سچا اسکو نامہ پر تھوینہ نہ لکھتی ہم پر پروانہ پر اگر تھوینہ ہماری قبر کا کبسا ہے سہ اشہ تھوینہ چمن میں جاؤ تو ماز و پانا کا تھوینہ کہ دفع کر آہیں ہر ایک کی نظر تھوینہ
--	--

فلک ضرور تصدق کرو ستار ہو کر	جو دیکھ پاس تری سر کا ای قمر تعویذ
مرض ہو عشق کا ہرگز نہو گے محبو شفا	میں نہ ہو گا نہ گند نہ کار گر تعویذ

جواب نامہ پر اسما کے پختن ہوں ترسم	
ضرور چاہیو سطوت دم سفر تعویذ	

رویف رای محلہ	
---------------	--

غزل	
-----	--

شب کو پہلو سے اوٹھا جبکہ خفا ہو کر باغ سے اپنی نکالے جو خفا تو ہو کر شکر ہو آہ ذاسد رجہ دکھائی تاثیر دیکھ ہر شہر میں جب سے ہڈی شتان رات کو اوسنے بوبالون چھڑائی نشان دیکھ نقش محبت نے دکھائی تاثیر لب لگین جو ترے ہجر میں یاد آؤں میں بس بس تو جوش شگ یہ تیرا سدرجہ نہ ہو اب نہ زندہ دیکھ بچو گی تری حرمت و عظم بارنگباؤ نہ لے کر اگر سال پر باتون بارہنیں دل زار کو لے لیتو میں قہیرہ وہی رگس جو چلے باغ سو تم عبدن ہم نہ ٹکینو تو کھل جائیگا راز تیرے دیدار کی حسرت ہو صنم حدی سوا	حسرتیں دل کے ٹپکنے لگیں آنسو ہو کر زرا ریا ہوں کہ ہوں لو نہیں رہوں ہو کر رحم کرنے لگو مجھ پر وہ جفا جو ہو کر نکل آیا نہ تو چھپے ابرو ہو کر زری اوڑھنے لگے اعجاز سے جگنو ہو کر خود بخود گہری تم سے پریر ہو کر نحت دل آنکھ سے گہرے ہن آنسو ہو کر دل مرا آنکھ سے بہ جائی نہ آنسو ہو کر بزم میں بیٹھا ہے مغرور عبت تو ہو کر دل تیرا ہے مرا سرب و لب جو ہو کر اونکی تقریر اثر کرتی ہو جاو ہو کر قطرے تبسم کے ٹپکنے لگے آنسو ہو کر یا خدا آنکھ سے بہ جائیں یہ آنسو ہو کر کہیں آنکھوں سے نکل جائے نہ آنسو ہو کر
---	---

<p>دلکشکین کی سوگھانا بھو لاکر خوشبو مڑوہ دل وہ ہوں غم بھرین گری لو اپنی آنکھیں ترے قدموں کے جیسے گلاب شاہ ہو جائیں کیا سیر قیون کے دل یہ نزاکت ہو جو آنسو مجھے بوسہ کا خیال ہوں مصو کے قلم ہاتھ بنا کر تصویر حسن عشاق ہو کہتا ہو کہ ہن جلوہ نما آئینہ ہاتھ میں لے کر ہو دکھاتا او سو غیر قل عشاق کو جب ظلم سے کرتا ہو وہ کر دلکشکین کے محبت نے کیا کیا برباد قدر کرتا دل شفاف کے میرے گھر تو وصف دس چشم سہ کا جو کبھی کہتا ہوں</p>	<p>کو چہ یار سے آنا جو صبا تو ہو کر آب حیوان بھی نکلیا بگا اچھو ہو کر سیر گلشن کو جو تو جالے لب جو ہو کر بات جب کہتا ہو وہ مجھ سے ترش و دور رنگ دس کے گل عارض کا آؤں ہو کر تیغ کہیں چھین چکے شدہ تری ابرو ہو کر ہم کہیں نور کہیں رنگ کہیں ہو کر دنک جو ہر کے لگا دے کو بچا ہو کر جو ہر تیغ ٹپک پڑتے ہن آنسو ہو کر دل خون گشتہ چٹا نافہ آہو ہو کر پاس رہتا ترے آئینہ زانو ہو کر سامنے آتے ہن مضمون مکر آہو ہو کر</p>
---	---

جو کہ دشمن دین نبی اور علی کے سطوت
حشر کے روز اور ٹہنگے وہ سپہ رو ہو کر

<p>گھٹائی ہو ایسا عجیب علم ہو گلشن پر تاسف ہو کہ بعد فن کوئی ہی نہ یان نہرا کبھی بار نہ آئے نہ ہرگز سراو نہایا خط سبز رخ رنگین پاد کو نہر کہا یا ہو نہیں معلوم کہ کس آنسو کا سا منا ہو گا آنکھیں ہی اجڑ ہو تار دس میر شاد ہو جاتی سر مبر عداوت کے جو بہ مشہور کرتا ہے</p>	<p>مرد گلگون بارش چاہیے سبزہ چو بن پڑ ہمارے دینا لو نہیں فقط ہوش مع مدفن پر مرد ہو گا جو میر خون کا قاتل کے گرد نہر بجا ہی لکھاتا ہو جو سبزہ میر مدفن پر قیامت ہو دل اپنا اگیا ہو ایک پر فن پر اگر وہ فاتحہ پڑھ کر کتہے ہاتھ مدفن پر گناہوں کا اہا ہو جو بچہ دعا عطا کر دپسر</p>
---	--

<p>عجب دازے دیشخ نکلا آج تو سن پر ۴ جو میری خاک پڑ جاتی ہو کر اوکو داسق ہنسے گی لکھلا کر غنچہ گل خوب سوسن پر گری بن اس کے پر دایہ تیرے روروشن پر نہ کیونکر ہوں بھلا قربان میں اوس فکڑ پڑی بن ڈرڈر چھٹین قتل میں تیرے دین ترادل آگیا اوس شیخ کیا طفل برہمن پر جو مہر و ماہ کو ترجیح ہو سنگ فلاخن پر فدا رشتہ کی بی بی باندھ لینا چشم سون پر ملع ہو طلانی خونکار نجیر آہن پر ابھی تو سرد ہو جاے جو میٹھون کا گلخ پر صنم نام خدا کیا ہو تہا را حسن جو بن پر نگم ہرگز نہ تھرے گی تھارے دیوروشن پر جیشہ آرزو دیا کرے گی سیر و مدق محبت سو چین میں جمع رکھتا ہونشین پر نہ عاشق ہوں میاں ہر جانی کے جو بن شہید ناز کا بہ خون ہو قاتل کی گردن پر پہرین خنجر پہیل کے صیادوں کی گردن پر</p>	<p>ہزاروں عاشقوں کے دل ہو پال سینویز کھد ہو کر کیا وہ اپنی دامن کو جھکتا ہے مسی ہو ٹوٹو نہ ملکر آج وہ گل باغ جا بگا سمجھتی ہن جسو حال سید عشاق دھو کر سو کیا تیرے گم لے مرغ دلکو صید سینہ میں وفا دار و کا خون کیونکر اوس سفاک چو کا ڈرانا نہا ہین تو عشق سے زنا ر خون دہنا یانا ہونشا نہ خرچ گردان روز و شب ہکو میں اک پر دہ نشین کے اندھ جوں ملے ہوں جہی ترے مجھوں کے تلو یوں جوں غدیشت گردی تمہاری مفر مری کا ہوا اتنا اثر مجھ میں سدا خالق بجا تو نکو چشم سو شون کے زمستانین لڑاؤ آنکھ کیوں خوش بند نکلا تھکا ناجب رہو کا کسی کے ولین باگی وہ بلبل جان گلشن ہوں اگر ہو متوا جانی جوان و دودنیاسا منو بن کے آتی ہو نہن مان باندھا شیمی سسٹ اس شکر ن عوض لین ظلم کرے کا جو اک دن پڑا آہن</p>
<p>عوض پانی کے مٹی سے گندہ ہو جائے سارے پسے گی کر بلا کی خاک اوس سطوت اگر تن پر</p>	<p>قرن داغ کہا یا ہو میری ہر ہوشاں پر تصدق ہن سار چاندے حسرتی پر</p>

نظارہن کا ہر لہجہ صد مہ نول پر
 بنا مجنون ہوا عشق جو ادس لیلے شائل پر
 کرو توجہ وہ اتو سہی پرن ہی میں پون
 پھنسا یا ہوا نکمون نظرارہ کے عارض کا
 مرا پیغام ایو دصبا ادس گل کو یہ دینا
 ہو تخت جگر نکمون سو شیر شک بن بکر
 بنو کا حشر کو محضر ہمارے خون ناحق کا
 رہا کردی گلاب تنگ لگے عشق نہ لپ بچاں کے
 ہوا اک داغ دلیر یاد آسا قی مہ ویش
 رقیب کو کا ضرادس بزم میں کچھ ہی نہیں ہو
 نہ چو کا حشر تک طرح عاشق چین سیوا
 غم قہر میں مگر بکے زندگی مئے
 قاطع بحر میں ہوتا ہوا شکون کی روانی
 بہت شمس ہونا نک تھا ہوا سینہ میں سو نکڑے

مری نکمون کے پر دے خون اوس کی محل پر
 بنسھا لون کس طرح ہرگز مرا قباو نہیں دل پر
 شاہو یہ ہنسی آتے ہو ادس کو قرض سہل پر
 ہوا کب حسن بڑے یہ تہمت سے مرے دل پر
 زخمی تھے صد مونکو بتا کب کسے ن دل پر
 یہاں تک تیری فرقت کا ہوا صدمہ سہ دل پر
 پڑی ہیں لہجے پھینٹیں خون کی دلائل قاتل پر
 خطاب وز ہوتو رہیں وہ آواز سلاسل پر
 شب تاب بین کی موشی بنو جو ساس بر
 نگہ کا تیر جو چلتا ہے پڑتا ہے مرے دل پر
 تھکا ماندا جو ہیں پہونچا کھد کے پہلی منہ دل پر
 نہ پوچھا یکدن اونکو کہ گزری کیا تری دل پر
 تمہاری یاد میں روتا ہوں بین سجاں کا
 جوانی میں لگے عشق تباہی چوٹ بے دل پر

محبت دلو تہی روز ازل سوس کی اسرطوت
 فدا کردی جو میں جان نقش پا قاتل پر

رویف رامی ہندی

غزل

رشتہ الفت کو دیا ہوں اقبال نہ توڑا
 دیکھ لین دہان خم سوائے صلا
 جوڑنا اسکا بہت ہو بیکار مشکل نہ توڑا
 اور دم بہر توڑا دم اپنا سہل نہ توڑا

<p>کس طرح جوڑیگا تو شیشہ ٹوڑک ہو سوا سخت جان ہونین گلا کٹنا بہت دشوار شیشہ سونا زک ہو کیون تو ہینکنا ہے بار اب نہیں جڑنیکا ناحق جوڑتا ہوا صنم دور ہو ملک عدم پہ کس طرح پہنچو گامیز کوئی اوس بت کوہ سہا دو خدا کو دسٹو عود فاما ہو جائینگے اوشوخ کیا انکوشات با وفا ہو دل ہمارا وقت پر کام آینگا اب عین سکود کہا دی آئی ہو فصل تبار آہ مچھو کی ہو اسو ہو یہ لیلے کم رہی کب تک انکار اب تو وصل کا اقرار کر</p>	<p>سخت باتوں سو مراد دل اوست قابل توڑ کچھ قصدا سکا نہیں خنجر کو ای قابل نہ توڑ دیکھو او میر رحم کہتی ہیں ہمارا دل نہ توڑ مین کہا کہ تاتا تھا اکثر دیکھ میرا دل نہ توڑ منتیں کرتا ہوں میرا پاؤں او منتر توڑ رحم کر کے ایک بوسہ دل سا بن توڑ کیل سو اگر جا ہوں کولب ساحل نہ توڑ اوشو سترگاپس رکھو کے ہو یہ قابل نہ توڑ دیکھ او صیاد بیل کا ذرا سا دل نہ توڑ ذرا ادب ہو ہو کو بند بردہ محل نہ توڑ اوبت پیدا اگر عاشق کا انہول نہ توڑ</p>
--	---

آہینگے شکشا بہرہ و سطوت ضرور
بفراری سے دم پاتا تو دم شکل نہ توڑ

رویت زائے مجسمہ

غزل

<p>طرقتہ مستی میں نظر آیا جان دخت رز بزم میں باتیں رہیں پردہ ہر سخا رز عاشقوں کا دل نشانہ میکد میں کیون نہ ہو دکڑی دکڑی ہاوشیشی میکد میں کر دیے کیون نہ امی پر معاف ستی میں ہم سجدی کر</p>	<p>ہو زمین در داو ریشہ آسمان دخت رز موج ساغر بگئی گویا زبان دخت رز تیرہن موجیں لب ساغر کان دخت رز مغنیب کے آڑی ہی کھی ہو جان دخت رز خشت خم گویا ہونگ آستان دخت رز</p>
--	---

ختم میں ڈالی محبت نے جبکہ شیشی توڑ کر
 ہم پرین محو کش میندا نیگی جوانی میں خضر
 سن لیا ہو جب سو ذکر عیش نصف عیش
 لڑا شیشی کے منہ کے جبکہ دوسو شوق میں
 کام کیا دیر و حرم سے ہو جوانی میں غم
 موسم گل جو جوانی کی دکھایا ہو یہ رنگ
 بادہ خواری کی کمان لذت ہو اعظا کو حصول
 جیسے پیری آئی میو ترک کر دی مے کستی
 جوش سستی میں نہایت دل پہلجا تا مرا
 کس قدر فضل بہاری کی دکھایا ہے اثر
 نشہ آلبتہ دلین دلسو آنکھوں میں سر
 شور شین ہو گی دہری پہ فصل گل آنے تو دو
 ذکر میو کا تو کیا ہم دیکھ کر ہوتے ہیں ست
 ایسی چوہ ہوں نین کر قفل منیاے کو
 جب بدو میں گر پڑی ساقی سو شیشی کی قلم
 کلیان کرتا ہو موسیٰ جب ہمارا است ناز
 حسن ہو جلو سے بخانی میں پتیا ہوں شراب
 قطرہ قطرہ ہو پیتے دیکھ کر وقت شیشی
 عاشق و معشوق دونوں فصل گل میں عجب

نشہ میں ہم مست سمجھو استخوان دخت رز
 گرسنگی کان دہر کر داستان دخت رز
 میں دہان رہتا ہوں حجاب ہی بیان خست
 گلیا مجھ مست کو گویا دہان دخت رز
 مست رہتا ہوں گداستان دخت رز
 ڈھونڈھو ہیر ترہن مستی میں مکان خست
 او کو کیا معلوم کجا ہو مکان دخت رز
 اب نہیں گھر میں ملتا نشان دخت رز
 باتیں کرتا میں اگر ہوتی زبان دخت رز
 دغظونین ہی ہو ممبر بیان دخت رز
 طرفہ دیکھو میکدہ میں زردبان خست
 زہر کماؤ بیٹھو میں سب عاشقان دخت رز
 کیا ہو جو بن پرتن بڑا استخوان دخت رز
 مست ابھی جامہ سے باہر ہوں دستان دخت رز
 حسن بین کہنوں کو ہوا استخوان دخت رز
 صاف بن چکا ہوں ندان استخوان دخت رز
 دست لاغر بن گئے ہیں استخوان دخت رز
 یوسف کی دکھایا ہو کاروان دخت رز
 زہر ان پیکر وہ ہی میں قدر دان دخت رز

دل تڑپتا ہوئے کیونکہ جوانی میں مجھے
 طرفہ اسطوط نظر آئی ہوشان دخت رز

ظلم کرنے سے ہوا وہبت قاتل عاجز ذبح کے بعد جو بیرون نہ سہرا دم نکلا پیچ ہر باتین ہو رنر ہے ہر طرف ہیز کم سنی ہوا سے پیغمبر نام بانی پیچ رچہ زلفین ہن تو اسطرح پریشان آج پرورد جو تو فیض اللہین ہن نین جوش دشت میں ہو اسکا اوٹھانا اوس پر یزاد کو شیشہ میں اوتاغی کچھ نہیں لطف حسین کا جہان نام نہ جان دینو کا کیا قصد نہ کچھ ہمیش رہا تیرا ہی ہوسو جو اوقیس اوٹھے ہن پردو	پر ہوا اسکی ستم سونہ مرادل عاجز سخت جانی سے ہو خبر قاتل عاجز اوسکی تقریر ہو تاسے مرادل عاجز خط کو پڑھو سو ہے وہو شمال عاجز جیسو ہوتا گھون سے سہ کادل عاجز اتہ سے تیرے ہیں یعدادل عاجز طوق آہن سے نقاہت میں ہوا دل عاجز جیکہ تیرے سوسکی محسوسے دل عاجز ایسی سستی تو ہو تاسے مرادل عاجز تیری نفرت میں جب کہ مرادل عاجز کس قدر غم میں ہے صفا محل عاجز
--	--

حور کا ذکر بھی کرے نہیں با اسطوت
بدگانی سے ہے اس شوخ کی کیا دل عاجز

تیرا کو چہ یونک مجھ کو ادبست ہر فن غریز جانا ہو لکین ہوگی خزان اسکی بنا ہو چکا بر باد ہوں ہی تاسے عشق میں نوف ہے یہ گر پڑے اگر نہ رنق حسن یار ٹھنڈی سانسو میں کیون ہو سینہ نہوا کی قد ہاں اوس یوسف لقا پر جسے میں عاشق ہوا مجھ کو بعد قتل دینا اسکا اسے قاتل کفن مدتوں سے ہو چو شوق شہادت ہمد مو	حس طرح بیل کو فصل گل ہو گلشن غریز ہو یہی باعث جو ہے کو بہت جو بن غریز میری مٹی ہو تاسے مدفن غریز نر زرع الفت میں ہے لگا بہت نر من غریز فصل سر امین ہے مفلس کو بہت گلشن غریز ہو گوارا دین سے میری بجا کو دشمن غریز ہو بہت مجھ کو تر سے تلوار کا دھن غریز جسخر قاتل ہو گویا کر مجھے گردن غریز
---	--

<p>کیا کہوں ہو کس قدر مجھ کو وہ تیرا فلک عزیز جس طرح سو حضرت یوسف کا تو دشمن عزیز کیون نہ ہو مجھ کو جنوین دشت کا دشمن عزیز اسلیو اونکو ہوا اپنی زلف کی ماگن عزیز تہا بہت یعقوب کو یوسف کا پیرا ہن عزیز شل یوسف کو ادھر رکھتی ہیں دوزن عزیز اسلیو مجھ کو ہوا ہوا دین رہن عزیز دوست رکھتی ہیں طلا کو وہ مجھ کو آہن عزیز لیکن آج جیسی کو یہ تھی سوزن عزیز</p>	<p>گر کوئی غم گمان پر دل گردن اپنا نشانہ آج کل اخوان دنیا میں یوں میری عدد دشت وحشت زہارا تو ہی عریان کر دیا ڈر بھی ہو پوسہ عارض کہیں عاشق نہ لڑ عود کر آئی بصارت کو کہ جب آیا بشیر حسن خالق تو دیا ایسا مرے محبوب کو کوئی تو بار سفر میرا تواری دوشس ہو وہاں ہو پورا تھمین بیان پائین ہن شریا کسب ہن دنیا کے تعلق نہیں خاصان حق</p>
--	--

خلعت شاہی کی اسطوت گردن میں آرزو
 مجھ فقیر مست کو ہوا پنا پیرا ہن عزیز

ردیف سین مہملہ

غزل

<p>ہاں ہی سپر ہی تجھ رحم نہ آیا افسوس تو ڈی غیار کو پاس اپنی ٹھایا افسوس بیٹھ بٹھایا یہ کیا جی میں سما یا افسوس حال دل کچھ ادھو اپنا نہ سنا یا افسوس ایسا نظرون سے مجھ کو نے گرایا افسوس ہاں کیوں زخم جگر میں زد کیا یا افسوس عمر بھر مجھ کو محبت میں رولا یا افسوس</p>	<p>دل یا عشق میں دیوانہ بنا یا افسوس کیا خطا تجھی ہوئی تھی کہ جلانے کو مرے دل دیا او سکھو کہ میری رحم ہی نا قدر ہی ہو بھول کر بار مقرر سو مرے آیا تھا ہاں محفل میں بے آواز کے تابل نہ رہا کم سن تھی تو عشق آیا ادھی بچتا ہوں کبھی نہیں منہ کے نکلیں آپ زو دو ہاتھ میں</p>
---	---

ابو و بھن ہوشب و روز پریشانی سے اب جو بیٹھی ہو کر بچاتے ہیں کیا ہو سکتا استخوان کو رسک یار کو قابل نہ رہا	زلزلہ میں او کی عبث دلو بھنسا یا افسوس ان حسینوں کی نہ کیوں لگو بچا یا افسوس آتش عشق ڈاسد رجم جلا یا افسوس
---	--

قبر میں ہی ہی ارمان سدا ہو سطوت بعد مردن ہی وہ تربست یہ نہ آیا افسوس	
---	--

ایا وجہ کیوں ہوا بھل اے مہربان اودا عاشق جو مر گیا تو ہو سارا جہان اودا اکی خزان بہار گلستان جو چل بسی شاید کسی کا عشق ہوا چاہتا ہے مردا ہوئی ہیں کیا دل شیدا میں حسرت آزردہ آج کل مرا رشک بہار ہے باتن ہزاروں مجھ کو سنایا وہ سوت اوس ناز میں کا ہاتھ نہ نکالتا تو تھک گیا آباد مادہ خوار دن سو یہ سیکھ رہا ہے گھر سے ہماری رات کو جا پانہ کر کہیں دل مجھ سے مانگتی ہو تو لو کچھ نہیں ہو غدر پینو تو تلخ بات ہی کو ہی نہیں کہے پیوست ہو گیا ہو مری دلیں کیا خدنگ دیوانہ مر گیا ہو ترا جب سوا ہی پری	آزردگی ہو کس سے جو ہو جان اودا خاک و رتی ہو زمین پہ ہو آسمان اودا کچھ بڑھ رہا ہو دل با جہان اودا رہتا ہو کین ہمارا دل ناتوان اودا میری نگاہ میں ہو جو سارا جہان اودا و کھلائی دی نہ کیوں مجھ کو بل غم جہان اودا اے دل مگر ہوں مبرا بزرگان اودا کیونکہ وقت نہ کج ہو نہیں نجان اودا مست ہو گیا ہو دعا ہو پیر مغان اودا تیرا غم رہتا ہو سارا مکان اودا بیچارہ تھی بات یہ ہو جہان جان اودا لینا دیکھ کیوں ہوا ہو وہ شیریں اودا بہار نہ کر کے ہوا ہو دکان اودا بچ رہی ہیں درون کی خوشی در مکان اودا
---	---

سطوت کو اسے چہ در نہ ای جا نجان اودا پچائیگا جو ہو گا نہ سناں اودا	
---	--

رویشین معجمہ

غزل

دل ہر شے کا بونہا ہمیشہ طن سو خوش
 پروا اگر ہین بزم میں شمع لگن سو خوش
 بیٹھو جو دیکھا چہیڑ دیا ذکر غیر کا
 کیون ہون عین عشرت دنیا سو ہم ملول
 ہلکور ہا علائن دنیا سے کچھ نہ کام
 بلبل چمن سو شمع سو پروا زنا دین
 ہوتا ہو تفتیش جو گرد و نہ آفتاب
 داغ جنون جو الفت گیسو میں ہین میان
 اختیار کو دیا نہ جواب سوال وصل
 ترچی نظر سے غیر کو توڑ کیا ہلاک
 ظلم و ستم ہر ایک پہ کرتا ہو بیشمار
 اقرار کر کے جام نہ اونے دیا ہمیں
 مینو پڑھو ہین حسن کی تعریف مین جو عمر

ہو جسطح بہار مین بلبل چمن سے خوش
 ہم خوش ہین کو یار سو بلبل چمن سو خوش
 افسوس ہم اوٹھو نہ تری انجمن سو خوش
 رہتو ہین ہجر یار مین رنج و محن سو خوش
 اسبات پر بحد مین ہین دزد کفن سو خوش
 انجم فلک سو ہم ہین تری انجمن سو خوش
 رہتا ہو چیر شعلہ داغ کھن سو خوش
 بوانمین صاف آتی ہو شک ختن سو خوش
 اس بات پر تو ہم ہو اوس کم سخن سو خوش
 اسی ترک ہم ہو ترے اس بانگ چن سو خوش
 کوئی نہیں جہان مین جریح کھن سو خوش
 اسیر ہی ہم ہین کئے تہاں شکن سو خوش
 وہ اپنی بزم مین ہین مجھ اہل سخن سو خوش

سطوت عم حسین کا پایا عجب صلا
 خوش ہم سے پختن ہوے ہم چن سو خوش

رویف صا د مہلہ

غزل

<p>کر نہ اوس رخ سے مقابل ناقص قیس و فرادین جاہل ناقص رہ گئے گور کی منزل ناقص آہکا آئینہ دل ناقص کردیا پردہ محفل ناقص بستی عشق تھا باطل ناقص ہو گیا خجرت اتل ناقص ہو فلک پرسم کارل ناقص ہو مثال اوس دل مانل ناقص قیس ہو میرے مقابل ناقص چیز کب ہو ترے قابل ناقص</p>	<p>مہر و شبیہ ہوا اوس دل ناقص مکتب عشق میں میرے آگے دفن عاشق نہ ہوا شام تک آہ ہو گیا زنگ کدورت سے یار قیس کی آہ تھی تیرا دل لے ساتھ لیلی کے نہ دے جان افس سخت جانی کی ہوئی حد و مذبح رخ جانان سے ہو کیونکر شبیہ چاند کہتا ہے رخ یا رکوتو عشق بازی میں وہ کامل ہو نہیں دل شکستہ ہو تجھ کو کیونکر دون</p>
--	---

یار نے پھر دیا اوس سطوت

ہو گیا جبکہ مراد دل ناقص ہو

<p>ایسی بہری ہو سرزمین ہمارے ہوا حصر سایہ کی طرح ساتھ ہو سب کے بلا و حصر عشق صنم ہو دلیں ہمارے سجا حصر کس سے بہلا بیان کر دن ماجرا و حصر نازا کسی کو سر پہ جو ہوگی بلا و حصر کیا شاد شاد ہوں جو شکستہ ہوں پا حصر دنیا میں آکے ہو تو ہین سب مبتلا حصر آنکھوں اک جہاں کچھ اوسکو گرا و حصر</p>	<p>دنیا میں سو جھٹا نہیں کچھ ہی سوا حصر ذلت کا اس جہاں میں کیونہیں خیال عاشق جو ہن تو ہو ہی اللہ سے دعا اوس رخ کے بوسے کو مرادل ہوا ہمہ دنیا میں ذلتیں وہاں ٹھائیگا دمہ پھر تو نہ آئیگی سر و دلیں کی طرح واعظا تا نہیں ہو کسے زر کی آرزو منہم کے لگا ہاتھ بڑا ہی طمع سے جو</p>
---	--

جی چاہتا ہو یار کے برے لیا کردن دنیا کی دولتوں سے بچوں بہر تو ای کریم نیت وصال یار ہوئی نہیں ہو سیر صحت نصیب خاک ہو اسکے مرنا ہو انسان جہانین جو قناعہ کر ہو ذرا	ایسے کسی کے دلین تہ یار بسکھا حرص تو ہی مدد کرے تو میری دل سے جا حرص مجھ کو سوانہ ہو گا کوئی آشنا و حرص دنیا میں جانا نہیں کوئی دوا و حرص مجھ کو یقین ہو نہ کہی با پس اسے حرص
--	---

سطوت فیکر کو تو ماست سے ہو غرض
منہ جو ہیں وہی ہیں سوا مبتلائے حرص

رہ دینیب ضار و معجزہ

غزل

تم اگر باغین دکلا وہب سار سار عاشقو بوسہ پہ بوسہ دعا کر کے ہیز حسن کو تیر جی ترئی ہو صدا ای گل تر وہ مکر تیری ہی خاک کا دھوکا جو بڑا سیر گلشن کو جو وہ رشک چمن جاتا ہو بیل لڑائی یار دعا کرتا ہے نہ کہیں آس آئینہ کے نزدیک سار کو چہ زلف میں افسوس بھٹک کر آیا گوری کا گوشتہ تباری نہ نہیں خیر ماہ حسن کی ایسی تپک ہو کہ ہو میں ٹھہر نہ دیکھ کر حسن ترا جب سی ہوا ہو سکتا	بیلیں گل کو کرین آکٹا ر عارض ہم نہ کس طرح کرین و لکٹا ر سار سار باغ عالم میں رہو تازہ ہمار، غرض پتو دامن سو کیا پاک غبار عارض بیلیں ہوتی ہیں آکٹا ر عارض کہ نزان سوری محفوظ ہمار عارض خط کے بارو کیا آس کے حصار عارض جبکہ دل بول گیا راہ و یار عارض سایہ زلف ہوا ہی شب تار عارض جب ہوئی جاس کے نظر میری دو ہار عارض اب نہیں آئینہ ہوتا ہو دو چار عارض
---	---

خدا ہوا صحتِ رخسارِ طرفہ نفسیر حسن کو انکے ہنسا دیکھو کوئی عاشق کیا تیری پیشانی پر نور ہو روز روشن خمری حیرتِ زخو شید بنایا او سکو سیر کو وہ گل تر جبکہ چمن میں آیا زحل و ماہ دکھا کر وہ حسین کتا ہو خلد سو دیکھنے کو حسن ترا آتا ہے	بڑھ گیا نام خدا اور وقارِ عارض ناز کی یہ ہو نظر ہوئی ہو بارِ عارض زلف شبنم نہیں ہو شب تارِ عارض جب گیا تابناک شعلہ تارِ عارض عندلیب اگر ہوئی عاشق زارِ عارض خال پر یہ ہو فدا دہے تارِ عارض دل ہو رضوان کر کوئی پوچھو بہارِ عارض
--	---

سرخ و حشر کو فرد و ہمین ہون اور سطوت
قبرین خاک شفا ہو جو غبارِ عارض

رہیف طای مہملہ

غزل

یار ز جب کہ مج کو بھیجا خط میرے معشوق کا جو آ یا خط نامہ بر کو وہ قتل کرتا ہے قد رگٹ جائیگی غرور نہ کر تسلیم نامہ بر کا اوستی یک کان ستاق ہین کوئی یہ کہو خوش سبت ہو گا قاصدِ دل ہاں کب دل کا حال یاد آیا وصل کے لفظ پر پڑی جو گاہ	میں آنکھوں پہ رکھا اس کا خط زندگی کا ہوا سہارا خط تو ہی لیجا صبا ہمارا خط عارض صاف پوچھو کلا خط پر زخمی غصے سے کر کے میرا خط لو مبارک ہو اسکا آ یا خط میں ہوں سو ہیو یا خط لکھ چکا جب میں اُسکو سارا خط چاک اوستی کیا ہمارا خط
--	--

اوسنے لکھو رقیب کو نامی کوئی مطلب نہ رہ گیا ہو کہین ایک گل کو جو بیخدا ہے مجھ نامہ بریون مجھ نہ لکھتے تھو وہ	لئے مجھ کو کوئی نہ بیخدا خط بیخودی میں ہوا اوسکو لکھا خط خط گلزار میں ہے لکھا خط ایسکا بدل کے لایا خط
---	--

قاصد آیا جو اوسکا اسطوت
زندگی کا ہوا سہارا خط

سچ کھین دروغ خدا کی قسم غلط غیر دن لڑا کہ اوسکو ویسے اسقدر زویب حال فراق اوسکو رقم کر رہا ہونین میں عشق خط سبزین کرتا ہوں سیر باغ ای جان مجھ کو تجھو امید و فنانین کتو ہن ہجر میں مجھو سب دیکھ کر عزیز سوز میں مینو کب ترا بوسہ لیا صنم مینو کہی حضور کا شکوہ نہیں کیا	ایسے تر و سخن کو سمجھتی ہیں ہم غلط قسمیں صحیح کہاؤں تو سمجھتی ہیں غلط لکھنا کہ کوئی حرف درایت غلط دیکھو سی سبز درار کو ہوتا ہو غم غلط تیرا دروغ قول تیری ہے غم غلط ذکر وصال چھٹی رہی ہو جاو غم غلط تجھو کہا کسی نے خدا کی قسم غلط ای تو بہ تو بہ آپ کو سر کی قسم غلط
---	---

سطوت نہ اوسنے وصل کا وعدہ فاکیا
کس طرح اوسکو قول کو سمجھیں ہم غلط

ردیف طالع مجھ

غزل

چلتی ہو صوٹ مقرر اضر بان و اعظ مورست آئی ہن سز کو بیان و اعظ	خاک سمجھ کوئی زند و نہیں بیان و اعظ آج سب خاکین مجا نیکی شان و اعظ
---	---

<p> بادہ خاردن کرد و کین دل کہ بران کوئی مو پستو کا اگر دور جہانین ہوگا محکا ممبر پر حقارت سے اگر لیکا نام موشی خوب ہو جی بہر کے جلا میں اسکے دل نہتا ریہ جلاتا ہے بہت ممبر پر منع کرتا ہے مجھ عشق تانسی ہر روز مہورت قبہ عمامہ ہو عبا مثل کفن مست ہوں دیکھ کر میں چشم خاریں صنف گرم رہتا ہوں جو بازار ترے ستون کا دختر زری ندمت سے کیا دل ٹکڑے </p>	<p> نہیں رکتی کہی ممبر پر زبان دا عظم پھر نہ آئیگا نظر نام و نشان دا عظم نہیں زند و نسو بچے گی کہی جان دا عظم تیرے ستون کو جو بجاے مکان دا عظم پھونک دو بادہ کشو چلکر مکان دا عظم میں سنون خاک بہلا جا کے بیان دا عظم دیکھو ممبر پر کوئی شوکت و شان دا عظم موشی کا ہر غلط مجھے گمان دا عظم ایک دو ہوی ہو بند دوکان دا عظم قطع ہو جاے کہیں جلد بان دا عظم </p>
---	--

مذہب بدہوریانی ہو عبادت ساری

خاک سطوت کو پسند آو بیان دا عظم

رویف عین محلہ

غزل

<p> کس شعلہ رو کو رشک سے ہو بیچار شمع روتی ہو زار زار قریب مزار شمع دکھلاتی ہو دورنگی لیل و نہار شمع جلتا ہو تیری طرح مرا جسم زار شمع محفل میں تو فروغ دکھائی ہزار شمع آخر تار ہو لسی پر روانہ دار شمع </p>	<p> محفل میں جھللاتی ہو جبار بار شمع تربت پہ بعد دفن ہواک نگر شمع دو دو سیاہ و رنگ سفید آشکار ہے کرتا ہو گریبان جو وہ محفل میں غمیے روشن نہ ہو گا نام مر مریغ کی طرح اوس شعلہ رو پر بزم میں جل چکا تاسحر </p>
--	--

تربت میں ہوگا میرا دل دُعا شمع ہم شمع پر تار میں ہمیشہ شمع بس اتنا بہرہ دے میں تیری شمع رکھتی تھی اپنی دلیں یہ کس سے غبار شمع بس ایک میری حال پہ جو شکبا شمع پر دانوں کو جلا رہی ہو انوکھا شمع گل کر گئی سحر کو نسیم تبار شمع	تاریکی کھدکائیں خوف بعد د فن جل جھلک کہ رہی ہیں یہ پروانہ زم زم بے نور ہوگی صبح کو آٹا نہ کر غرور آخر بو خاک ہو گئی جل جل کے بزم میں جلتا ہو نہیں جو بزم میں ہیں تیرے عرشا سرکٹ اقصا ص کا گلیسے ہو حکم ناشر اسکو کہتے ہیں اللہ رفیع عام
---	---

سطوت دیا ہو راہ خدا کا کھدکائیں ساتھ
کچھ غم نہیں نہ ہو جو قرب مرا شمع

رویت غنیمت

غزل

دل کو دانوں تو ہیں پتا تربت شمع بن گئی ہیں سب در و دیار سے تیرے میری قسمت سنا ہے عکس تیرے چراغ قصہ سنا کر ہو کھاتا، تربت پر فن چراغ میری تربت پر کوئی کہنا نہیں روشن چراغ ہو ناخوش ہی کو جلائے گا تیرے چراغ ہو گیا دھوکا بھی ہو نہ بے پر اس چراغ عکس لب و نگاہ شب کو گل سوسن چراغ رات کو کرتا ہو تربت پر مری شمع چراغ	گر نہیں بد فاعل روشن اسرہ فن چراغ میرے گھر میں ہو جو تیرے حسن کا روشن چراغ دوتا ہو رہا شب کیوں کا جو بن چراغ میری تربت کہی ہو تو میں گر روشن چراغ بعد مردن بھی سیر نہی زد کھلا یا اثر تھنڈی دل سوز ہر کہا کر جب کہ مر جاؤ گا اثر جینا دیکھی تھا، دوسرے سینہ پر نور کے میں ہنس کر بوسلی پڑاؤ نہ پیر کے ہو نہ سوؤں گے تیرا ہیں، روشن چراغ
---	---

<p>رومی پر نورادسکا جب آیا نظر زیر نقاب مردم دیدہ کو ہوتی ہو جو گرمی ناگوا یون دل پر نوریر آن سینہ زلف نہین ہے تیل بالون میں نہیں اذکار تو چہرہ ہوا دلا شیرگی میری شب فتنہ کی کچھ کچھ کم ہوئی طرہ ہوا نہ میر میری قبر پر بھی یہ ستم</p>	<p>ہو گیا عاشق پر روشن ہوتہ دامن چراغ دیکھتا ہوں چہرہ کر ملکون کی میں جلن غم جس طرح کردی کوئی ظلمات میں روشن چراغ سچ یہ کہتی ہیں نہیں جلتا ہو برون چراغ پہنچ پر شب کو ہوا جب ماہ کار روشن چراغ تیرے آگرا و آتا ہو وہ تیرا فکں چراغ</p>
---	--

<p>اے امی سطوت جو بہر سیرہ رشک بہا رات کو گلزار میں لائے کے ہون روشن چراغ</p>

رویت فا

غزل

<p>پاؤں کہتی ہیں کہ چل کو چہ جانا کی طرف پڑ گئی جسکی نظر عارض جان کی طرف گل عارض پہ نہ عاشق کہیں بلیں ہو جا پہنچ قسمت میں ہو شاید کہ پریشان ہو جا روح خوش ہو کی مری گز پرگی افسانے کر چکا چاک گریبان جب اپنا مجنون ای جنون کیا چہنستان میں بہا را آئی ہے رحم دل میں مجھ فوراً وہ رہا کر دینگے غیر کو بوسہ عارض کی اجازت جوئی دیکھیں گرا ایک نظر کو چہ جانا کی بہار</p>	<p>دشت دل یو عاتی ہو یا با کی طرف اوسن ہو لسن نہ دیکھا نہ نابا کی طرف نقاب آپ جا کیہن ہن گشتا کی طرف دل او بچھ کر ہو چلا کا کس جانا کی طرف آئینگو دیکھو گی گو رغبیان کی طرف باتہ دوڑا نکا دشت کردا با کی طرف باتہ پڑھو گے جو پڑ گریا کی طرف میری قسمت تو جوئی گے زہا کی طرف یاس سو پینہ نگہ کی رخ جانا کی طرف بلیں بول کے جاؤں گے گشتا کی طرف</p>
--	---

یا خدا خیر ہو بس یہ نہ ترف آئے زلف جانان لب ز گینج قرین ہی ہو	آج پہر جاناً ہو صیاد گلستان کی طرف کیا دھوان دہار گھٹائی بدخشاں کی طرف
--	---

چلنو دیتی نہیں یہ آبلہ پانی سطوت
پاس سے دیکھتا ہوں خار بیابان کی طرف

جو نہیں نفس سول دوسرے وارفت ایسے ہر دم سول میں لگا یا افسوس جان و سب ہیں محبت کا طریقہ لیکن حسن کیونکر ہو مرے بت کا پسند راہ زلف دلدار میں آنکھوں نے پہنا یا افسوس عشق تھا اور سکا نذر وصل کا پریشانہ حصول خون عشاق ہی تو ہیں عوض مہندی کی ساتھ خیر دن گینے اب وہ نکلتی گھر سے پہیلی آنکھ چار ادل شیدا لیکر کہ سن اک ایسے حسین پر مراد لی آیا ہو آنکھیں تھپڑ گینے ام جان قریب کی موت کیا کہلی بید و مان و کمر جانان کا خار صحر کو مرے آبلہ پاہن عزیز معرفت جگر صف کی ہو و جیل و دل	میرے نزدیک نہیں ہو وہ خدا ہو دھن کہ ذرا ہی نہیں جو مر و وفا ہو دھن کوئی جز میرے نہیں سم داسی دھن وہ نہیں غمغہ و انداز و اداسی دھن دل طرہ می نہ تھا ام بلا سے واقف درد تھا دلین مگر تھو نہ داسی واقف آج تک وہ نہ ہوئی رنگ خاسی واقف ہوئی جاتی ہیں ذرا شرم و حیا سے واقف او دغا باز نہ تھی تیری دغا سے واقف نہ تو آگاہ و فاسی نہ جفا سے واقف کان میری نہ ہوئی تیری صدا سے واقف کوئی ہوتا نہیں اسرار خدا سے واقف بعد مر ت ہوئی پانی سے یہ پیاسی واقف جو نہ جانا نہیں دو کیا ہو خدا سے واقف
---	--

باغ عالم میں نہ پہون پہلے ای سطوت
نہ ہوئی ہم کبھی دنیا کی ہوا سے واقف

روقیفت

غزل

بندہ عشق ہوں کیونکر نہ کروں حشمت
خمر سے میری قدم چومو مجنون ۱ یا
مرتبہ اپنا سمجھتا ہوں سوا شاہوں سے
کس طرف جائیں کہاں چہیں عاجز ہوں
نا توانی میں جو فرقت کے ادھماکے سے
اب میرا منہ منہ کے حقیقت کیا ہے
حسن کی دید کرو دیکھ نہ کہی آنکھ ہو بند
کیون پلاتا ہوں مجھ کو جام شراب اور ساقی
تلخ کامی کا فرہ جس کو مقدر میں ہوا
خواب و بیدار جو زمانہ میں ہوں برباد ہوں
رات دن میں جو سینوں میں رہا کرتا ہوں
ٹھوکرین خوب ہی کھلاؤں مجھ کو گلیوں کی
خوب ہی رو رازل قطع ہوا تہا یہ لباس
تو انسو پہرایا ہوا بیا بانوں میں
بڑھ گیا ہوں خفقان میں نہیں قابل اس کے

دیکھا جس سمت نظر آئی مجھ کو حضرت عشق
لگئی جب مجھ کو صحرای طرف شد عشق
میری تقدیر سی ہاتھ لگئی ہے ثروت عشق
جس جگہ ہم گئے موجود ہو ہو حضرت عشق
ایسا تہا مجھ میں کہاں در یہ ہو طاق عشق
دل غنی ہو مرا ہو پس مری دولت عشق
جھکوا آئینہ بنا دے اگر اے جبرت عشق
میں نہیں آئین طاری بہ بہت غفلت
سراوی شمع کو اندر دی نعمت عشق
یا خدا اے کو دیکھا نا کہی صوت عشق
قیس و فرہادی بڑھ کر ہوئی ہو شہر عشق
واہ ہی آپ سی بیدیا حضرت عشق
جسم خاکی پہ مری ٹھیک ہوا غلعت عشق
دیکھوں اب بیکر کہاں جامی شہر عشق
مجھ اجاب لگاؤ ہن عبث ہمت عشق

کیا مزا میں ہو دولت کو سوا اسے

خواب میں ہی نظر آئے نہ مجھ کو صوت عشق

دیکھ لای بہر نہ مجھ کو مقدر شب فراق

کس کہن گئی ہو تڑپ کر شب فراق

<p>ای ماہر و جو بکونین دیکتا ہو نہیں یار و ژپ ژپ کہ بسر کی ہو روز بھر تو کیون ہو بیقرار گذرتی ہو دل پہ کیا جنیش اون ابرون کی جو یاد اگنی مجھے یاد آئیگا ترا قدموزون جو باغ میں جب دیکتا ہوں ماہ شب چارہ کو میز رویا محو دست خانی کی یاد میں آئی نہ بکھویند نہ چین ایک دم رلا ہر ساعت ایک مہینہ تہا ہر لہا اک پہر اوس ماہ دش کے دانت جو یاد آگئے مجھو پہلو بکھون میں جو مجھو رو کیے نہ آپ</p>	<p>والہ کاٹا ہو مجھو گھر شب فراق موت آگنی جیونگا نہ دم بہر شب فراق پوچھا نہ ایک دوست اگر شب فراق دو چل گئے کلچہ پہ خنجر شب فراق تا کہ روٹکا زیر صنوبر شب فراق آتا ہو یاد عارض دل بہر شب فراق ترخون سو ہو گیا مرا بستر شب فراق پوچھو نہ کچھ بسر ہوئی کینز کر شب فراق بکھوتی اک برس کے برابر شب فراق تا صبح میں گنا کیا اختر شب فراق کہتا ہو مجھو سو تو دل مضطر شب فراق</p>
--	---

اوس شعر کی یاد میں سطوت بیان ہو گیا
کس طرح مینو کاٹی ہو رد کر شب فراق

روایت کات

غزل

<p>نہ طاقت آئی مر جو جسم زار کے نزدیک ہمارے ہاتھ پہونچو گئے گریبان تک ہجوم غم نے مری ملک دل میں آئے کے کہا عجب پہونچ کر تھی ہو باغ میں بے بس شکست ابلن یل و نہار کہ دنیا</p>	<p>نہ صبر آئے دل بیقرار کے نزدیک جنون دن آگئے فصل بہار کے نزدیک خوشی نہ آئے گی اب اس دیار کے نزدیک دن آگئے ہیں جو فصل بہار کے نزدیک یہ ایک کہیل ہے اس شہر کے نزدیک</p>
--	--

<p>بہلا فقیر کیا بادشاہ کو مطلب خیم و سبکو بہرے ہی بین ساقیا تو کیا عبار اور کے ہوا سو مرا قصد ہوں بہشت تو ہی میں بہتر تو سمجھتا ہوں جو دردِ حشر گناہوں کو میرے عفو کرے جو رنج و پھول کی تشبیہ دی ہی شبنم کی سنگھا دی لاکھ جو بوزلف یار کے جلو پھنکے گا دام میں ایسا کہ پہرہ چھوڑے گا ضعیف لاکھ ہو آجائے گی تو انا سے رہینگے کو چہ جان میں حشر تک پس دفن حرارت تب غرت سے خشک ہو جائے</p>	<p>وہ کیونکر آئینے مجھ خاکسار کے نزدیک ہنیں کچھ اصل ہے مجھ بادہ خوار کے نزدیک وہ آئین گر کہے میری مزار کے نزدیک مزار ہو جو مرا کوئے یار کے نزدیک ہو اصل کیا مرے پروردگار کے نزدیک گناہ گاریاں گھنڈار کے نزدیک یہ بات کیا ہو نسیم تبار کے نزدیک جو دل گیا مرا گیسوی یار کے نزدیک اگر وہ آئینے بیمار مزار کے نزدیک ہو انہ آئے ہمارے عمار کے نزدیک میں جاؤں گر شہر سایہ دار کے نزدیک</p>
--	---

<p>بخت میں دفن وہ ہونا ہو جا کے امی سلطوت جو نیک بندہ ہے پروردگار کے نزدیک</p>	
--	--

<p>نورِ دیرے دل کو تیا بیان تلک اسیری نو ذقن کی میری واہ و اسد رح آگ عشق کی دہن بھر گئی جبر اختیار میں ہی کر دنگا تمام عمر آزردہ مجھ کو کیا سنگ و لہار ہے ہوا بارگناہ سر پہ جو ہتا تھک کے رہ گیا سوا یون کا آب کا سد جہ تھا خیال سبا و پر کرتے رہا کیون کیا مجھے</p>	<p>آبا کمال ضبط میں تلوہ بان تلک تجسّی عزیزِ مینو نہ کی اپنی جان تلک جل جلکے خاک ہو گئے سب استخوان تلک دیکھو کس ستم دہ مجھے کر گیا کمان تلک اگر نہ کہا وادسو مری استخوان تلک افسوس میں پہنچ نہ سکا کارروان تلک دل بلیگا پہ منہ سے نہ نکلا دھوان تلک میں کس طرح ہو جاؤں بظلا آشیان تلک</p>
--	---

<p>کھینچی جو ایک سینہ سے آہ شرقتان کیا کیا تھارے ظلم نہ دل پر سہا کیے روز اسوار ہو کے فرسپر یہ کیا کیا دفتر شکایتوں کے بین صد بہتر ہوئے یان فوط ضعف جاؤ گامین کیونکر کر پاؤ اٹھائے یقین ہے سب قدیموں کے دل</p>	<p>چہا ہزار و ان پڑگو دل سب بان تلک لاسو مگر نہ حرف شکایت زبان تلک اوسو مری بھد کا مٹایا نشان تلک میں چال دکھاؤ کو سادہ کما تلک دان ہونزک آئنگو وہ کیا ہا تلک نالہ ہونگیا جو مرا آسمان تلک</p>
---	---

سائل کو اطلب کیے سطوت جاہلین نے
 کیا لطف ہو سوال جو ایاز بان تلک

ردیف کاف فارسی

غزل

<p>دامن سو جو بھری تو گربانیں لگی آگ جب عکس پڑا وہ درختانیں لگی آگ ہن ہول کھلے ہو گلستانیں لگی آگ یہ رشک ہو سنبھلے بچانیں لگی آگ دھوکا یہ ہوا نہر بختانیں لگی آگ آہن یہ اوٹھیں خانہ زندانیں لگی آگ آہو سو مری ساریا بانیں لگی آگ یارب یہ کہاں دل نالانیں لگی آگ ہونگ نیا گنبد گردانیں لگی آگ خار ایک طرف نشتر کردانیں لگی آگ</p>	<p>سوز غم فرقت سو دل و جانیں لگی آگ کیا اونچ پہ ہو تلخہ رخسار تھا ر ا کیون دل نہ جے ہجر میں گلشت سو گلپن تعریف جو کی گیسوی بانان کی چمن میں لالی جو لگانی لب گل رنگ پہ تنے محمود سوختہ دل کو جو کیا قید جنون میں مجھ کوں دسوختہ دیوانہ نہ ہو گا اوس شعلہ رخسار کا پر عشق ہوا کیا طرفہ ہو شرارت و دشمن دیکھ کے بولے نکلا جو مری یادوں کے چھاون سو لو گرم</p>
---	--

آئیں جو ہو گرم تو مڑ گائیں گلی آگ عساق من غل ہر کہ پرتائیں گلی آگ کیا حشر کے من دفر عسایا نہیں گلی آگ اکدن نقاب رخ جانان میں گلی آگ	یہ پوشاک جو پہنو ہوے ہن سچ پر یزد میں وہ ہوں گہگار کیے گرم جو نالے کیا معجزہ ہو شعلہ سارض سو نایا ن
--	--

بہر کی جو ہن سینہ میں کر آتش زلفت سطوت پس مردن تن بچا نہیں آگ	
--	--

ر د ی ف لام	
-------------	--

غزل	
-----	--

میرے سر ہو تری تیغ کا حسان قاتل میری گردن ہو ہر آنخبر بران قاتل ہن گل زخم کہ ہو نا ہو گلستان قاتل ہر گل زخم توں پر گل زندان قاتل تو ہی ہو گا صفت زلف پریشان قاتل ویدہ زخم رہینگے سرے گریبان قاتل میرے لاسو پہ ہوا آگے جو گریبان قاتل دو اگر بکفن تیغ کا دامن قاتل قتل کر کے مجھ کو ہو گا پشیمان قاتل آرزو ہو یہ میری ہی ارمان قاتل دل کہ کیا اصل ہو حاضر ہو مری جان قاتل سخت جانی سو مری ہو گیا حیران قاتل	کس طرح سکروں تن میں بن جان قاتل دلین ماتی نہ رہو فوج کا ارمان قاتل علیل جاننا نکلتا ہے نہایت مشکل وہ نہیں مدد کے لگا ہوں جو محکوم تو نے دیکھ لیکھا جو وضع صبح پر نشان مرا حال بیمجان چھوڑ کے تو جاے گا تو غم ہو گا کیا نہ ہو بعد و حاسن مری کچھ باد آئیں ہن وہ دستہ ہوں کہ منوں ہوں تلک بعد میرے جو سو کا نہ جھامیں کوئی اپنی نوچ میں مری لاش کو کر دینا دفن سراہی کاٹ کو میں نذر کروں حکم جہنم نہ کلا میرا کتا گو کسی خنجر بد لے
---	--

<p>قل ہو نامجو منظور ہے خود کیا خوف ہو اجازت تو گلے ہکو لگاؤں میں ابھی عشق ابرو میں یہ شوق شہادت ہر دم سچ و سار نہیں فرقیہ یہ باند ہی ہے مہندی منو کے لہو آئی سوا ب ہو کا بناؤ بنگا آنسو جو چپتی ہیں لہو کی بوند میں اس طرح پیش خدا حشر کے دن جاؤ نہیں</p>	<p>کیون ہو تلوار چھپا رہی تم دامن قاتل ہو تری تیغ مری سامنی عریان قاتل سر پہ خم ہے طرف خنجر بڑاں قاتل ہو تری سر پہ چڑھا خون شیب ان قاتل ہو رہا ہو یہ مری قتل کا سا ان قاتل قتل پر میری تری تیغ ہو گریبان قاتل داہنی ہاتھ میں ہو تیرا گریبان قاتل</p>
--	--

بدگمانی بھونی تیغ کے بعد اسی سطوت
 خوب دیکھا کیا پیردن تن بیجان قاتل

<p>بیٹھا ہون حسینوں کو اپنا چپاے دل جن عاشقوں کی خاکیں توڑ ملائی دل تشریف لائے جو کسی روز میرے گھر وہ گلبدن گلے سے گرے شہ صال افسوس قسین دامن و فرہا در گئے ہوش و قرار و صبر و خرد آپ لڑ چکے سینہ پہ ہاتھ درو کے باعث نہیں بکھو پہلو کو چاک کر کے نکل آیا ہمدمو کشتہ کیا ہوا آپ نے تیغ نگاہ سے کہتا ہے ہو کے آپ کی جانب مرا جگر بوجھو تو کوئی اوس سو بہلا نہ کھو کیا ملا اسی ہجر دل یہ تیغ کے خاطر ہوا خلق</p>	<p>ڈرتا ہوں دام مکر میں انکو نہ آئی دل تجھ پر خدا کرے کہ کسی کا نہ آئے دل آنکھیں حنوا پاؤں کے نیچو بچاے دل اس درجہ ہو خوشی کہ پہلوں سے ملے دل اب داستان عشق کی کسک سناؤ دل اب کچھ نہیں ہی پاس ہمارے سوا دل بیٹھا ہوں ان حسینوں کو اپنا چپاے دل کب تک بہلاؤں کو صدمہ ادھائی دل دنیا پر لگا حشر کے دن خون بہاؤ دل راحت ہو صدمہ ہجر کے جو جو ادھائی دل بیچارے عاشقوں کو جو توڑ تائی دل پیہا ہوا تیغ جہا میں برائے دل</p>
---	--

<p>روح قرار پر برس کند ہو بعد مرگ بنگا میکی آرزو میں تو ارمان آئی گئے ایو بایر چین لیتے ہیں ناز واداسو آپ پہلو سو کوئی آج چرا کر ہے لے گیا مانند شیشہ ٹوٹا ہو سنگ و فزات سو</p>	<p>اوس سنگدل سو کوئی نہ اپنا لگا لے ل خالی کہی رہے گی نہ ممان سر دل کس طرح آپکو کوئی عاشق دکھائے دل میں ڈھونڈتا ہوں بس یہی کہ کیکے ہول ہنسنے سنی ہو کا نون سو چھدا دل</p>
---	---

سطوت وہ ایک دم ہی نہ تھری ہما کر پاس
 اونسے بیان کرنے کو تھے ماجرا دل

<p>یہ چھو کر تے ہیں کیا مرغ خوش بجان آج کل کیا جنون کے ہاتھ سو دل ہو پریشان آج کل پر نہا تو ہیں وہ کیسو پریشان آج کل فوج ہو تو ہیں چھری سو ذر عاشق بگیاہ پھول کا کیا ذکر بلبل تک نہیں اک باغین خوش ہو دل میرا تو جلتے ہیں قیہ میاہ ہر کس و ناکس کے آنے کی منا ہی ہو گئی وصل ک بقیس و س کا ہو تیسرات دن ہاوی پیری میں نہیں تیا کسی کا کوئی تھا ہو مرو دل کی ٹرپ سو برو کو شرمندگی دیکھتو ہی دیکھتو عشق و جنون کے ہاتھ سو کیا جنون خیر کی آئی ہو گستاخین بہار اسفند او شمع و فرقت میں تیری کہا تو غم اوسنم ہو لطف اپنا اپنی بعد چھوڑ کر</p>	<p>ہم ہی چکر ہوں گلستا میں غم بخوان آج کل دیکھتو جائینگے ہم سیریا بان آج کل یہ چارو دل کی پسنے کا ہو سامان آج کل مسلح قصاب کیا تو ہی جانان آج کل ہو خزان کے ہاتھ سو ویران گلستان آج کل دوپری بیکر ہو سپرد گھر میں ممان آج کل او کو دروازہ پیٹو ہیں نگہبان آج کل اوسے قسمت ملا بخت یلمان آج کل ماتھو میر چھوڑتے ہیں سیر و زندان آج کل اور روڑ سو تھل ہو ابر باران آج کل سیکڑہ ن گھر ہو ہو آباد ویران آج کل پیار ڈالو باغیانوں گریبان آج کل دیکھو رال ہو ماسر و چراغان آج کل تیرے درک منہ سو ہیں گبر و سلمان آج کل</p>
--	---

شعلو میری آہ کو جائے تین سو آسمان	کیون نہ حدت پر ہو خورشید و رخسان آجکل
فصل گئی آتی ہو مالا مال کیا کر دیا	ہو زر گل سو بہر گلچین کا دامان آجکل
اپنے جو بن : اکڑتے ہیں جوانان چین	طرفہ کیفیت ہے ہوزنگ گلستان آجکل

لکھارو موصاف سطرطوت مجھو آتا ہے یاد
جو مثال آئینہ رہتا ہوں حیران آج کل

ہوا اوس بیدار گرو ہو محبت آج کل	ظلم کی سکر مازن ہو تہمت آج کل
ہجر ہو دیکھی نہیں اُس پہ کی حدت آجکل	اسکے لیے عین ہو میری طبیعت آجکل
حاشو نسو اپنو تو کرتا نہیں بیجا عزو ر	پس تیر حسن و خوبی کی ہو دولت آجکل
کوئی قصہ قیس کا آفاقیں سنتا نہیں	ہو یہ میر و عشق کے دنیا میں تہمت آجکل
مجھ پر آندوہ جو ہو وہ ساتے موش دا	ہو شراب ارغوانی سے ہی نفرت آجکل
سامنے جلتی تھی جکوشی کا فوری مدام	پھر رخ اوکے پڑی رہتی ہو تر تہمت آجکل
بیلیں پوشیدہ ہیں صیاد کوٹتی نہیں	ہو گئی گلشن میں ہیونو کی یہ کثرت آجکل
کس حسین فریبو چہرہ سو لوٹ ہی نقاب	دیکھو صورت چلی جاتی ہو خلقت آجکل
ترک کر دی ہو طاعت اوس بت خور کی	ہم کیا کرتے ہیں خالق کے عبادت آجکل
دل ہی دین جل ہے ہن کس قدر بار و شب	ہو جو مجھ پر کچھ تری جسم غایت آن ل
کو چہ گردی کی شاید وہوین غیر کے تھا	سانو کی کیون ہو گئی جہر کی زکمت آجکل
میں نہ انون مجسودہ ایمین صفائی کی نہیں	دلین اونکو کچھ نہ کچھ نہ ہو کہہ رہت آجکل
کینہ و نفیض حسد ہو حلق میں ملتی ہیں در	مثل عفا کرد ہو دنیا میں نہت آجکل

ہوگا سطرطوت کیا کسی کی زلف کا سودا نہیں
بڑھتی جاتی ہو ہماری دل کی حشت آجکل

ردیف میسم

غزل

ہوش میں بہر دن نہیں آؤ ہن ہم
ویک زل کیا بکھو چھپاتے ہن ہم
یرن دل انگیز ہوتا تھا تے ہن ہم
ہر قدم پر ہو کرین کیا ذہین ہم
آتش غم سو جلے جاتے ہن ہم
بزم سو تیری اوٹھو جاتے ہن ہم
اجہرین تیرے سرے جاتے ہن ہم
جانب ملک عدم جاتے ہن ہم
صورت دانہ لیے جاتے ہن ہم
وہ غلاب یکا جو جاتے ہن ہم
ابو عاشق تیرے کھلاتے ہن ہم
کوچہ جانان میں جب جاتے ہن ہم
کیا کہیں اب تو جلے جاتے ہن ہم
در پہ ترے حاک پہراتے ہن ہم
سر کو دیواروں سے ٹکراتے ہن ہم
دیکھ لیا تھکوڑ پاتے ہن ہم
بلبل دلو یہ جھاتے ہن ہم

کس میں جب دسکو نہیں پاؤ ہن ہم
قدر کچھ تو نے نہ کی او سبے و ما
گردہ آج آیا نہیں گل آئے گا
ختم جو پیری سو ہوے کتا ہو سر
بھرمین اور شعلہ رو کی دوستو
کیون بٹھایا پاس تو نے غیر کو
اؤ سیجا تو کبھی آتا نہیں
کہ ہونڈ سنے تیری کمر کو اچھو سنم
اسا زخم کے گردش ہو قمر
وہ گستاخی نصیحت کرتا م
دوسرے سے دل لگا کین کیا ہلا
چھوڑاؤ ہن دل بیتاب کو
آتش فرقت ہو بڑے کے اسقدر
کوئی نہی کرتا نہیں تجھ کو خبر
رم جو گھٹتا ہے شب فرقت بت
میں سے وہ کہتو ہن ملکر غیر سے
آئیگا وہ گل شب وعدہ ضرور

اسقدر سطوت سے ہن سنج و غم

نام سے فرقت کے تہراتے ہیں ہم

دل کو لگا چکو ہیں جواو سنیم تن کو ہم
اوس بت کا ہوگا وصل ہمیں کبھی نصیب
ہارو نہیں ہوں کہتی ہیں یہ رنگ دہر ہو
وہ رشک گل ہو پاس نہ ساقی نہ جام ہو
ہو کی ضرور پریشاں اعمال قبر میں
مطلب ہے ہلکو جامہ یوسف اگر کہیں
دیتو نہ دل تمہیں کہ نہایت ہو موفا
غربت میں موت آئی تو اسکا نہیں ملے
پلین شراب آپ ہی منہ سے لگا کے خم
پایا دان یار کا ای جو ہری او گال
آئی بہار خوب جوان کا جوشش ہو
مانند تیغ معرکہ میں سر کو خسم کیو
گلچین کا ظلم دیکھ کے کہتی ہو عندلیب
اوشوخ ہوں کہی نہاں نیو تجکو دل
کہتا ہو دل سزاو محبت ہمیں سے
جلد آخذا کو واسطہ دو بہر ہے زندگی
میرے سوال وصل کا دیا نہیں جواب
خوش ہو زلف یار میں دلرت سونگھتی
کیا خار امارت ہو گستاخین عندلیب

واقف ہو ہو میں عشق و محبت کو فن ہونم
پوچھنے آج جا کو کسی برہن سو ہم
باند ہو گئی ہیں ہاؤ نکل کر وطن سو ہم
مانند غنچہ تنک ہیں سیر چمن سے ہم
منہدا سیلے جھیا کو چل رہی کفن سو ہم
بو سو نگہ کر ملائیں ترے پیر ہیں ہم
محبوب ہو گئے مگر اپنے خون سے ہم
ای رنج اسکا چٹ لٹو ایلو طن سے ہم
کیون جام مانگین ساتیے پان نکلن ہم
لاؤ ہیں اس عقیق کو ملک میں سو ہم
دلکو لگائیں حاک کے کسی گھبن سو ہم
قاتل کے سانسی کو کس بانک پہن ہم
یار بنگلو جائیں کہ طر کو چمن سے ہم
واقف ہو ہو میں خوب تر کو دفن سو ہم
باند ہو گئی ہیں زلف سیر کی رن سو ہم
احسان ہو موت چوٹیں جو نچ وٹن ہم
ای کم خون تنگ ہیں سیر دہن سے ہم
بہتر ہیں بھٹی ہیں مشک ختن سو ہم
خوش ہیں جو وصل دلبر گاہ پیر ہیں ہم

سطوت بخت میں ابی جو ہو نچا گئے خدا

آئینکے پر نہ مرقد شاہ زمیں سے ہم

ر د ی ل ف ت و ن

غزل

گرفتار ان ام زلف جانان کب نکلتی ہیں
رقیبہ نکو میسر وصل ہم فرقت میں جلتی ہیں
کوئی معشوق بے ہوشے اپنا دل بدلتی ہیں
بڑی بیدار ہیں کس طرح نمودن ہوتے ہیں
کہ بتیا بانہ ہر ہر بات پر آنسو نکلتے ہیں
کمر سودہ لگا کر نیمہ اکثر نکلتے ہیں
مرد دل کے خدا جانے یہ ارمان کب نکلتی ہیں
وہ گہر سو چاندنی کی سیر نے جب نکلتی ہیں
مثال شمع ہم چپکے کھڑے محفل میں جلتی ہیں
مری آنکھوں سے طفل تنک کیا اگر کچلتی ہیں
رقیبہ سیمہ کیا آج کل بڑا آگ جلتی ہیں
کہاں تک ضبط ابلیس ہی گلوں سے نکلتی ہیں
اولٹا ہوا مہ جیب کہی کر وٹ بدلتی ہیں
سنا ہوئی وہاں پرفش توں کچ ہی جلتی ہیں
نہیں پہر نیا آئی کر دین شہب بدلتی ہیں
اگر ان ایک کو دل اپنا ہم بے لے ہیں
جو وہ گور غریبان کی طرف ہو کر نکلتے ہیں

پریشان ہیں بلابین پیکر ہیں ہاتھ تیرے ہیں
اونہیں دل کیوں دیا اسپر کھنفسوں تو ہیں
صد دیتی یہ ہم بازار الفت میں نکلتی ہیں
حسینا جی جان فسوس دل عشاق کے لے کر
دکھو دل کسے اُس کی ایسا دکھایا ہے
عدم کا شوق ہو کہ نہ کلا رکھدنگو ہم جا کر
گلوں سے وہ لپٹ کر دیکھو دے ہیں کب بوجے
سرخ روتوں کے صنوبر چاند ہو جاتا ہو شرمندہ
غضب ہے اینو پہلو میں بٹھا تو ہیں غیر دن کو
کسمی سن حسین کیا آنکھ کی پتلی جو دیکھی ہو
ہوا ہو عشق مجھ کو شعلہ رخسار جانان کا
جفا میں آنکی وہاں حد زیادہ بٹھو جاتی ہیں
ہمارے دل کی بتابی ہو اک طرف قیامت ہے
کو تو روتی ہی تک خطم کیا لے کے چٹکا
مہتا کر چاند سی صورت جو ہلو یاد آتی ہو
بہلا کیا فائدہ ہو او صنم جو محبت دین نکلو
غبار اور اوڑے کے میرا اوڑے دامن لپٹا ہو

وہ افشان اپنی زلفوں پر لگاتی ہیں تماشا ہو وفا بین میری سیر بعد کیا یاد آئیں ہیں نکو غور حین ناز واداسی یار کتنا ہے شرحاً کوئی کمدی عدم جانے والوں کے کس دن فاتحہ پڑھو نہ آئے سیر ترب پر	ہو انا بیت اندھیری رات میں ہمارے گلے ہیں کیا تو قتل مجھ پر کف افسوس مٹے ہیں مجھ کو یہ دوا نہیں جو عاشقوں کو دم نکلتی ہیں چلینگے ساتھ ہی ہم بھی ذرا کپٹے لے لے ہیں ادھر سو رورودہ ہمراہ غیر دیکھنے لگے ہیں
---	---

زبانت کو حسین ابن سعد کی جاگڑی سطوت
پہر آئی لکھنؤ میں کیون کف افسوس مٹے ہیں

سدا و زبان محبوب کا ہم نام کرتے ہیں دکھا کر سن دل چھبنا بنایا ایند دیوانہ حسین نہیں ہو شہرت اور صنم بوسہ یا کبھی جمال یار پہون دیکھتو ہیں خط بنانے میں کسی ڈگر مجھ کو چھاتو بولا ہنس کے وہ قاتل کرینگے قتل گرا کر میوے دیکھیں کس کس کو کیا گریا یہ دارالندہ ذل جھکے مفلس کے نہیں ہوتی ہو آرتی سو نصرت اتن انکو کبھی افشا نہ تارا از عشق اپنا زمانے میں	خدا ہو جس راضی عشق میں وہ کام کرتے ہیں مڑا یہ ہو کہ اب خود ہی مجھ کو بدنام کر دین سخاوت کر کے سب نیامین اپنا نام کرتے ہیں ہیں تو رشک آتا ہو خرے حجام کرتے ہیں لحد میں پاؤں پسکا ہوے آرام کرتے ہیں نکھر کر ہیں اتنی خیر وہ حجام کرتے ہیں کہ شیشی میکد میں جو سے ملو جام کرتے ہیں کبھی کبھی پٹری بدلتی ہیں بسے حجام کرتے ہیں نکھر کر آنکھ سے آنسو نہیں بدنام کرتے ہیں
--	---

قدم اوتھتا ہو جسکا کر بلا کے سمت امی سطوت
رقم فوراً فرشتے زائر و زمین نام کرتے ہیں

ہو غضب چاہتو دالو نہ جفا کرتے ہیں اپنی عاشق چچم جو رہ جفا کرتے ہیں جان بایکا نہیں خوف ذرا کرتے ہیں	ہوئے معشوق نہیں بدنام بر کرتے ہیں رحم آتا ہو انہیں خوف خدا کرتے ہیں منہ سو جوتو ہیں عاشق بچد کرتے ہیں
--	---

<p>جان فل تجہ محبت میں فدا کرتے ہیں دردندان حینان کی شنا کرتے ہیں وہ کہانی مری اب دل سو سا کرتے ہیں ایسے عاشق مری ہر روز بنا کرتے ہیں قصہ لیلیٰ و مجنون وہ بنا کرتے ہیں درد دل کے مرے کیا خوب دہا کرتے ہیں لوگ دیوانہ ترے روز بنا کرتے ہیں آپ ہی اپنی کو بدنام کیا کرتے ہیں دشمن جان بھی مری میں عا کرتے ہیں کہی دیکھا نہیں مری پہ سا کرتے ہیں اپنی عاشق پہ نئی روز بنا کرتے ہیں قید غم کو مجھ کو کب آپ رہا کرتے ہیں اسطر ہم کف فیس ملا کرتے ہیں ایلو باغ میں صیاد پہا کرتے ہیں ایک بوسہ پہ وہ دل بول لیا کرتے ہیں وہ جو دل کو کرتے ہیں برا کرتے ہیں جو مری میں وہ کرتے ہیں بجا کرتے ہیں</p>	<p>تو زافسوس نہ کی قدر ہماری ظالم کیون نہ ہمارا ہونے بے صفت ملک گہ للہ اکھ محبت نہ دہائی تاشیر ظاہر الفت کو جو کرتا ہوں تو کتا ہو خوش عشق آنکو بھی کسی کا ہوا شاید دل غیر کے ساتھ وہ آتی ہیں عیادت کے لیے او پر ہی تو زبیر سیکھا ہو غضب کا فہون سب میں مشہور کیا ہو کہ یہ عاشق چھوڑا قابل رحم چو ہو حال شب ہجر مرا جان دینے کو کہا میں تو بولا وہ شوخ کیون نہ دنیا میں لقب ہو ستم ایجا د کا سمراد کیوں کب تن سو جہا ہوتا ہو او طرف غیر خاستے ہیں ان اٹھوین نظر آتی تو کہیں بلبل شیدا کو اسیر بیچا ہو جسے منظور ہو بیچے جا کر جان تک مجھ کو نہیں ہی بخدا اونسو عزیز ظلم کی اونسو نہیں مجھ کو نکایت ہرگز</p>
--	--

جو غم سب طبعی کوئی نہ غم ہو سطوت
 اپنے خالق سے ہی روز عا کرتے ہیں

<p>کیا کروں اے کمالج آپ ہی حیران ہو نہیں شام کو شل سحر چاک گریبان ہو نہیں</p>	<p>عشق میں دل کے تڑپوں پر پریشان ہو نہیں جوش و شہت ہو ترے ہجر میں نالان ہو نہیں</p>
--	--

یار کے پاس سے خط آیا نہ قاصد آیا
 زلفت کو چھوڑ دیا کیون حکم اسیری ہو مجھ کو
 کوئی یہ چاکر مری رشک چہن سے کدو
 کیا عجیب گنت کو کھجاسے چوتن مراد م
 ظلم تھا اذکا گوارا تو شکایت کیوں کی
 مانگتی ہو جو مراد ل تو کرو وعدہ وصل
 اپنی گہرین ادویہ طرح بلاؤں اور دل
 برق ترسہ ہوئی اور مری بیانی سے
 نظر لطف و عنایت سے جو دیکھا تھے
 گالیان دیو چلو بس اپنی زبان بند کرو
 دل یہ کہتا ہے تب ہجر مری سینہ میں
 ایک ہی دار میں سرتن سے کیا تو فدا
 بوسہ ای بارسد مصحف عارض کے لیے
 عشق میں مجھ کو حکومت تو او سو حسن پہ نا
 او کو چیلون کہیں گل کھائی بیان تکستی
 عارض صاف تری جیسے نظر آئے ہیں
 یار کو کاغذ ابری پہ جو لکھا نام
 بخت تیرا ہوا غریب سے کتا شب و روز
 سرخ پوشاک جوانی میں جو پہنی او سنو
 میری پرورد و صد اغیرت گل سنتے ہیں

حال کچھ ہی نہیں معلوم پریشان ہو نہیں
 اس خطا پر تو نہیں قابل زندان ہو نہیں
 باغ عالم میں کوئی آنکا مہمان ہو نہیں
 آج چین بہت امشب ہجران ہو نہیں
 یہ سبب ہو جو بہت دلیں پشیمان ہو نہیں
 مفت میں دیدوں کچھ اسانہیں نادان ہو نہیں
 کوئی سامان نہیں بیسرو سامان ہو نہیں
 ابر ہوتا ہو چل مجھ سے وہ گریبان ہو نہیں
 اب کسی چہر کا ہرگز نہیں خواہان ہو نہیں
 میری منہ سے ہی نہ کچھ نکلے کہ انسان ہو نہیں
 کوئی ارمان نہ نکلا وہ پرارمان ہو نہیں
 اوستہ گرجند ابندہ احسان ہو نہیں
 عاشق نہیں تری اک صاحب ایام نہیں
 گروہ محبوبی ہو تو سلیمان ہو نہیں
 سرواب ابہ قدم تنگ گلستان ہو نہیں
 شکل آئینہ سے کہتے کہی حیران ہو نہیں
 ہو اشارہ کہ تری ہجر میں گریبان ہو نہیں
 کہ پایا ہی میں جواب شب ہجران ہو نہیں
 ہنسکے بولا اہمہ تن لعل بدخشان ہو نہیں
 چمن دہرین وہ بلبل مالان ہو نہیں

جانتے ہیں کہ غلام شہ مردان ہو نہیں

ہم تجھ کو دل سے یاد کرتے ہیں
شکر و دروگاہ کرتے ہیں
تیرے مرگان شکار کرتے ہیں
موت کا انتظار کرتے ہیں
آپ کیا بھگو پایا کرتے ہیں
مشک و عنبر شکار کرتے ہیں
بطحے کا شکار کرتے ہیں
گل جو شمع مزار کرتے ہیں
وہ مجھ کو شکار کرتے ہیں
نقد دل ہم شکار کرتے ہیں
نہیں آنکھیں وہ چار کرتے ہیں
یاد بے اختیار کرتے ہیں
جگر و دل شکار کرتے ہیں
ہم سدا ذکر یار کرتے ہیں
آہ جو بار بار کرتے ہیں
گل ترک شکار کرتے ہیں
دل بیلنگا کرتے ہیں
یاد جب بھل یار کرتے ہیں
یاد فضل بہار کرتے ہیں
طار دل شکار کرتے ہیں

جان اپنی شکار کرتے ہیں
جب کسی بت کو پایا کرتے ہیں
جگر و دل نگار کرتے ہیں
تجربہ وعدہ وہ نہیں آتے
ہنسکے وہ توجھ مجھ کو کہتا ہے
آج گیسوں کے خوشبو پر
تیرے سب سے ہم مست
ضد ہو ہم کو ہوائے جھوکو
غیر سے کہلتی نہیں گیسو
کندنی رنگ پر ترے امی یار
دل چراپا ہے جب عاشق کا
روز ہم بھگواؤ شہ عجب
غمزدہ و ناز پر ترے امی جان
ناصحا ضد ہو تیرے صبح و سائے
دلین ہر کہ کیا ہے درد و ہمتا
تیرے عارض پہ باغ میں بیل
توڑ کر ہول باغ میں کھین
نیند آتی نہیں شب فرقت
جب تجھ کو دیکھتے ہیں آؤ سکتے
تیرے مرگان سوا ب وہ درپردہ

دیکھ کے خطاوس سونا مبر کننا باتین کیا غیر سے ہین در پردہ تھر ہے اپنی عاشقون میں وہ	ہم تر انتظار کرتے ہین کیون وہ شغل ستار کرتے ہین نہیں مجھ کو شمار کرتے ہین
--	---

نعمتین دے دی ہین امی سطوت شکر لیل و نہار کرتے ہین
--

وہ ناز سی جو فلک کی طرف گاہ کریں وہ نازیبا نہ پڑے زلف کا کہ آہ کریں وہ عشق باز ہین جس سے کہ رسم و راہ کریں تلاش پر وہ ظلمات کی جو راہ کریں خیف اٹھو کیا ہو یہ ہجر جانا نے وہ عند لب ہون پر در و اگر کروں پہلے خدا گواہ نہیں اس کے عشق میں رحمت کیا ہو ضعف و اسد رجب و حسن حرکت ڈرا سقر سو نہ واعظ رحیم ہو حقائق چھپاؤ بہر تو ہین ہو سطر و تجھے امی دل یقین ہو زلزلہ آفرین شبن ہو جا غم فراق میں یختیان اوٹھائی ہین بہلائیں عشق زلیخا کا خلیق کو قصہ خدا و حسن دیا ہو وہ امی صنم جس کو خیال ہو نہ کہیں مگر مگر ہو جائے بتوں کا عشق جنون میں جو لای جان کو وہ	فرشتے تھام کے دل اپنا آہ کہ کریں سزا دی جو سخ یار پر نگاہ کریں کبھی نہ ترک کریں عمر بہر نباہ کریں کوئی کہو خضر اوس مانگ پر نگاہ کریں مجال کیا ہو جو کروٹ بدل کے آہ کریں چمن میں غنچہ گل بھی چٹکے آہ کریں کبھی نہ ہو و سو ہمتہ بتوں کی چاہ کریں وہ مجھ کو دھین تو میت کا اشتباہ کریں وہ مجھ کا اگر لاکھ ہم گناہ کریں کہ ہم سو چھین کے مجھ کو نہ وہ تباہ کریں جو تیرے عاشق مضطر کھد میں آہ کریں قسم خدا کی نہ ہرگز بتوں کی چاہ کریں سے جو غیرت یوسف کوئی تو چاہ کریں جو دھین حضرت یوسف تو تیری چاہ کریں جو دھو ہاتھ تو ہم تھام لین تو آہ کریں تو نگار ہین اوڑ کے سنگ راہ کریں
--	--

<p>ابھی ہلا دین فلک کو جو دل سے آہ کریں جو ہفتہ دوست ہوا دسکی کبھی نہ چاہ کریں بہلا خضاب سے بال اپنی کیوں سیاہ کریں جو چند گام چلین ہی تو آہ آہ کریں دہان زخم سے ہم کیوں نہ واہ آہ کریں خضو آپ جو میری طرف نگاہ کریں جو مکرین ہی وہ تو آنکھوں کو ہم گواہ کریں جو حور ہو تو نہ او سکی طرف نگاہ کریں تو دل کو تمام کے عشاق آہ آہ کریں قتیل ناز و ادا ہن کے گواہ کریں تو آپ ہی کی نزاکت کو ہم گواہ کریں</p>	<p>فراق یار میں گراستحان ہو منظور ہوا بناہ اگر پانچ سات روز تو کیا مزا شباب کا ہرگز نہ ہو کا پیری میں کیا فراق نے تیرے یہ ناتوان بھوکو عجیب ناز سے اوسنے لگا تلخی ایز ابھی تو دیکھ کے چہر کی یاس رحم ہے ہوئی ہن سہل تیغ نگاہ خب ہوا قسم خدا کی سہایا ہو وہ حسین دل میں کبھی جو چہر سے اینو نقاب ہا لوڑ جو مدعی ہی نہیں ہم ثبوت مشکل ہے اگر جاری نقاہت میں شک کسی کو ہو</p>
--	--

حسین ابن علی کا رہے غم سے سطوت
سین جب اوسکے مصائب تو دل سے آہ کریں

<p>ستم ایجا دہر روزاک ستم ایجا کرتے ہیں خدا سہم بتان ہر کے فراد کرتے ہیں کلیہ تمام کر ہم جو ہیں فراد کرتے ہیں عجب اسنی بلع رلو آہ سے باز کرتے ہیں غصہ ہم کے دل و تات کو برا کرتے ہیں جہاں یہ ہر دم ویکر کر دل و شہرت کرتے ہیں جو ان پر تاعن لیکھ کر جلا کرتے ہیں یو ہن معشوق سب عشق کو کیا برا کرتے ہیں</p>	<p>دل عشاق کو کراہی کیا برباد کرتے ہیں عجب بیدا کر کے عشق میں برباد کرتے ہیں تمہاری عشق نے ہو کر دیا زار و خیف دیا ہمیں کچھ فائدہ ہرگز نہ ہو گا ان جیسو کہ حسین جتنی ہیں دنیا میں نہایت ہیرو ہیں کبھی نزدیک اپنی غم کو آنے ہی نہیں دیتے دیا ہو حکم میرے قتل کا جو اوس سنگرنے جو تیرے چھین کر دل میرا بیدل کر دیا مجھ کو</p>
--	--

<p>نظر آتا ہو جو بن جب کسی معشوق کا ہکو رہا کرتے ہیں ابلا پیو میراں محبت کو عداوت یہی ہو ایجا رہتے نہیں دیتے قفس میں بند کرتے ہیں چین سو کا بل کو مچھوڑیو نہا نہر ہو کہیں تھر خدا نازل بہت جب کو چہ دلدار ہکو یاد آتا ہے غنیمت ہو یہی جب دیکھتے ہیں مجھ کو رنجیدہ ہیستہ قمریان ہستی ہیں کو کو کر کے گلشن میں</p>	<p>توبہ سیری میں جوانی کو نہایت یاد کرتے ہیں ہمارے حق میں وہ کیا دیکھو ارشاد کرتے ہیں اوڑا کر وہ ہماری خاک کو برباد کرتے ہیں نہایت مجسم گل میں ستم صیاد کرتے ہیں بتان دہر عاشق پر بہت بیدا کر دے ہیں تو جا کر بوستان میں نالہ و زاریا کر دے ہیں مجھ کو وہ وصل کا مژدہ شاکر شاد کر دے ہیں تجھ کو یاد اہم او غیرت شمشاد کرتے ہیں</p>
---	---

ابلا کا سامنا جب ہند میں ہوتا ہوا مسطوت
 حسین ابن علیؑ اگر مری امداد کرتے ہیں

<p>سرکھ مٹ سہ ہوں کچھ زور چلتا ہی نہیں او صنم ہر خدا محکود کہا دے اپنی شکل آپ کو کیوں خوف بنامی ہو بجان جان کر دیا ہو عشق کی گرمی و خشک بسا دماغ فاتحہ پڑھو کا تو کیا ذکر ہو لے بخت بد ساتھ چھوڑا دوستوں نے جہی چلا میں علم قتل پر اوشک زباند ہی ہو اب ایسی کمر ہجرتے شب گرچہ آہن میں ہماری پراثر ایک لمحہ آنکھ وادھل تجھو ہونے نہ دن لاٹ سمھایا او سو تو پاس غیر دن کے نہ جا سورہ حب میں نکلتا ہوں نہیں کے کتا او شوخ</p>	<p>اپنی گسریا مژدہ قابل نکلتا ہے نہیں اب تو بیرو دل سمھالو سو بنھلتا ہی نہیں عشق میں نالہ مری مسک نکلتا ہی نہیں اب ہماری آنکھ سو آنسو نکلتا ہی نہیں سیری مرفد کی طرح وہ نکلتا ہی نہیں راہ ایسی ہو کوئی ہمراہ چلتا ہی نہیں زمدہ کو چہ سو کوئی عاشق نکلتا ہی نہیں دل ترا دبت وہ پتھر ہو گھلتا ہی نہیں کیا کر دن مجبور ہوں بس سیرا چلتا ہی نہیں رنگ اس گل کے طبیعت کا بدلتا ہی نہیں کیسا سائل ہو کہ دروازے ٹکتا ہی نہیں</p>
--	--

دوستو فرقت سے بہتر ہے جو آؤ مجھ کو موت جس طرح میں اوسکا عاشق ہوں وہ عاشق نا تو ای ذیہ اس قاتل دکھایا ہو اثر پھر کواک طرح قاصد ان کو میرے پاس ہیں وہ کم سن شام ہی نیندا آئی ہو انہیں وصل کی امید ہو کر طرح اوس بیرحم سے عشق میں اک گل کی ہو ہر دم کنگ جبین چشت دل سو صبر کیوں نہ لیا ہے مجھے	سخت جان آیا ہوں مہر کھٹا نہیں نہیں اوس سوز کو میں بدلتا ہوں بتا ہی نہیں کند خنجر ہو کیا گردنہ چلتا ہے نہیں اوس کو چہ سو کوئی زندہ کھٹا ہے نہیں وصل کی شب ہی کوئی ارمان کھٹا ہی نہیں جو فقط بوسہ دل میرا بتا ہی نہیں دل سو یہ نار غم فرقت کھٹا ہی نہیں کیا کہوں دل سے گلشن سے بہلتا ہی نہیں
--	---

کر ملا جانے کا ایسے طوط ارادہ ہو ضرور

ہند میں اب دل کسی صورت بہلتا ہی نہیں

دل یہ کہتا ہو چہ بنو کا گنہ گار ہو نہیں عشق میں غیر سو کہتا ہوں اگر زار ہو نہیں لے کے میں نقد دل آیا ہوں کر کو چہ میں نیند میں ہو کے وہ چین خفا ہو تو بہن تو عیادت کو نہ آیا کہی اور شک سچ جان حاضر ہو جو کہتا ہوں تو کہتا ہو وہ دونوں عالم بہن فراموش مجھ کو اسے چھٹنا مشکل ہو یہی دل کی صدا آتی ہو آج ہوں زمری جلد قبول اس قاتل قتل کچھ مجھ کو یاد کیجئے تغیر اس یار عشق اک طفل بر بہن سے ہوا ہو مجھ کو	یہی باعث ہو جز لفظ میں گرفتار ہو نہیں تیرے آنکھوں میں کنگنی کے لیو خار ہو نہیں تو ہی گر غیرت یوسف تو خریدار ہو نہیں رات کو نالے جو کرتا پس دیوار ہو نہیں ایک مدت تیری ہجر میں بیمار ہو نہیں ہاں اگر بھیجے دل کو تو خریدار ہو نہیں نشد بادۂ الفت سو یہ سرشار ہو نہیں یہ بیچ میں لف حسینان اگر گرفتار ہو نہیں سر پہ ہاتھ یہ حاضر سردار ہو نہیں آپ کو دام محبت میں گرفتار ہو نہیں ناصر اسلئے پہن ہو س زنا رہو نہیں
---	---

<p>ضعف او تنہو نہیں تیا مجھو ناچار ہوئیں اکی حوچا ہین سزا دین کہ گندگار ہوئیں سر سو تاناخا پاغیرت گلزار ہوئیں ہنسی بات کہ تم سو تو ہو بیدار ہوئیں بھگنویں مثل کمان کھینچیں تلوار ہوئیں دھج کر بعد ہی یہ محو رخ یار ہوئیں کیا کہوں سکتے کہ بوسہ کا طلبگار ہوئیں کیا کہوں زخمی تیغ کلم یار ہوئیں غم لخم و زچر ماتا ہون رہی خوار ہوئیں پھر ہی گلچیں کا ہو یہ قول کہ نادار ہوئیں سچ تباہن میں معشوق کا سردار ہوئیں اس سو سے سلی کی طرح محال ہے یار ہوئیں اب وہ کہتا ہو نری تنہا سو ہزار ہوئیں</p>	<p>آپ آئیں ہین میں غم نہیں کر سکتا بوسہ بڑھک لیا اونکے گل عارض کا اوسکی چٹون کر ہین گل کما ہی ہیا نکستی قبر میں شانہ ہلا کر وہ مرا سکتے ہین دوست دشمن سو چہ تہا ہون تہا ہین ضعیف کر سکا سر جو گردن سو کتا ہی تو کھلی ہین نکھیر دل دیا ہو اوئیں اب خود وہ سو بھجھ جائیگا گر جراحت کوئی دیکھو تو کر ہی وسکا علاج کیا گردن لڑکین دو جام مہر ہر دو چرخ زورگی روزا سو ملتا ہو یہ دھندلہ ہو س یار آئینہ سو کہتا ہے جو کرتا ہے بناؤ ہو جلا نا مجھو تنگ دل اعیاہ کہ آج مینو ہو دل پر معشوق بنا ما صلیت</p>
---	--

بکشت ہی دیکھا گزیر ہے خدا سے سلطوت
 دل سو احمد کے ذرا سو کا غزا دار ہو انا بیت

<p>اکھیں کھلی رہا ہن کے ہمارے فرار ہین جس طرح چھوٹے آبدار پہاڑ خار ہین ایسی جگہ کمان ہو درآبدار ہین مصروف دوز ہون بطام کے شکار ہین بر سر آہی تہے کھن کے فرار ہین شکر کہ یہ دھندلہ ہوئے آکر دزار ہین</p>	<p>آئی ہو موت صبرت دیدار بار ہین سر ہزرت عیان ہو مرا جسم دار ہین چہ کی کہ آب و تاب ہو دکان بار ہین مجھو مست کو کسی دوزخ کی کیا بار ہین وحشت مدنی قرآء فضل ہا رہین وہ زانو ہین کہ ہجرت آہا بکلی جو موت</p>
--	--

پہلو اوٹھ کر شب کو خود ماہوش چلا
ملت کہاں تھی موت سی جو کھینچاؤں
ایو یار اس فری کو نہ بولیں گو عمر بہ
تم اوسکو دیکھو تو ابھی چھوڑ دو چمن
روشن ہوا جہان رخ پر نور یاسے
گلچین کے سر پہٹ نہ پڑا ہا آسمان
اچھی نہیں ہیں دُر کی وعدہ خدایان
میں ہوں نحیف جا نہیں سکتا ہوں اؤ
ماندا برچہم مری اشکبار ہے
اوجھن ہو تیج و تاب سوا تہ کو اچھریں
کستی جن بلبلین کہ گستاخین گل سیریں
دیکھا بنانا کے تصور میں یار کو
معشوق کو سکھانا ہو بیچ ادائیاں
تبیح تیری نام کی جپا ہوں اسی صنم
قاتل ترا دہم یہ دم فوج ہی رہا
شاید اسے ہی دامن گل کی ہوگی

کیا کیے اپنا دل نہ رہا اختیار میں
بہر عیادت آئی تہودہ احتضار میں
پایا ہو ہمنے لطف جو بوس و کنار میں
یکتا ہو بلبلو مرا گل بھی مسرار میں
نکلا کہی وہ گھر سے جو شبہا تار میں
ببل کا آشیان ہو اُٹا راہا تار میں
دیکھو نہ فرق آئے کہیں اعتبار میں
پونچا دیو تو اوڑا کر مجھے کوئی یار میں
بجلی کے ہو ٹپ جہ دل بقرار میں
دل جا کے پھنس گیا ہو جلیس کو یار میں
آزہ ہو ہی دماغ دل اپنو بہار میں
سچ ہو بڑا مزا ہے شب انتظار میں
عادت ہو کیا بڑی فلک کچھ مدار میں
رہتا ہوں رات دن میں ہی کشتار میں
مطلق ہو بہر انہیں خنجر کے دہار میں
پر رے ہو اچھا گر بیان بہار میں

سطوت ہوئی ہو اُڑی اوسکو جو اکلویس

ہو انتظار موت شب انتظار میں

جو ہن گلچین نے رکھ توڑ کر ہیول اپنودان میں
رفودہن مرا ہو کس طرح اسی خنجر وحشت
کر کر ای بری دیدار نہ تیرا جا کے گرم ہیں
کلیجہ شوق ہو بلبل کا یہ ٹری گستاخین
رکھا باقی نہ کوئی تار ہی تو زگر یا نہیں
یقین ہو گل لگجا ہی بھی صحر اداں میں

دہی پر فقہ ہیں چھپے ہیں گر خدا چاہی
سوا ہوتا ہو جب داری زلف پستان کا
جو کی ہو باغخان ز قید صیادوں آنیکی
مری محبوب کا در پر کیا کرتے ہیں سب سجد
خزانہ کی فصل آڑ ہی ہو اب لئی ایسی
ہماری وح خوش ہوتی ڈاڑیل در کیا ہوتا
یہ وحشت ہو بہتا ہو نہیں بستی میں دل سیر
شب تاریک میں دل جبکہ مجھوشی کا گہرا
کوئی تدبیر ہو ایسی کہ ہو مسدود راہ انکے
بہت دل تنگ مثل غنچہ ہیں گلچین کے ہاتھ سے
چپا ہو سبزہ خطا ہو نہایت خوف آتا ہے
نہیں تھمتا جو ایچ کر کم منہ پر آشکون کا
لب زکین زلف او کی بنا زینج اکی ہو
ڈاڑیل ہو دیکھو تو فیصل رہباری کا

مبارک ہو تجو سانی بہارائی گلستان میں
تو دل بدلاؤ کو جاتو ہیں عاشق سبیلستان
خوشی سو چھپ کر تو ہیں کیا بیل گلستان میں
نہیں باقی رہا کچھ فرق اب گرو مسلمان میں
نہ گلچین ہو نہ بیل ہو نہ گل کوئی گلستان میں
جو آؤ فاطمہ پڑھو کو وہ گور غریبان میں
ترا احسان ہو گا ایچ جنوں چل بیابان میں
تو کین غولون ز روشن شعلہ کی کر بیابان میں
گذر غیر دن کا پر ہونے لگا ہو م جانا نہیں
نیشن ہی بنا سکتی نہیں بیل گلستان میں
نہ حاکم گر ٹیٹل آپ کا جانا محمدان میں
ستارہ نحت کا آیا ہو شاید بیج سرطان میں
تانا ہو گھٹا گھٹا دھجی ہو جھان میں
نہایت لطف ہو مومن ہی سب کو بیابان میں

نہ پر کرند میں آئینکے ہرگز یہ ارادہ ہے
اگر لہجائے کی تقدیر ایسے سطوت خراسان میں

ابراہیم عید ہو میخوارون میں ہم ہی مشہور شرابی ہو میخوارون میں اس قدر ظلم و ستم خوب نہیں عاشق پر ہم ہی ناؤ تری کو چہ میں کریں تو ہو بہار اس زمانہ کے عزیز و نہیں نہیں ہو لفت	لو مبارک ہو ہمارائی ہو گلزارون میں مثل دل تیشہ لیو ہر زین بازون میں آپ ہو جائے شہر ستارون میں عند لیون کا بہت شور ہو گلزارون میں ہو اگر کچھ تو محبت کا مزایا رون میں
---	--

<p>اکہین ہین نقطہ ایجان گنہ گار و نین رشک یوسف ہو پرور ورنہ بازار و نین زندگی اپنی بسر کر اپن میخوار و نین شکل خاصہ ہو ای وجہ سو منقار و نین نام سیرار ہو مشہور وفادار و نین جان آجا میسیح تری بیمار و نین ہو کے عاشق ترا مشہور من زردار و نین دل کی وحشت جو کہی لے گئی کسار و نین آپ کیا ہین زمانے کے ستمکار و نین تہی جو اوس غیرت یوسف کو خریدار و نین بخشد نیامحی ہون تیرے گنہ گار و نین</p>	<p>ہمین رفیقو نہ سدا لطف معنایات و کر گمراہ دامن ہی کوئی تگنہ پوچو گیار محفل و عطر کیا کام ہین ای و اعظ بلبلیں سہرورق گل پر تم کرتے ہین شت اس شکر کی محبت ہین کجیاسم جو دم گرا ہی تو نگہ لطف و کر مے دیکھے سکھ داغ سے سینہ جو خزانہ ہے بنا مثل فرما دتر عشق میں سر کو ہو ترا دل کہی ایانہ دیتے جو ذرا سن لینے گو تھا ہت تہی مگر مصرین جا ہی ہو بجی منفصل اپنے گنا ہون بہت ہو غنی ر</p>
---	--

حشر میں آکے بجا ہین گے اے سطوت
 کون ہے انکے سوا میرے مددگار و نین

<p>وہان ہی دل نہیں لگتا تو پھر کھن آہون محبت کر کے میں تقدیر اپنی آزما ہون جلد آئیں تالیذ آج قسمت آزما ہون نہیں جب تامل دور ہے دیکھ آہون نشان ہو قبر عاشق کا اوس ہی مٹا ہون عوض اسکو کو آنکھوں جو خون دل بہاتا ہون کہی جا کر جو اپن دل کی بیانی سنا ہون کہ کیسا ملے غیر دن زریں لگو جلا ہون</p>	<p>نہیں ہاتی جو سین غ تو صبا میں جاتا ہون نہ کہہ صبر کرا ب روز دل کو یہ سنا ہون شب فرقت ہو پائیز آہن لب لا آہون نہایت حسن ہشتاق اوس کی یہ جان ہون عداوت ہو ہی تک لیں کتا جو وہاں لب نگین کس کے آج مجھ کو یاد آہون حسین تیور سچڑا کر اپنوسہ کو پیر لہون ہوئی تقصیر یہ شغلہ و لٹا ہو جو مجھ سے</p>
--	---

لگان مجنون کو ہوتا ہو کہ انی پشت میں بھی
کہوں را محبت کیا ساؤن حال دل کیونکر
کف پاکی خفا کا جب ہو منظور نظارہ
مرا خط و کرا و قاصد بانی یہ بھی کہد نیا
تعامت ہقدر ہو بات بخشو کر نہیں سکتا
مرا صیاد ہو کیا شیخ کہتا ہو گلستان میں
مرا دل تاک کردہ صید فغن ہنسی کہتا ہو

میں حسی جب کبھی صحر میں جا کر خاک اڑاتا ہوں
اکسی ن میں نہیں دیکھا کیلا گھر میں ہوتا
وہ آتا ہو تو میں نے یہ قدم نکھین بچاتا ہوں
بجھو میں یاد کر کے شک کہہ سوس ہباتا ہوں
فتم سہی نزاکت کی تر تو ناز و سک کھاتا ہوں
پھینکے بلبلیں بھیند کر گل کا بناتا ہوں
ابھی تیر نظر سے یہ نشانہ میں اڑاتا ہوں

حسین ابن علی کا سال جب بنانا ہو تو اسطوت
گر بیان چاک کر کے سر پہ نیو خاک اڑاتا ہوں

کوئی جہان میں مجھے سیوانا تو ان نہیں
پیری میں جھکو ڈرتا اوسماں نہیں
یار و خدا کی شان ہو حسن بیان نہیں
اک بوسہ دے کو آپ ہی دل کو خریدیے
مسجد میں زندا آئین نور کو نہ راہ و
میں نے شراب مانگی تو بولے بگڑ کے ڈ
اک نکلی آرزو تو کوئی آئین حسرتیں
رسوایوں کے خوف سے اللہ کی میرا ضبط
جب پوچھتا ہوں بوسہ دیجے گا بیکو
نرا ہر بہشت میری بے کوری یا رہے
کیا حال پوچھو ہن کر در دل کے آپ
رخسار مثل گل ہو تو ہو تو نہ کبرست

بیہوش ہوں تھیں خواب گران نہیں
کیا میری آہ تیر نہیں قد کمان نہیں
تعریف لیا رون کہ مجال بان نہیں
باز ارشاق میں مرا سو داگران نہیں
چہ خانہ زندا ہو مہتا را مکان نہیں
گھر میرا فروش کی صباد و کان نہیں
حالی ہمارے دل کا حسینوں کا نہیں
وہاں جلیں سا ہو سینہ میں لیکن دھوان نہیں
اسے ناز لیں داسو وہ کہتے ہیں بان نہیں
تیری طرح سو خواہش سیر خان نہیں
کیونکر کہوں زبان سو تاب بیان نہیں
وہ کوں سا ہو باغ کہ جسکو خزان نہیں

بلخ جهان میں ہتا ہون خامہ برش میں
 میں مر گیا ہون اور وہ زندہ سمجھے ہیں
 عاشق حلاں صبح شب وصل کیوں تم ہو
 لب بند ہو گئے مری سن کو گفتگو
 تار نظر کا سایہ نظر آئے کس طرح
 میں باغ میں وہ لیل کیا ہوں باغیات
 معشوق وہ دیا ہو کہ ہو کیل سے کا غلام
 پر ہم کیا بگاڑ دیا اونکی راہ میں
 اسی دل محبت ہو اس ستم ایجا د کا گلا
 ہمیں کیا ہو ظلم تو ایسا طرہ ہے
 پہلو میں دل کا ٹکٹا ہو یہ سہاگہ کی شرم
 اوس شعلہ وکے عشق کی باہاں لادنا

لیل وہ ہون کہ میرا کہیں آشیان نہیں
 اونکی طرح جا نہیں کوئی بد گمان نہیں
 گردن کو اک چہری ہو صدا اذان نہیں
 معشوق آپ سا کوئی بشرین زبان نہیں
 کیہ کر کے کہ اونکی کہ کا نشان نہیں
 قابل اجاڑنے کے مرا آشیان نہیں
 اکدم ستم سے باز تو اس آسان نہیں
 مرغ جو جیسا صبا یہ تری شوخیان نہیں
 معشوق کو نیا ہو جو اپنے اسیان نہیں
 گردش ہو چن بکلو ہی اس آسان نہیں
 آغوش میں مری جو وہ ابرو کان نہیں
 کچھ تن میں شعلہ شمع کی جزا تو ان نہیں

سطور سے عروج کیا کسی تاعمر کو ہو بہلا

اس فن کا اب ہاں ہے کوئی قدر دان نہیں

آرزو مجھ سے وہ بت پیدا کر نہیں
 میں بار بار اونس کا طالع صال
 مدت ہوئی نگاہ کو پہچانا ہوں نہ
 پیچھن ہو کے مجھ کو بلالین وہ آپاں
 گہرا کے کہ رہا ہون ہر اک سو شبان
 غش غش آرزو میں یہ حالت تباہ ہو
 ہنسہ اہوا ہی دور تک آہو نہیں

شکر خدا کہ آج تو دروہ بگر نہیں
 اندھیر ہو۔ کہا کیو وہ رات بہر نہیں
 چہرہ تیری لطافت و کرم کی نظر نہیں
 افسوس میری آہ میں ایسا شرم نہیں
 باروہ کیسی رات ہو جلی سحر نہیں
 اب چھو ہوش ہجر میں دود نہ نہیں
 تاب ہوا کہ نہ یہ تو بالاء ہر نہیں

<p>باندھو ہو رہی ہو داب لگا رہی ہو تیغ بجو عجیب حسن ہوا اللہ نے دسریا سانی کے آتے ہی ہو کر کیا ست باور ہم اپنی دل کے شیشہ میں فوراً اور تار اوچھن تمہاری زلف کو سودی میں ہو رہی کیا قفل عاشقان سے اوٹھایا ہو تمہی ہاتھ خط جا کے کس طرح سے بہلا دیگا نامہ رونا ہوں رات نئی ہی فرقت میں ایو اب اتنا تمہاری تغافل کے ہو گئی دل تنگ کیوں نہ عجز مون فصل بہار</p>	<p>کہتا ہو کون اوس گل تر کے کمر نہیں عاشق نہ ہو ترا کوئی ایسا بشر نہیں یہ لطف ہو کسی کی کسی کو خبر نہیں محفل میں اوس ہی کے غضب گد ز نہیں یہ وجہ ہو کہ چین مجھ رات بہر نہیں تمہارا آج کیلئے زیب کس نہیں اوس تک سنا ہو میں کسی کا گد ز نہیں کس وقت آسوں سو میری چشم نہیں عاشق کوئی مرے کہے پچو خبر نہیں اٹھی میں ہو یہ صدف کے قابل تو ز نہیں</p>
---	---

سطوت زیادہ رنج ہو اس بات کا نہیں
 مرنے میں جسکے ہجر میں اوسکو خبر نہیں

<p>جو دیکھیں خراب میں تیرے بیٹا ل نکمیں صنم کرنگے مرے دل کو پائمال آنکھیں بھائیں کیوں نہ تری زیر یاغزال نکمیں کیا تھا غصہ کسی محو چشم پر شاید نرے اور اکیس کمان مخت ز پدالی آنکھ یقین مجھ کو ہو پاؤں گم سے اے قاتل سر پاپوڑ میں کس طرح رتک سے بادم چلا کے لے گئیں دل میرا بد بازی میں</p>	<p>خفن ہو اگو قصد کر غزال آنکھیں ہوئی ہن نشہ ہو سو جو دال لال آنکھیں انھوں نے پائین کمان لہجہ شج لال آنکھیں غصے کے آج تمہاری ہن لال آنکھیں نہ مجھے فہرے تو سا قبا خال آنکھیں کرنگی دل کو مرے پاؤں پائمال آنکھیں خدا تو مجھ کو عطا کیں ہن بیٹا ل آنکھیں ستم ہو کر گئیں مجھ کو غصے کے جال آنکھیں</p>
--	---

بہت زیارت حیدر کا شوق ہے سطوت

نہ بند ہوں کہیں ہنگام اتھال آنکھیں ۶

جو تجھ کو عشق ہم کو گھزار رکھتے ہیں شراب پیوئے اہکوہ مسخ کرزاہ سہ صیام میں زہاد کے جلاسنے کو کبھی نہ چھوڑینگے وہ میری طائر دل کو ہوئی ہو خط کے نکلنے کیون تم آزرہ مکان عمر دور زہین کیون کہیں تعمیر تمہاری تیغ کہ سے ہو میں ہم مخرج رفو کیے گریبان قیس میں جا کر سال آنہ میں صاف دوست نہیں سو اگر نہیں یہ یقین ہو تو دیکھ لو منہ کو ہزار درد جدائی ہو منہ کو آن نہ کرن عجیب کرتی ہیں احسان ہماری وح پوڑ شراب کی ہمیں سیاتی کچھ حسیل نہیں	رقیب دل میں عداوت سو خاں رکھتے ہیں ازل سو شوق مخو شکوہ رکھتے ہیں بغل میں شیشہ موبادہ خوار رکھتے ہیں سناہو پیو کہ شوق شکار رکھتے ہیں باتو گل میں ہیلو میں خار رکھتے ہیں کہ ہم تو زندگی مستعار رکھتے ہیں جگر ہی سیسہ ہی دل ہی نگار رکھتے ہیں ہم اپنی حبیب میں دو چار رکھتے ہیں کسی کو ہم نہیں دلیں غبار رکھتے ہیں سال آنہ دل حاکم رکھتے ہیں ہم اپنے ولیہ ابھی اختیار رکھتے ہیں جو اکے پھول بروے مزار رکھتے ہیں موطا و شمشہر ذوالفقار رکھتے ہیں
--	--

تصور اس سرخ رنگیں کا ہر سد اسطوت
نور چین کی نظیر بہار رکھتے ہیں

وہن کو اور زنا تیری ایو دلبر سمجھتے ہیں حد کو ایو برہن خالق اکبر سمجھتے ہیں تکلف بطرف اتنی خدو کہ کیا مطلب دل عشاق پر کیسا بتوں نے کر کیا قبضہ اتارہ ہو یہ خال کعبہ ابرو جان کا	اس کو کوثر تو اسکو ماہی کوثر سمجھتے ہیں حسن تو پوجا ہوا اسکو ہم بہتر سمجھتے ہیں فقیرست ہیں چلو کو ہم ساغر سمجھتے ہیں خدا کے گھر کو تو بہ تو بہ اپنا گھر سمجھتے ہیں مزار تہ بلال حضرت قبر سمجھتے ہیں
---	---

<p>خضر کا دل نہ گہرا یا عیان جاودانی ہو نہیں مطلب سے خالی ان حسینوں کے محبت ہی رے تین جاگیدون فرما، وچھوٹے وچھوٹے محبت سے اوجھلا ہو کر تاکوں ہو اور عطر اوپر کرنا میں یہ شے اری سیری تاکوں گے ہیں ہم پہ پرغیر کے کہ آج وہ شاید لپٹ گئیں کو تیرے لعل مر جاتا ہے نہ دی سب ہیں کرنا گلا اوسو میں ہرگز ظلم کرنے کا جو ہم بچو ارشتہ میں ہیں جاتے سیر دیا اسی سو اپو و مکو دون ہاتھوں چھپا یا مجھ میں ہماری ہم تیار ہے میں جالی تمہارے دل سے کہ عشق میں نہیں آتا شندہ خستہ ہو رہا ہمارا خون ویدہ جو کھینکے سلاہ بہ ہم چرخ پیرو سرگ دم رفتار ہو یا مہرہ رہا کیے ہو عجب</p>	<p>میان ہم چندوں کے عمر کو دہرے سمجھتے ہیں اوسی کو چاہتو میں جس کو بل زر سمجھتے ہیں احاطی سو انہیں کو عشق ہم ہر سمجھتے ہیں تری عمارت کو ہم زندہ بار سمجھتے ہیں سجھ جگر بکا فلک اختر سمجھتے ہیں تری بتیا بیان ہم اٹول مضطر سمجھتے ہیں اسی گنگر سمجھتے ہیں اوسی پتھر سمجھتے ہیں دیکھ کر تیرے میں سچ چمن جو ہنر سمجھتے ہیں عجب بھر کو اک وار کون سا غم سمجھتے ہیں تیری ابرو کو اسی سفاک ہم خنجر سمجھتے ہیں اوسی دھڑو میں لبت کو کہ ہم ہر سمجھتے ہیں شرار تو ادھرتی میں سید کو ہم غم سمجھتے ہیں جہاں کے خوبرو یوں کھینچیں ہنر سمجھتے ہیں کینی ہیں جو عالی ظرف کو کتر سمجھتے ہیں تمہاری چال کو ہم فتنہ محشر سمجھتے ہیں</p>
---	---

لب و دہانہ ان جہان کی کرین تعریف کا سطوت

انھیں لعل بہستان اذکو ہم گوہر سمجھتے ہیں

<p>سیر طرب جانے کا غم اٹکو ہوا ہے کہ نہیں پر یہ معلوم ہیں لوی وفا ہے کہ نہیں مرض عشق کی تلاؤد ودا ہے کہ نہیں ان حسینوں میں ہلا قحط وفا ہے کہ نہیں</p>	<p>رچہ کی سوس و تاسوگ میں واہ کہ نہیں مل دل مرا اوس گل یہ ہوا تو عاشق یو جہا پہ تار ہوں دنیا سے طبعیت و آج یہ میں بھرت نہ نہیں میں دنگر کا کردیکھو</p>
--	---

<p>گدڑا سجا تر ۱۱ مری باد صبا ہو کہ نہیں دیکھ نہ ہی چمنم فصل خدا ہے کہ نہیں ذات حق کو ہو بھاسب کو فنا ہے کہ نہیں چاک سر گل کا گریبان قبا ہو کہ نہیں دیکھ نہیں اس کے وہی نفرت پا ہو کہ نہیں از ماونگار مری آج قضا ہو کہ نہیں چال سواؤ کی یا حشر یا ہے کہ نہیں محکو بتلا و نہیں پاس حیا ہو کہ نہیں از غلام تجھ کو کچھ خوف خدا ہو کہ نہیں صاف ناقوس کی نالو نہیں صدا کہ نہیں سبز تر شاہو یہ ناخن پا ہو کہ نہیں اب ہی کیا جان و محبوب ہو کہ نہیں او صنم بکھلے یہ شان خدا ہو کہ نہیں سچ بنا مجھ سو ہی اسکی سزا ہے کہ نہیں قلی بھی دہرے کی رخ یار پہ جا ہو کہ نہیں</p>	<p>کو چہ یار میں پہونچا دی اور اگر مری خاک تند خو تھا تجھ کو کیا رام کیا الفت میں فاتحہ پڑھ کے مری قبر یہ وہ کہتے ہیں غم میں بیل کے ذرا دیکھ تو جا کر صبا دو قدم چل نہیں سکتا ہونین ہو صنم جا کے خوشخبر قاتل پہ گلار کھ دو رنگا مرد ز زندہ ہوا اور مر گئے زندہ عاشق ساتھ اغیار کے بخوف جو تم پر رہو ایک عاشق کا جو ہر روز بہاتا ہو دل جو اک طفل برہن پہ مرا آیا ہے ماہ نو دیکھ کے وڈناز سو فرماتے ہیں بول ہی مانگا تھا فقط جان بھی دینا حسن خالق نے حسین کو سو بھلو دیا مکی تلوون مری دلو وہ فرماتے ہیں کثرت حسن جو ہو پوچھتے ہیں گل سیاہ</p>
--	---

کر بلا جانے کا پہرہ قصد کر و لے مطلوب

ہند میں دیکھو مضر آب و ہوا ہے کہ نہیں

<p>جو چاک ہو تیرا ستونین ڈاندر میں نہیں ابی اطاقت ہماری جسم لاغر میں نہیں کیون وصال یا کیا سیر مقدس میں نہیں دیکھ لے قاتل ذرا ہی باڑہ خنجر میں نہیں</p>	<p>روشنی ہو رخ میں ہو ہر نور میں نہیں دیکھ جا کر وٹ بدلنا ہی بہت دشوار ہے روز جا کر میں بنم سو ہی ہوں پوچھتا تو عبث کرتا ہو میری سخت جانی کا گلا</p>
--	---

سکڑ دل میرا ہر اہل آنکھ مجھ کو یک بیک
 زلف تیری سوکھتی ہی بیگیا میرا دماغ
 عاشقوں کا خون بہانا کیا نہیں منظور ہو
 پان کھاؤ سو ہو ہن جیسے اونکے ہونہ لال
 دلین آتا ہوں و دیوار سو ٹکراؤں سر
 سنبھلی می اکتی ہن میرے سارے دیکھ کر
 مجھ فقیر سے کتنی ہنسی اچھے نہیں
 جب سو تیری ہجر میں ہوں غم کا سامنا
 بوسہ جب بیو لیا عاصی ہوا دیکھ لبود
 عاشقوں کی آہ کا ہوتا نہیں ہرگز اثر
 نور خالق نے تجھ کو بخشا ہے جیسا اچھے صغیر
 ہر طرح سو بات میری کاٹ دیا ہونہ شوخ
 خیر رحم اللہ دی مجھ بادل کش کو بھی شراب
 تیرے لاغر کا جو مردہ اٹھ گیا تو کیا ہوا
 زلزلہ کر عشق میں ہم اس قدر مفلس ہو
 چھپتے ہن جا کر کہاں قاتل تری بے پروا
 ساقیا ہلکے لگے لگے چلو سے پنا
 بعد مردن اسلیسے تابو سے باہر تھو باغ

بیوفا ہو کچھ مردت میری دلبر میں نہیں
 سچ کہوں ایسی تو خوشبو تیرے عجب میں نہیں
 تیغ عریان آج کیوں درت شکر میں نہیں
 سرخی ایسی جو ہری یا قوت احمر میں نہیں
 لطف کیا ہو زندگی کا یا رب گہر میں نہیں
 ہاں کچھ غم کے سوا تیری مقدر میں نہیں
 اک ذرا سی ہی می گلزار گستاخ میں نہیں
 کوئی دنیا کی خوشی سے مقدر میں نہیں
 ناز کی طرح کے تو اک گل تر میں نہیں
 سختی اور بہت چڑھتے دل میں نہیں
 طرح کی روشنی خورشید خاویں میں نہیں
 جو زبان میں اور کے تیری ہونے نہیں
 ساقیا نقصان ترا کچھ ایک مانو میں نہیں
 کتنی ہن باریک بین اک مار بستر میں نہیں
 مال کیسا سایہ دیوار ہی گہر میں نہیں
 امن کا گوشہ کوئی دامن عشر میں نہیں
 طرح بیو میں ہو جو لطف مانو میں نہیں
 دیکھ لین سبیل کچھ دست سکند میں نہیں

دل غل سطوت کر ہن حذر یادہ متعل

ایسی سوزش آفتاب روز محشر میں نہیں

تو فیس کو سب عشق میں گھاٹا ہوں

اکھی جنوں میں جو صبح کی سمت جاتا ہوں

میں خوش بیان جو ڈیر لے جا آہوں
 میں اپنے عشق کا جب حال اوس سنا آہوں
 جو قرب خیر اوس آئینہ رو کو پاتا ہوں
 یہ شوق قتل ہو خنجر بکف جو پاتا ہوں
 فنا کی بعد بھی جوش جنون دکھاتا ہوں
 اونہیں میں پہلو اختیار میں جو پاتا ہوں
 وہ کہم رہا ہوں کسی پر ہوں بہان میں کیا
 جنون میں جبکہ گریبان گہنٹا ہے گلا
 ہزاروں سنگ حادث فلک آتے ہیں
 ہن تنگ شکنجہ امت کا پے پے اعمال
 بلند کر کے صد مثل سیال اور پر
 میں اس جہان میں جہان ہر جہت میں کیسی
 خوشی یہ امر فصل بہار کے ہے مجھے
 وہ ساتھ خیر کے ساتھ ہیں صبر و راحت
 نظر کبھی نہ کبھی پڑ ہی جا سکے اوں
 وہ منہ کے کہتے ہیں قلب جگر سنہا لیا آپ
 تمہارے جو باز غم ہوا آسمان کے ستم
 نہ ہو گا وہاں اولفت میں رہنا محسوس
 جہان میں مہم و فساد کا ہلا کیا ذکر
 ہزاروں مٹی ہیں جب بوسہ گل رخسار
 خیال کر کے میرا اس سحر و کجی کے شب

اگلون کے سامنے بیل کے ہوش اڑتا ہوں
 کچھ آب روتا ہوں کچھ قیں کو مڑتا ہوں
 تو صاف آب خجالت میں ڈوب جاتا ہوں
 خوشی سے سامنے قاتل کے سر جھکاتا ہوں
 آفس ہنتر ہی میں دھجیان اڑتا ہوں
 مثال شمع سر زہم دل جلاتا ہوں
 وہ بوسہ مانگتا ہو جسکو منہ لگاتا ہوں
 ہزاروں دھجیان اس کے میں اڑتا ہوں
 اکبھی جگر پہ کبھی دل پہ چوٹ کھاتا ہوں
 اگنہ وہ کرتے ہیں تحریر میں مٹاتا ہوں
 کسی طرح سہی آواز تو سناتا ہوں
 جو جھگو غم ہی کھلاتا ہو یہ تو کھاتا ہوں
 کہ میرے میں میں نہیں آج کل سنا ہوں
 صبا کی طرح میں گلیوں کی خال اڑتا ہوں
 میں آنکھ رزون دیوار سے اڑتا ہوں
 نقاب ولٹ کر میں صحت ابھی دکھاتا ہوں
 جوا بٹھ سکین نہ کسی سو د بار اڑتا ہوں
 بناب خضر کو ہی راہ میں بتاتا ہوں
 میں راہ عشق کی مجنون کو ہی بتاتا ہوں
 شب صاف میں پہلا نہیں سنا ہوں
 بھا ہوا ہو جو دکھا کنول جلاتا ہوں

جہانمیں تو ہی تو شیب جور ہے اُغظ اون آنکھوں کو لب معجز نہایت کہتا ہے دل و جگر نہ سہی ہوش و عقل و صبر سے	گنہ جو میں جو جہنم سے دل لگا ہوں یہ بار ڈالو میں جسکو میں جلاتا ہوں میں کچھ نہ کچھ زک کو چہ میں کہو کہ آتا ہوں
---	--

میں اپنی دل سے ہوں ناچار ہو گیا سطوت
ہزار دن جو دوستم بار کے اوٹتا ہوں ۶

ڈھونڈ کر ہم کو لی معشوق پر یاد کریں قہر ہے ہتھیان نالہ و فریاد کریں ضعف ہو دھ بھی تو کسکنا نہیں میں یوانہ اسلیس میں اس پلو میں نہان رکھتا ہوں جھکے یوں زبست میں ہر ایک سول کو دانا فرد عشاق کی وہ دیکھ رہے ہیں یارب ہم ادھر صبر و تحمل میں ہو ہیں مشاق تفسو نہیں جو کریں نالہ پر درد اسیر یہ تو فرمایو الفت میں ہی ہوتا ہے ہوں وہ بلب جو پھر کہ ہوں ٹادام میں رحم آیا جو اونہیں اپنی گنہ گار و پھر اپنی عشاق پہ اسوت نہ کرا سدا رہے ستم شعر میں کوئی بیتابی دل کا جو ٹیرا ضبط عشاق پہ تاکید کیا کرتا ہے حسرتیں آرزو میں دلین چاکر ہوں	اس طرح اس دل ناشاد کو اٹھا د کریں باوہ بزم میں اغیار کو دل شاد کریں طوفانِ بخیار کو تیار نہ حسد ا و کریں چھین کر دل نہ مرادہ کہیں برباد کریں دوست تو کیا ہیں عدو بعد فایاد کریں کیا عجب آج مرزا نام پہ بھی صا و کریں وہ او دھر دھر ہزار دن ستم ایجا و کریں پہر یہ ممکن ہے کہ صیاد نہ آرا و کریں آپ بھولیں ہمیں اور آپ کو ہم یاد کریں یہ پند میں مجھو گیسو صیاد کریں سان بیز نہ توار دن کو جلا و کریں تنگ آ کر نہ خدا سوتری فریاد کریں بولو وہ آپ ذرا پہ اسو ارشاد کریں دل کو کھینچیں نہ کہی آہ نہ فریاد کریں گہر یہ مدت سو ہو ادھر اہوا آباد کریں
---	---

سیکڑوں و دست گئی ملک عدم اسو سطوت

کس کا افسوس کریں کسکو بہلا یا د کریں	
<p>وہ جب پاس اپنے محفل میں قیون کھڑا ہوا چھپا کر تہسو غیر ذکوہ اب گہر میں لگا ہوا پتھر نقر جب ہبا عین تشریف لائے ہوا ایکلا جب کبھی اوس شوخ کو رستہ میں لگا ہوا تھاری چشم کو دیوار جب صحرا میں جا لگا ہوا خزان کیا آگئی ویران ہو جائیگا کیا گلشن نفاہت کے سبب غش جو آتا ہو کبھی محسوس حریر صان زانہ ہی غب بید رہن دکھو جنھیں معشوق ہمنوا ایک ت میں بنایا ہو سوال وصل کے ناموں کو کیا تاشا ہو برایں قاتحا آہن جب ہ میری تربت پر گاہ ہوتا ہو مجھ کو گناہ پانہ نکلا ہے ترے عستان کو تسکین میں ہوتی ہو مرقہ نہیں شکستہ یار مذکور دریا نوش ہونہ ہوا جلی جب شمع سو محفل میں پروئے تو وہ جلے بڑا فرق اونہیں اور عیسیٰ میں اگر غور ہو دکھو</p>	<p>مثال شمع ہم چپکے کھڑے آنسو بہاتے ہیں ہوا معلوم یہ ہلکے در پردہ جلاستے ہیں تو کیا کیا شوق سوز گیس کے پہلے آنکھیں لگا ہوا ہزاروں منتیں کے ہم گہر میں لگا ہوا نوا ہو فخر و زیر قدم آنکھیں بچاتے ہیں نہیں معلوم سان چن کیوں غل مجا آہن ترس کہا کردہ زلف عنبر نیکی دوشگاہ ہوا دخون میں ٹہرائے ہوا تو پھر لگا آہن عصبت آج ہوا چنگیوں میں لگا آہن نہیں کچھ ہو ہوا ہوا چپکے مسکرا آہن قیامت کے پہلو کو غوص تیوری پڑھا آہن رخ پر نور زلف سید جب ہٹا آہن بھڑکتی جب ہو دلہن آگ شکوہ بجاتی ہو سب تو ہوا کیا چرخ کے خرم چڑھاتے ہیں حوہ عشق وہ عشاق کو یوں آزما آہن وہ تو سرور کرتے تھے ہوا کر سو جلا آہن</p>
<p>فرشتے پریش اعمال جب کرتے ہیں اسو سطوت پڑا مداحیدر قبر میں تشریف لاتے ہیں ۴</p>	
<p>ہو خیال رخ نگار ہمیں ۴ کر دیا عشق نے یہ رار ہمیں</p>	<p>نظر آتی ہے یا ہمارا ہمیں سرتک ہو مدن پر ہمارا ہمیں</p>

<p>ہو تنہا کو سے یار ہمیں اوس کی کیا دیر نہ خار ہمیں قل کرتا ہوا بختار ہمیں زیست کا کب ہو اعتبار ہمیں جس اک پل نہیں قرار ہمیں نظر آتا ہوتا رہتا رہیں خار ہو باغ کے بہار ہمیں کو چہ یار کا غبار ہمیں ہمہ تن چشم تظار ہمیں نہیں یہاں سان قرار ہمیں دل پہ اپن ہے اختیار ہمیں نذرین نافہ تار ہمیں</p>	<p>اگر جنت میں کیا قرار ہمیں ہا رہو لو گے یہ جو عزیزوں کو موسیقی چکا دے ہر خدا کیا کرین بال دولت املاک لوگ فرگان وہ نیش عقرب ہو جوش دشت میں ہر من ہر نہ ساتھ ایو نہیں وہ رشک چین کم نہیں سر نہ بصارت سے شوق دیدار نے بنایا ہو جب سے اوس متعارف ہو کو دلہا ہم سہیلے کر لگا جبر جو تو ہو جنون عفت زلف میں غبار</p>
<p>کیون جان کی ہوس کرین سطوت باغ جنت ہے کو مریا رہیں</p>	
<p>اوس بہ زہنی سونے کی بجلی کا نیز کاٹی پڑے ہوئے ہیکل ری بان میں مصرع لکھا جو اوس قد و دنگ شان میں بھیجو گوریان جو مجھو خا صدان میں دوداغ مہرواہ کے ہن آسمان میں بختا ہو کیا خدا نے اثر آستان میں بجلی عروس شام زہنی ہو کا نہیں</p>	<p>رتبہ گشتا بلال کا سارے جہان میں جام شراب جلد پلاہر کے سا قیا مانند سرو سبز ہوا ہاتھ میں قلم خون پی کر غیر رشک ہو جائیں جاں باز آبی قبا سوا کی میں دون کس طرح شال اوس بت کو در پہ آکر گدا بادشا ہوا کیا چرخ عیان شب اول ہے ماہ نو</p>

ماشت کا دل دہ کرتے ہیں بال ہر گھڑی	بیرہ ملا کے ہوونکی کمان سین
کال گھٹا میں منہ کاہن ہو گیا گمان	جہاں جو پہنوزلف کے پاس اونو کا نہیں

سطوت ہر ایک سرع ز صبح آب ہو	
دیکھی نہیں ہے ایسی طراوت تران میں	

بلبلین اس دور تہی بین لان باغین	جاں رہتا ہوں ہر اک گل کا گریاں باغین
داگریو وہ گل جو زلف غبر فشان باغین	سنبھل چنن سر سر ہر ہرستان آہین
یا وہ قد من آہ سوزان کو جو میر رات کو	سر جل جگر نو سر چہرہ مان باغین
کہ ہر تنہم سوچی آنکھ رہتی ہو لڑی	یا وہ آجائو ہین اس گل کو جو دندان غبار
نیم کے آنکھ زینت گرہ گوشتاوسب	بہر سر آج رہ سر و خرامان باغین
زلف نیل ز سنواری سنکے بڑا ب کی	ہینو شبنم ز گلون زور غلطان باغین
سجڑہ دیہا جو اس گل کو لبان بخش کا	پھر کہ کلمہ ہو گیا لارہ سلطان باغین
آہ مہر مری غنچہ دہن کی سنتے ہی	ہو گیا خاموش ہر مرغ خوشل کھان غنہ
باغبان ثابت ہو یہ تنہم کو قیاد نسو ہین	دنگو زندان ہر اک گل شب کو گریان باغین
صوت گل ہم ہی رستے ہین گریاں یکایک	یا وہ آہو جو ہلو کرنی جہان باغین
تین تین ہون منہ ہوتا ہو شراب ناب	کیفیت ہو گر میر ہو سامان باغین
اس قدر نخت نکر امی باغبان سچا ترینا	فصل گل دو چار دن ہو اور زمان باغین

سنتے ہین گل کان دہر کے بلبلین ہوتی ہین مست	
جبلکہ پڑھتا ہو وہ گل سطوت کا دیوان باغین	

رولف واو	
غزل	

<p>کہا کہ آس کہاں تم مروتا نے کو رقیب خوش ہوں نہ کیونکر قضا ہو آؤ کو رہا کہ نہ ہو ہین لا شمار ادا دھانے کو یہ حال اپنا بایا مرے دکھانے کو کہ سر چڑھایا تھا کیا آپ نے گرانے کو کچھ یہ تمنع ہی آنسو فقط بہانے کو کہا یہ کون ہین کیونکہ غم غل چانے کو محبت اور جارا ہو بلبل کے آشیانے کو نہ آئی قبر پر وہ پھول بے چرمانے کو نشان قبر کا اب آئی ہو مٹانے کو وہ اپور خستہ نقاب آج ہین ادا دھانے کو تو دیکھ آتا ہوں اوس بت کر آستانے کو ہمارے ہاتھ ہین زلفین تجھی بنانے کو کلیجہ چاہیے پھر کا دل لگانے کو جہکی ہے تیغ تمہاری گلے لگانے کو نہ تنگے چنتی پرے آشیان بنانے کو</p>	<p>کہا جو آج او نہیں حال دل سنانے کو بگڑے کے آج مرو گہرے ہین وہ جانے کو یہ بات کی ہو فقط خلق کے دکھانے کو وہ آئی میری عبادت کو تو یہ فسر مایا پھر کے زلف سے کیون میری دلکو پہنکے نہ وہ ستونہین کوئی بعد دفن کے سرا سب دل کو عاشق صداوت جو در پہ جمع ہو ہمایون تو ہی ہو بڑا خانان ارے صبا بہت نہاری و فاسو بعبہ ہی یہ بات ہلاک کر کے مجھ کو بھر مین ہوئے نہ بل مجھ کو غش آئی تھی نہ صورت سے زیادہ ہوتا ہو جب شوق جج بیت امتد شب ہمال ہے شاز کی احتیاج نہیں جھان مین ہمسو ہون کے سہی نہیں جاتین یہ عید گاہ مین عشان ہو تو وضع کے چمن سے پہنیک بگھن شیمین بلبل</p>
--	--

کسی مین بوسے محبت نہیں اہی سوط
 عجیب طرح کی گردش ہوئے زمانے کو

<p>چہرہ اوس شوخ زجبدن سے دکھایا مجھ کو مثل موسیٰ کے نظر کی تو غش آیا مجھ کو تیرے ہاتھوں میں قیون لگائی ہندی</p>	<p>دل یہ بیابا پچین نہ آیا مجھ کو یار نے صن کا جلوہ جو دکھایا مجھ کو میری تقدیر نے یہ رنگ دکھایا مجھ کو</p>
---	---

<p>میں تو واقف ہی نہ تھا عشق مجھ کی کبھی کچھ خبر مجھ کو نہیں اسے صنم پر وہ نشین زنج کے وقت نہ تڑپا یہ مجھ کو آ یا چین واہ رے شوق ہوا سنتی ہی میں دلی انہی فلک اسے ہوا مجھ کو بھلا کیا حاصل ہے شوق صحرا کا ہوا پاؤ نہیں پہنی زنجیر ہے استخوان تک سگ دلدار کے قابل ہے خوف سوز درد ہوا رنگ مرے چہرہ کا خیر منجانی کی تقسیم کیے تم کے خم مجھ سے فرق میں یہ احسان ہوا تیرا ہوتے خیر کے اکھ میں کھٹا ہونین کیا نہ کھٹ</p>	<p>بیٹھے بھلا دلا تو نے ستا یا مجھ کو در بدر تیری محبت نے پہرا یا مجھ کو تم زانو جوہن قاتل نے دبا یا مجھ کو شردہ وصل جو قاصد نے سنا یا مجھ کو میری محبوب سو کیوں تو نہ چھڑا یا مجھ کو عشق کیسو نے یہ دیوانہ بنایا یا مجھ کو آتش عشق نے اسدرجہ جلا یا مجھ کو سبقت ز جوہن آ کے ڈرایا مجھ کو تو ذاک جام ہی ساقی نہ بلایا مجھ کو تو ز دنیا کے کھیر دن سو چھڑا یا مجھ کو اپنی پہلو میں جو اوس گل نے بٹھا یا مجھ کو</p>
---	---

یہ رقیبوں میں کسی نے نہ اوٹھایا سطوت
 رات کو نرم سینہ اوکلی جو غش آ یا مجھ کو

<p>ہوئے لہو ع گل نہ کس شہلا مجھ کو ہو گیا الفت کیسو میں یہ سودا مجھ کو لب پہ دم غم دوری نہ ہو مارا مجھ کو وحشت دل زد کہا یا ہو وہ صحرا مجھ کو شکل دم بہر جو دکھا۔۔۔ وہ مسیحا مجھ کو ہو قیامت سو سو وعدہ فردا مجھ کو وصل کے اوسے موا امید بھلا کیا مجھ کو جانگا چہرہ قتل سے تڑپتا مجھ کو</p>	<p>عشق ہو گا کشتی پر حسین کا بچا ہوئی زنجیر پٹنے کی قلمب مجھ کو قاصد اذکو یہ پیغام نہ پائی دنیا ہو بھینر، دیکھ کے مجنون کا جگر شوق ہو جا مرض عشق سے فوراً ابھی ہو جا شفا وصل کے توفیق نہ برتا ہوں کبھی جٹیا طلب بوسہ عارض پہ پڑا مانے جو ہاں اس بات کی امید تھی قاتل سے</p>
--	--

۱۰ منہنی مست ہو جاتا ہوں سننے کے صلہ
نشہ ہو جاتا ہے اس کے دیکھو لہو سا آیا
حیف کی جا ہو کہ اکدن حشر با عجا رسو

برو یا شاید که موسی کاظم علیه السلام
جام محمدیها چون تری بنفشه رکو
از صبر تنه نه و کها اسفل مسکو رکو

لبو کی مدت کہ سطوت یار کو دیکھا بہین
صبر سے یک طرح پیرے دل پر بخور کو

سنگی کہی جو آگے مرو گھبن کی بو
 آتی ہو تجھ یاد جو اوس گھبن کی بو
 مہل جو باغ میں، غنچہ دہن کے بو
 گرم سونکا دوزخ شکن در شکن کی بو
 عطر عروس حبیب ہو یو شاک من
 پہلون ہو کام ہو نہ غرض عطر سو مجھے
 کو چہ میں اوس کے آگاہی آیتان بے
 بدلے اگر کے ہن دل عشاق جل ہے
 بوسہ یا جہیز موطا ہوا دماح
 اتو بار آگئی تن جیا نہیں میرے جان

ہر خدایک کو بخدیش آئے چمن کی بو
 گلشن میں نکلتا ہوں گل باسن کے بو
 شرمائے چمن میں گل نشین کی بو
 عاشق کو پہ چوٹ آؤ نہ تاک ختن کی بو
 تم تین سوا رہی جو مرجان دان کی بو
 میں روزوں گھٹتا ہوں تر و پیرہن کی بو
 بیل جزو رنگو سے مگر تباہ چمن کی بو
 ہر دم سے جدا ہو تری انھن کی بو
 بہتر ہے بو گل سے تمہارے دھن کی بو
 آئی ماغ میں جو یہ ہے ہر من کی بو

سقوط نہ ہو گا ابن روزیہ دعا
چر سو گھون چارے کے مہ فہ ماہ رمن کی ہو

قل کر دیکھو ناو مہر دلیبر کیوں ہو
غیر کے ساتھ تم آتے سر پہ گہر کیوں ہو
سرتو حاضر ہو خطا و مرو دلیبر کیوں ہو
کج اداں سو کیا کرتے ہو عشاق کو قتل

مقام شریف و مبارک است و این مقام
نورانی است و از آثار و بركات
خیر و برکت و رحمت و کرم است
عاری من هر چه که باشد و این مقام

غیر ہمراہ بن آئی ہو عیادت کے لیے
 قدموزدن پہ نہ قری کہیں عاتق ہو جا
 رحم لازم ہو تمہیں یا رکھوں زارِ غریب
 کیا مری آہ رسا نے ہو دکھائی تھا تیر
 غیب کے کہنے سو کیا آگیا ہے دلیں غبا
 نہ خطا میں کوئی کی نہ کیا کو لے گناہ
 تہنو تو کہانی تھی اغیار کے منو کی قسم
 بلکہیں جھیکا کر جھٹ کرے ہو مجکو زحمت
 میں تھیر کا ہون کا نہیں شاہی سے
 سنعود کو کر زمانے میں کرو اپنا نام
 فرقت ساقی مہر دین ہو نصرت دل کو
 روز کہتو ہو یہ مجھ سے کہ مری گھر سے نکل
 میری کنو سو نقاب الٹو جان ہو روشن
 کیا کسی عاشق کیسے کہے مرنے کا مال
 زندگی بہر تو جنوں نے مجھو عریان کہا
 بن چکو بال ہٹا بیچ سو آئینہ کو
 جسکو دل میں دیا بال دیا خوش ہو کر
 اوسکی فرقت میں زمین چاہیے رہنے کو
 ظلم جو مجھ پہ وہ کرتا ہے دھتا ہون
 یا ترک خود خطا شوق اڑ کے پہنچ جاگا

تم لگا کر دل ہمار پہ نشتر کیون ہو
 تم خزانہ تم شمشاد و صند ہر کیون ہو
 شکل دکھلاؤ ہر اتے مجھے درد کیون ہو
 ہاتھ کو برسوس گئے ہو دیہر کیون ہو
 بے سبب مجھ سے مر بجان مگر کیون ہو
 خود بخود مجھ سے خفا ہو مری دیہر کیون ہو
 سامنے میری بلاؤ اور نہیں منکر کیون ہو
 بر چیان آ کے لگاتے مری دیہر کیون ہو
 تاج کیا چیز ہے ممنون مرا سر کیون ہو
 اپنی مٹھی میں لیے غنچہ صفت زر کیون ہو
 آتش لب سے ہمار ی لب ساغر کیون ہو
 جان جان تیر جدا عاشق مضطر کیون ہو
 تمہ چپا ہو ہو تم اوسہ انور کیون ہو
 تم پریشان کیے زلف مغبر کیون ہو
 قبر پر بعد فنا ہولوں کی جاہر کیون ہو
 دریا میں میرے تری سد سکندر کیون ہو
 پہر عزیز اوس سے محبت میں مجھو کھوڑ
 چین سو کام نہیں حاجت بستر کیون ہو
 پہر خفا مجھ سے مرا یا رنگر کیون ہو
 دل بیتاب پہ احسان کبوتر کیون ہو

شکر کر ماہون تو کل میں سدا مسطوت

گو گنہ گار ہوں کم رزق مقدر کیوں ہو

<p>میر گیا ہوں مجھ کو کم کے حلائی جاؤ زلف مشکین کے ذرا بو تو سنگھاڑ جاؤ میرا مردہ ہو پڑا اسکو جلاسنے جاؤ ہم سے بھی آج دلا اکھ لڑا سنے جاؤ ہو مزا گالیان تم جھکونا زج اے ہاتھ سواپنو مجھے زہر کھلاسنے جاؤ اوس شکر سے محبت نہ بڑھاتے جاؤ ایک ٹھوکر ہی جنازہ کو لگاتے جاؤ ہاتھ تلوار کا بھی مجھ پر لگاتے جاؤ قبر عاشق پہ بھی دو پھول چڑھاؤ جاؤ اپنی صحت ہی تو عاشق کو دہاؤ جاؤ میر کو سینہ کو نہ زانو سے دباؤ جاؤ</p>	<p>خیر تم صبح شب وصل ہو جاتے جاؤ غش مجھو آیا ہی پہلو سو جو تم اوسکی ہو قبر عاشق سے وصل آئی چلا جب وہ صبح دید بازی مین ہو غیر و سب بہت تم شہنشاہ دست کشائی مرو دھل مین بڑھو جائین ہو جو گھر سے مرو جانے کا ارادہ اویار تم سے کہتا ہوں کہ چچاؤ گا اسی حضرت شل کاندہ دینا اگر اویار نہیں ہے منظور دل مرا تیرے سے جو کیا ہے زخمی آج اگر ہاں پہن کر او ہر آنکھ ہو قل کرنے ہو اگر منہ نہ پہاڑ صاحب فوج کہتے ہو تو راحت کا ذرا دہان رکھو</p>
--	---

اک نہ اک روز عوض اسکاٹے کا سطوت
یار جو ناز کرے دل سے اوٹھاتے جاؤ

رویف ہائے ہوز

غزل

<p>دنیا سی ہم تو بیچہ سی ہین اوٹھا کر ہاتھ ہنسکر کہا کہ قطع ہوں تیرے چپکے ہاتھ دل میرا گیا کسی نا استناد ہاتھ</p>	<p>دیکھو ہین جب سی اوس صنم دلرا کو ہاتھ اولین بلا مین اونکی جو مینو بڑا کو ہاتھ ڈرتا ہوں وہ سلوک خدا جانو کیا کر</p>
---	--

<p>ایسا ہو جب تو اپنی مری وہ بت حسین ہو کر خفا وہ کرتے ہیں قاصد کا قلم رکھ چپا کے ہیں سب لدار کے لیے ای بادشاہ حسن کروں تجھ میں شمار زار و خیف دیکھ کے کیا جسم آگیا یہ شوخیان تمام ہیں عشاق کے لیے وسن سویرا دل ہو شاغفہ سال گل ہو کر تنگ بھر سے کرتا ہوں یہ دعا دم بریں مر گئے گہی دم ہر میں جی گئے مات کے بعد گل جو نظر آگیا مجھے لے لین جو گیسٹوں کی بلا میں تو کیا ہوا کس طرح عندلیب نہ دل کو کرے فدا پہر محکوم اسکے یاس چلائے کے دل مرا موسیٰ کو بعد نوح کے کیسی ہوئی خوشی گر ہوں جہان میں کھو حسین اسکو کیا غری</p>	<p>برسون دسائیں مانگی خدا سے اوٹھا کر ہاتھ مجھ پر ہو کے بھیجے گا نامہ صبا کے ہاتھ آئیں نہ اوٹھو ان پس من دن ہما کو ہاتھ قارون کا گنج آتا اگر مجھ گدا کے ہاتھ وہ تھم گئے جو تیغ کا ہم پر اوٹھا کر ہاتھ باندھو کسی حسین نے نہ ذرہ خا کے ہاتھ جسدن سو دیکھو اوس بت گمیں اندا کی ہاتھ آج اوٹھا دل ہی کسی ہو فاکر ہاتھ ای یا اپنی زبیر سے بازو ادا کے ہاتھ ڈالی گلے میں دور کے اوس ہو فاکر ہاتھ باندھو نہ اتنی بات پہ مجھ جھپٹا کے ہاتھ نازک کہیں ہیں گل سو مری دلہا کے ہاتھ مدت سو میں تو بیٹھ رہا تھا اوٹھا کے ہاتھ اللہ ڈایا یہ بیضا جلا کے ہاتھ دنیا سے جو کہ بیٹھ رہا اوٹھا کے ہاتھ</p>
---	---

سطوت میں کہیں باگ کہوں جو ستم کیا

کائے ہیں سار بان نے تہم کر بلا کے ہاتھ

<p>محبو قاصد دیا اوٹھا کر لاکر نامہ دست قاصد سو کر بگا جو لکھو گا ترا حال جب کبھی خط میں لکھا مینی پائیم صلت خط میں کی ہے رقم بعد نا اوس گل کا</p>	<p>دل مرا تاد ہوا دیکھو ہی سرنا مہ کس طرح بیچوں اوس کو دل مضطرب نامہ ہری ہری کی کیا اوس شوخ نے پڑھ کر نا عطر سے سیا کیا سینے معطر نامہ</p>
---	---

<p>رات دن غیر دن کی صحبت اور کب صبر بشرع نہ پڑتا ہو وہ فرقت میں تری ڈر ہو مجھ کو نہ کہیں ذبح وہ جلا دکر یا در کہنا کہ رقیبوں کو لکھنے خط یہ عداوت ہو جو قاصد ذی اخط میرا راز اپنے دل شیدا کا لکھا ہو مینے سوز دل کا اونہیں احوال تم کرتا ہو خط دلدار جو آیا مین ہوا شادی کر فائدہ کیا ہو جو خطا و سکو لکھوین اور دل کچھ تو تسکین ہو دلو تم اگر جاتے ہو</p>	<p>کیون لکھے گا مجھ کو وہ اور دل مضطر نامہ نامہ بر کہنا زبانی ہی یہ دے کر نامہ دگیا ہو مرا اور دل جو کبوتر نامہ مجھ کو ہو لے سے نہ بھیجا کوئی دلبر نامہ پر رزے غصہ سے کیا یا رنے لیکر نامہ دینا قاصد نہیں غیر روک چپا کر نامہ خوف یہ ہونہ کہیں خاک ہو چکر نامہ بنگیا خوبی تقدیر سے خنجر نامہ نہ توجہ ہو پڑے گا وہ ستار نامہ بہجنا ہاتھ سے اپنی مجھ کو لکھ کر نامہ</p>
--	---

بعد مدت کے جو خط مجھ کو لکھا اسے سطوت

کیا خوشی دل کو ہوئی یا ر کا پیر کر نامہ

<p>حسرت کا اس قدر مجمع ہے میری دل کو گستا خنجر بر دوسو دل زخمی ہوا جس شمشیر سے ایک بوسہ مانگنی پر سیکڑوں دین گالیاں قل ہو زکا ہوا ہوشوں مجھ کو اس قدر چھین کر ظالم لی جاتا ہو ڈر مجھ کو یہ ہے ایسی بینوشی کو توں سانی کے بھی اور جائیں چھین سکتا دل را کوئی نہیں غالب ہو اس قدر فرط محبت ہو کہ بعد مرگ ہے یاس لیلی کے ہوا کا بھی گذر ہوتا نہیں</p>	<p>سانس ب سینہ میں آتی ہو بڑی شکل کے دیکھو بسجل ترپتا ہو پڑا بسجل کے ساتھ یہ کلام حجت کچھ چھو نہیں سائل کے ساتھ سر جھکا کر روز پھر تا ہونیں اس قاتل کے دیکھو کس طرح پیش آتا ہے میری دل کے ساتھ سو ڈنچا نہ چلین یار ہم تم ملے ساتھ حسرت کا ہو بہت انہو کیر دے لکے ساتھ روح ہی سیری رہے گی دیکھنا قاتل کے ساتھ آؤ مجھ کو طرح ہو بخد میں محل کے ساتھ</p>
--	---

<p>تیز زبان کر کے اگر زخمیہ چڑکا ہو نک ایسا وہ ہلا نہ پوچی بات ہی میری کبھی ہو بر اس عشق کا اوس بت کا میں بندہ بختون کیا د ا عظمین ہوں سسٹے جان کوئی او ظالم خطا تابت مری تو نے نہ کی زلف کے کوچہ میں لجا کر کیا اوس کو تباہ روز رتی ہو تہادت کی مروں کو سپید کس طرح رنج و الم سے ہو گی الف میں بجا</p>	<p>اب در اشیرین بانی ہی کر و سہل کے ساتھ عمر میں کی بس افسوس کس غافل کے ساتھ مذہب حق تھا جو بد لاند مذہب باطل کو کتا لفٹکو کرنا بہت اچھی نہیں جاہل کے ساتھ حکم و یکر قتل کا ہیجا جھو قتل کو ساتھ عشق کو تھی دہنی ایسی چار سو دلوں کے ساتھ ایک مدت ہو پڑا ہوتا ہوں اوت قتل کو ساتھ اک ناک آفت لگی رہتی ہو میر دل کو ساتھ</p>
---	---

میں بڑی جاہل وہ سطورت جو لطافت سو پہر
شعر گوئی کا مزاج کچھ ہو تو اس کامل کے ساتھ

رویت یاسی تحتانی عوہ

<p>جو دلیں ہو کسی صورت سانہیز غم فراق بیدا او ٹھ سے گالیاں ہی ہو خوف وہ کم سن ہیں غش آج ہو و ہیں بوسہ کے لینے پہ ہمسو اگر وہ خیال ہو یہ ہیں ہو ادنی رسوائی گیا سدم کی طرف قافلہ احسا کا وہا کو زلف کو کتا ہو عاشقوں کو تیغ کینکے بنگسی میرے گمزمین ہوئی ہے</p>	<p>ایکلا او کو کسی وقت پانہیں سکتے یہ ضعف ہو کہ تری ناز او ٹھانہیں سکتے حکرو کا زخم ہم او کو دکھانہیں سکتے ہم اپنا حال دل او کو نہانہیں سکتے اسی سو آہ و فغان لبچ لاہیں سکتے ہزار جلد چلین او کو پانہیں سکتے یہ دام وہ ہو کہ دل بھٹنے جانیہیں سکتے ہم او کے بزم میں آفسو بہانہیں سکتے</p>
--	---

<p>ابھی تو ہاتھ میں خنجر اٹھانا نہیں سکتے قہقہیل ناز کو اپنے جلا نہیں سکتے کہ ایک لمحہ میں سب ارمان مٹا نہیں سکتے مزا ملا جو ہمیں لب یہ لانا نہیں سکتے ہزار دلوں کو چڑھائیں چھڑا نہیں سکتے فریب حسن میں وہ جھکو لانا نہیں سکتے کہ سیر کسی قدم تک اٹھانا نہیں سکتے پر اوکے ہجر کا صدر سے اٹھانا نہیں سکتے پر اوکے یاد کو دل سے ہٹانا نہیں سکتے چرخ حسن صنم کو بچھا نہیں سکتے بڑھاپی ابو محبت گھٹانا نہیں سکتے ہو اس کھوکھلے ایسے کہ آ نہیں سکتے</p>	<p>کر نیلے فوج بھگت طرح وہ کم سن بہن برائے نام ہے کیا آپ کی ایسا ہے عطا ہوں عشق میں دو دل مجھ خداوند صنم خدا کی قسم آپ کی محبت میں نہ پہنسا ہو رلف حینان میں بہ طرح جا کر کچھ ایسا میں نہیں نادان جو ہفت آؤں ہمارے کو یہ میں یہ بہتر عاشقوں کو ہو ہمارے سامنے ہو سہل جان و یدیا ہزار رنج ہوں لاکھوں ستم ہوں جا جان ہماری آہ کے جھوٹے چلین ہزار مگر نہ جانے تو تلوں نراج میں اتورے دلادہ اوٹھ لگو ہین جو سیر ہلو سے</p>
---	---

غزل دکھائیں لطافت کو کیوں نہ امی سطوت
 جہان میں ادنا ہم اوستاد پانہیں سکتے

<p>کہ جس کو حسن کی ساری جائیں شہرت ہو نہ چین ہو دل بھور کو نہ راحت ہے نہ ہم دکھائیں گے منہ مار کو شکایت ہو بنو کا حسن جائیں خدا کی قدرت ہو نہ آؤ غم کوئی آج کمد و خلوت ہے صنم میں نام خدا تھر کی شرارت ہو کریم کی یہ مرے مال پر غایت ہو</p>	<p>ہیں تو ایسے پر زیاد سے محبت ہو نہان جو آنکھوں کے اوس جان جانکی صورت بغیر اسکی اجازت کے لے لے لے لے بشر تو کیا نہ دشتہ ہی کر سکو تعریف وہ مہربان ہو ہین ہوا وصل نصیب دکھا کہ شعلہ رخ وصل میں جلا یا دل وہ بے سوال کے دینا ہو زرق گھر بیٹھے</p>
---	--

<p>ہمارے نام سے اس درجہ اور سکون و نفرت ہو کلائی او کی چمکتی ہو یہ نراکت ہے قلم کے بعد بھی عاشق سے یہ کدوت ہو کہ رستہ وقت تری یہ نئی کی حسرت ہو نصیل بے جا گو قریب و صلت ہو فلا کسی سو نہیں اپنی اپنی قسمت ہے نہیں ہو غم جو گنا ہوئی میری کثرت ہو تو گھر میں بھی نہیں آؤ کی اس جارت ہو ستم ہو قہر و غضب بلائی آفت ہو ہمارے دل میں جو ایسے در و تیری شدت ہو نہ دیکھو چین ہو مجھ کو نہ شب کو راحت ہو تمہاری شرم کی ترجمہی نظر قیامت ہو بڑی یہ حضرت دل آپسے شکایت ہو وہ زائد و مرا معشوق خوبصورت ہو جناب حیدر صفدر سے جس کو الفت ہو کوئی جہان میں ہمسا ہی خوبصورت ہو</p>	<p>لفافہ خط کا عداوت سے پہاڑ کر پھینکا چمن میں ساتھ میری کیلئے ہیں وہ گیندا ہماری خاک و راز گاہیں سے وہ تنوع یہی سبب ہے جو انکھوں سے دم نکلتا ہو نری سو سو گنا ساتھ اس پریشانی کو ہمیں تو رنج وہ دین خوش کریں قیہ کو امید عفو ہو قائل ہوں اس کی رحمت کا سوال وصل کا او کو جو خوف ہو مجھے ہو کوئی دل مرا بال یہ تمہاری حال یقین ہو غیر کے گمراہ وہ کہو ہو گئے بنا ہوں عشق میں اس شمع کو کہ پردہ غضب کا تیرے دل کو پار ہوتا ہے خراب آپ ہوئی مجھ کو بھی کیا رسوا یقین ہو تم ہی اگر دیکھ لو تو عاشق ہو ہزار ہو و گنہ گار بخشہ سے گا خدا وہ عاشقوں سے یہ آئینہ دیکھو بول</p>
--	--

شگفتہ کیون نہوں دل اوردن کے اس سلطوت
 مخف جہان میں مانند باغ جنت ہے

<p>اپنی عاشق کو جو وہ ایک نظر دیکھنے بام پر جب یقین اسے رشتہ تو دیکھنے اپنی محبوب کو ہم شام و سحر دیکھیں گے</p>	<p>ہو یقین پہلو و نین قلک جگر دیکھنے نور عارض ہو نجل ہوئے فلک پر ہم مذہب عشق میں اہوی اوجب ہونا ز</p>
---	---

<p>کحل آنکھوں میں لگا کر بین وہ گم ہو گئے اوگور بار میں ہیں اس لگا کر آئے عشق بازی سوہم ہاتھ اوٹھائیں گے مجمع عام کس سمت لٹری ہوں جا کر لاکھ صد ہوں ہزاروں میں تم کی ہنسی حسن کے عجب سو آنکھیں جو مری بند ہوئیں گر سچا ہیں تو تم کہ کے جاؤں، جھمن دونوں معدوم ہیں دنیا سو سال عفا دل کے آئینہ پہ کچھوائی ہو انکی تصویر</p>	<p>قتل ہو جائیگے عشاق جدمر کھینکے نذر دل اپنا کرینگے جو ادھر دیکھیں گے ناصحا امین اگر لاکھ ضرر نہ دیکھیں گے باور پہ بھی نہیں معلوم کہ ہر دم دیکھیں گے راج جا کر او نہیں ہم ایک نذر دیکھیں گے ہنس کے وہ بولو کہ یہ آپ ادھر دیکھیں گے آج از کولب جان بخش پرم دیکھیں گے رہ دہن آب کا دیکھنا نہ کر دیکھیں گے اب مرے لوگے ہم آٹھ ہر دیکھیں گے</p>
--	--

ایک تازہ چمن اسے کا نظر اسے سطوت
 آج رنگینی اشعار قمر دیکھیں گے

<p>اسی سوڈ ہونڈ ہتھو ہم تجھ کو کوہنکے گرو نسو سنگ لیو طفل جو برو نکے دبا حسن میں یہ سوچتے ہیں ہم جا کر بیسیہ سب کہ ہٹال پہ آفتاب ہوا ابھی ہوں شوق سو عشاق کتب حاضر فروغ حسن ہو کر بن جاب آنکھیں بند بہا رانی ہوئی دہوم لومو گلگون شب وصال یہ ارمان جو سو کتاہر خدا کرے کہین مجہ تک بھی لیکو آجائے دوفر حسن سو عشاق دہم ہوں ہویں</p>	<p>کہ تو کین نظر آئے تو آرزو جو تیری زلف کو سو میں کو کھنکے دل اسکو دین کہ محبت کی حسین نو نکے جو برفا ب سر شام گھر سو نو نکے سرو ہی اوبت قائل جو لکھو نو نکے کہی نما کے جو دیا سو یا تو نکے کلال سر یہ لیو سا غروبہ نو نکے ابھی میں دلیں ساؤن جو زرنکے صبا جو گیسو زبان کی لیکو نو نکے جو پونج سو اولٹ کر نقاب تر نکے</p>
--	---

<p>عجیب سیر ہو جا جو شیخ زند و نین جو بحث بلبل گلشن ہے زرمونکی ہوئی جو وصل پر نین راضی تو ایک بوسہ دو سحر نمود ہی پیری کی چونک اسو غافل ہیں بیاہدہ کشی سے یہ شوق اٹھ اٹھ گواہ حشر میں اعضا ہو کر گناہوں کے چمن میں بلبل زار و نحیف کستی ہے کسی کے مصروف عارض کے بوسہ لینی ہیں فلک ہی آب ہی دونوں عداوت عاشقین ہماری جان نکلتی ہی یون جوانی میں</p>	<p>کچھ اوسکا بس چلے کہو کے آبرو نکلتے حنور آپ کہیں اوس سو خوش گونگے کسی طرح تو مرے دل کی آرزو نکلتے اخیر عمر ہوئی اب سفید مونس نکلتے کہ گھر سے لے کے سدا ساغر و سدو نکلتے جنہیں سمجھتے تھے ہم دوست و خدو نکلتے ابھی سائیں گل ترین ہم جو بونگے یہی سبب ہو جو ہم گھر سو با وضو نکلتے یقین ہے نہ مری دل کی آرزو نکلتے بہار میں گل تازہ سو جیسو بونگے</p>
--	---

اسی کی محکوشب و روز فکر ہے سطوت
نحیف کو جاؤں تو پھر دل کی آرزو نکلتے

<p>تہا دلین آج آہ کے تاثیر دیکھیے نارون کی ہر یار میں تاثیر دیکھیے اب کیا دکھائیگی ہمیں تقدیر دیکھیے بے حکم اوس کے عارض نگین کو چھو لیا اوس مہر وں کے عارض وں کی گمانو اک نوجوان کے عشق میں درد پھر اچکا آزردہ ہوئے آپ چلے ہو یہ مقرر اب رو بہ اوس کے بل ہو خدا خیر ہی کے کوئی تبادی و نکونشان یاد گر نہ ہو</p>	<p>دہن بلا آگے تقدیر دیکھیے صدموں سو خم ہو فلک پیر دیکھیے بگڑا ہوا وہ بتلے پسیر دیکھیے کیا اس گنہ کی مٹی ہو تقدیر دیکھیے کم ہو گئی سو ماہ کی تویر دیکھیے اب کیا دکھائیگا فلک پیر دیکھیے مڑ کر سوے عاشق دلگیر دیکھیے کس پر چلے گی آج یہ شمیر دیکھیے یہ ہو مزار عاشق و لگیر دیکھیے</p>
---	--

میری طرح سو آپ کو بھی ہو مرا خیال
کیا قتل میں بھی آپ کا بھگورہ لحاظ
تقدیر اگر جبری نہ کرے تو نصیب ہو
اوس وقت میری جان ہو آزر دگی بجا
ہزار اک لگاے کہ یہ قصہ کہیں ہو پاک
سودا ہوا ہو آپ کے زلف سیاہ کا
بال ہمارے آپ کو مجرم کو کیا غرض
آؤ نہیں ہیں بہر حیادت وہ اس لیے
خط بھیجکر ملا باجے اب مکر گئے
آئی تو وہ خوشی ہو خفا ہو کے پھر گئے
بوسہ ہی ہو آپ کی زلفوں کا انگنا
مجھ پر ہمیں عشق میں دل ماننا نہیں
مدت ہو بھگورہ دلدار کا ہو عشق
کیسا اتکار آپ نے تیرا گاہ سے
میری طرف سو پھر لیا ہتھ جو آپ نے
تسکین ہوگی دیکھنے کے فرق میں رز
تیر شہاب بن کے فلک پر پہنچ گیا
بدنام جسے عشق میں ہم ہیں جہان میں
بولی زبان موج دکھا کر حباب کو

ہوتی ہو ایسی عشق کے تاثیر دیکھیے
خون سو بہا نہ دامن شمشیر دیکھیے
کرتے ہیں اذکار وصل کے تدبیر دیکھیے
کوئی گناہ یا کوئی تقصیر دیکھیے
میں سر جھکے ہوں نہ شمشیر دیکھیے
پہنچو ہو ہو ہوں پاؤں میں زنجیر دیکھیے
کافی ہو سر پہ سایہ شمشیر دیکھیے
کیا حال زار عاشق و لگیر دیکھیے
اسی جان اینو ہاتھ کی تحریر دیکھیے
نکر بڑ گئی مری تقدیر دیکھیے
دل ہو ہمارا قابلِ تقدیر دیکھیے
کیونکر نہ اوسکی چاند سی تصویر دیکھیے
کیونکر نہ چاند دیکھ کے شمشیر دیکھیے
کیا مرغِ دل ہو امرا خیر دیکھیے
برشتہ مجھ سے ہو گئی تقدیر دیکھیے
کہنچو امی ولیہ آپ کی تصویر دیکھیے
کیا ہو ہمارا نالہ شہگیر دیکھیے
آزر وہ ہے خوبی تقدیر دیکھیے
دینا ہے ثبات کی تصویر دیکھیے

سطوت ہمارے دین میں ہی ہو پھر آکر زو
چلکر مزار حضرت شمشیر دیکھیے

<p>در پے قتل یار جانی ہے لوگ کیونکر ترے نہ ہوں عاشق ترخسہ دل عاشقوں کو ہونگے زیست میں اپنی ناز ادا نہوا لو اونکے دندان سے خاک ہو مہر کیونکہ تین پر نہ زہر کہا کے مرین وے کو قاصد کو خط پتہ نہ دیا پیار کر لینگے اجازت انہیں کسی لیلیٰ مست کے الفت میں دیکھ کر میری حسیہ کے بارش داع الفت نہ کیوں رہے دلیر غیر جلتے ہیں صورت خورشید سکے مجنون کا حال وہ بولے وعدہ وصل یار نے ہے کیا چشم بدسو خدا بچا ہے دم ہو آنکھوں میں اب تو اسے یار اپنے عشاق سے وہ پوچھتے ہیں</p>	<p>ہکو پہلے سو سرگرافی ہے حسن پیش ہے جوانی ہے پہنی ہوتا کہ اوسنے دہانی ہے تکو میت مری اوٹھانی ہے کہ گھر ایک بوند پانی ہے آخر اک روز موت آتی ہے یہ نئی میرے بدگانی ہے ہم نے یہ دل میں اپنے ٹھکانے شل مجنون کے خاک چھانی ہے ابر حجلت سے پانی پانی ہے کسی محبوب کی نشانی ہے مجھ پہ اونکی جو مہربانی ہے ہنیں دیکھا یہ سب کہانی ہے دل کو فرحت ہے تادمانی ہے خوب حوین یہ اب جوانی ہے محکو صورت اگر دکھانی ہے کوئی دنیا میں میراثانی ہے</p>
--	--

سحر سلطوت کو دلبر سقتے ہیں

سحر کی یہ قدر دانی ہے

حشت پڑھی جو میری دل داغدار کی
اب ضل آئی ہو بیٹھو کے شکار کی

آدمی بلوغ دہر میں شاہ تبار کے
آئی ہوا جان میں رند و بہار کی

<p>گُل کی جوتو فی شمع ہمارے ہزار کی آمد ہوئی ہو باغ میں جب ہمارے یڑتی ہو آنکھ عین چمن میں ہزار کی خوشبو سنگھا دے لاکے اگر زلف یار کی ہو کیفیت کچھ اور دل بقرار کے آمد ہوئی جو باغ میں اوس گلزار کے لذت یاد وصل کے بوس و کنار کے ہتر بہشت سے ہو فضا کو سے یار کی پوچی خبر نہ آپ نے مجھ دل دغا کے شوخی ہرن کی چال نسیم ہار کی کیا تیرگی کہوں میں شبانتظار کی</p>	<p>کیا فائدہ ہوا تجھ اس ضد سے یار صبا خوش ترش بہن باغبان گلچین میں شاد نام خدا جو سن میں کیا وہ گلزار احسان مجھ ہو گیا باد صبا ترا بیشک تمھاری ہجر میں ہو جایگا جنوں آنکھیں بکھائیں کس شہلا نے ہر طرف رنج فراق میں ہی اوٹھاتا ہو دل فری نکلا نہ مر کے ہی کوئی عاشق یہ وجہ ہو گذرے شباب میں کیا رنج کیا ہو اداسی بہن یہ دو صفتیں اُس کے خوش میں بخت سیاہ سے مری وہ چند ہو گئی</p>
--	--

سلطوتِ بخت میں کچھ ہوتا ہو کوسے دن
 ایذا دے کہی ہمیں ہوتی فشار کے

<p>ہوں ترو کے تیر دل کے پاراؤں میں دل دکھاتا جا مرا ہر بار اوٹھتی بیٹھتی او گلی پڑتی ہو تیری تلوار اوٹھتی بیٹھتی غمزدہ نگاہ میں سرور بار اوٹھتی بیٹھتی درپو آرار ہیں اخیار اوٹھتی بیٹھتی دوزخ رانی ہو ہی تکرار اوٹھتی بیٹھتی تیرے پاس آؤ ہن ہم بیاؤں اوٹھتی بیٹھتی جائیں گے ہم سب حضور یا راؤٹھتی بیٹھتی</p>	<p>ہو ستم کی مشق مجھ پر بار اوٹھتی بیٹھتی قول اوٹھتی الم سے ہو میرا وہ ہون ایسا چند خون بایا کسا اور سفاک سے مد نظر دل جگر و دونوں لیو جاتا ہوں پیش شاہ سرد اب مرا نامناسب تیری مصل میں منبر کہتی بہن وہ دل مجھ دیکھ میں کتا ہوں شہر شربت دیدار کے مشتاق ہو کر کامیو ہو طلب حسان کے گزرتا توانی ہو تو ہو</p>
---	---

<p>نہی کہاں طاقت جو ہم آویزاں ہو کیون نہ کھٹک دلیں میری خار اوٹھتی بھینٹو گردسان ہم ناتوان دزار اوٹھتی بھینٹو کس نرمی صورت دیوار اوٹھتی بھینٹو کیا اوچلتی شمع کی دستار اوٹھتی بھینٹو چکیان لینو لگا سو فار اوٹھتی بھینٹو</p>	<p>تا توانی نے بنایا ہتا ہمیں نقش قدم غیر کو تو نے بھایا نرم میں اتر شک گل گہر میں وہ آئینہ روا تا تو پس تعظیم کو خاک ہو جائی جو کو یار میں اک لطف تھا فصل گل میں تھا مزہ میخانہ میں آنا اگر دلیں تیرا کردار دس نادک فکل کا گیا</p>
--	---

ڈھونڈ رہی یوسف کو اپنے صدف میں سطوت خضر
جائینگے ہم مصر کے بازار اوٹھتے بیٹھے

<p>کبیں بتا بیڑل بڑھ گئی ہو سیر بیل سے بہت دشوار ہو اب چھوٹا آست کی کاکل سے عوض شکون کے گلچین جن چشم بیل سے خدا تجھ کو بجایا رکھ کی افی کاکل سے کسی بلبل کو ہوتا ہو عشق جسطرح گل سے مزا یہ ہو کہ اگر پوچھتو ہیں پہر تجا ہی سے کلمہ منہ کو آتا ہو مزا فریاد بیل سے صدائی مبارکباد کی شیشہ کی قفل سے مچوشتہ کیا تھا بار نے تیج تغافل سے</p>	<p>نہیں بھائی ہو سیر باغ چھوٹا ہونچ اوس گل کہا میل نہ مانا دل تو آخر ہنس گیا جا کر جو بیکہ دی سو تو پہول توڑی سانہ اوس کے محبت میں نظر پڑتی ہو جب پیر تو کتنا ہون تھار کی عارض گزرتے ہیں سطح عاشق بھو خود ہی کیا ہو بروی خمدار سو زرخے محبت میں جو اوس گل کی پہر ہنگر جو وہ ساتی ہوش بعد مدت میرے گہرا با اسی سو میں کسی کو بعد دن ہی نہ یاد آیا</p>
---	--

حسینہ میں مرا عشق ہو تارک دماغ ایسا
کہ سطوت در دہر ہوتا ہو جبکو نکلت گل سے

<p>گل پر میری رکھ کر دیکھ لیجے بازو خنجر کے ہمیں اکیر سے ہنر ہوئی یار کے درگی</p>	<p>برائے امتحان حاجت نہیں کچھ غیر کے سر کی ہر حاجت سلطنت کے پہلو شعل لعل دگو ہر کے</p>
---	--

<p>لکھی جاتی ہو طاقت کا غم جو جسم لاغر کی نہیں کچھ سی حقیقت سامنی تیرا صنوبر کی قسم کہا تا ہون میں قاتل تری شمشیر کا وہاں ہی نفع دیدار ہو بہتر محشر کے حقیقت کیا ہوا نکو سامنی باقوت احمد کی نگہ مجھ کو پیری ہو بڑ سبب دس مہر نور کی چمک دیکھی صنم جس تری رومی منور کے محبت سے دیکھ ہو گئی ہو اس ستار کی مجھ ستار ہی سو ہنر ہو گئی یار کے در کی سدا آئی جو میر کا بنی اللہ اکبر کے کہ تہا مجھ راستہ کا یہ کچھ گروہ مقدر کے</p>	<p>برا ہو ضعف کا کیونکر ہم دیکھو جائز پہلا تشبیہ و کس طرح تجسوا تو قد جانان اگر تو اکو ماہ جان دیکھو کو میں حاضر ہوں یہاں اوندکونہ دیکھا مجمع عشاق کے ہٹ نہایت خوشنما ہن لعل لب بیاں جان سیر کروں تیرا کیا اسکی کہ ہو تقدیر گردش میں گر مہر درختان فلک دیکھی نگاہوں سے ہزار افسوس جو ہو میو فاستہو عالم میں زمین کو جانان تخت سے بٹھ کر سمجھنا ہوں شب وصل صنم دل تہا کہ چھو پہر تر پا یہ باعث تہا جو پہر بعد مدت کہ ہم اس قدر</p>
--	---

علی ابن ابیطالب کے جوین دست اور مٹوٹ
 کبھی ہرگز نہ ختمی ہو کے ۱۰ سر روز محشر کے

<p>ظہور غلغلا آتش رخسار ہے آب میں دی مولیٰ تموار ہے آب جیوان آب تیغ یاس ہے صورت گرداب آب تار ہے آبلہ بالہ کوئی خار ہے آب کی جامہ تیوین نار ہے اک دم میں پہر تو بٹیرا پا ہے زخم سر سر یہ دے دتا ہے</p>	<p>بتلاؤ آتش رخسار ہے تر عرق سوار دے لالہ ہے زخم کہا کر جان دین شہ ہے آجین ہو پچا ہو درد یا شک دیکھ کر جسم دسر مجنون کہا رنگ یان سودہ دردندان ہر گنا یہ ہا زنی تیغ اگر تیری چپلے زخم دامن دار ہو تن پر قبا</p>
--	---

<p>نرگس بیمار کا ہمیار ہے یا کہ شرح اوس ترک کی تیار ہے مر کے ہی دو گز کفن در کا ہے غیرت تسبیح استغفار ہے اوس قمر کا طرہ دستار ہے واہ کیا قاتل تری تلوار ہے</p>	<p>ہوئی کب اس پہل و لکھتہ ہے عاشقوں کا خون اس سر پر چڑھا کب ہوا ترک تعلق بعد مرگ مین وہ عاصی ہون مرا تار سر شک کہتے ہیں عقد ثریا سب جسے میح کرتا ہو دہان جسم بھی</p>
<p>خواب میں بھی رہتی ہیں آنکھیں کھلے کس کا سطوت طالب دیدار ہے</p>	
<p>واہ کیا آئینہ جو ہر دار ہے گریہ سچ ہے تو اجل بیکار ہے اب تو منہ پر زخم دامن دار ہے کیا ہمارا جسم لاغر خار ہے تیرے چہی نیست تر تلوار ہے ہر رنگ تن رشتہ زنا رہے بہر سو کیا حسرت دیدار ہے پاؤں مین خاصیت پر کار ہے خواب مین آنکھیں ہین فل بیدار ہے احتیاج مہر ہو زنگار ہے تیرا کوہ مصر کا بانہار ہے تیغ ابری ابرو گوہر بار ہے چشم گریان روزن دیوار ہے</p>	<p>خط سحر جو بن پر عذار ہے مستعد جان بخشو نیر یار ہے استغین سے پوچھے گا ہو کو اتک ناز سوسوہ گل جو ٹکراتا نہیں کیا کہون مین گیا ہو قاتل کی نگاہ سچ تو ہو عشق تباں ہے کفر نرا شکل نرگس مین ہمہ تن چشم ہون طو کروں رد و زمین اک گام مین غافلون کی طرح ہم سوئے نہیں خط ہزار نپا دکھا زخمی ہون مین بہر ادب و صفت خریدارون کی ہو دانت پر قاتل لگا یا کیا اسے جہانم کتا چھوڑا یہ کس بیدار ہے</p>

جا کے سطوت کر بلا میں موت اسے
اب دعا خالق سے یہ ہر بار ہے

خضر بھی اونکے خط سبز پر شیدا ہونے
پر خدا حسن حسینا پنہ نہ شیدا ہونے
ہم کو معلوم جو ہوتا کہ سب سے تو ہر جانی
ہونے اوس بھر کرم کی اگر آؤ کی خبر
ایک گل میں ہی نہیں بوی محبت باقی
آنکو منظور ہو جو رون سوڑا میں نکھین
ہم کو صورت نہ اگر آج دکھاتا وہ پری
وعدہ وصل جو لینا تھا تو اونسو یہ کہا
تازہ دم جان فدا کر نیکو میں ہو جانا
آپ جاؤ جو گلستا میں لگا کر کا جل
تجربہ میں ہونی جو ذرا بوی محبت اس گل
بن سنور کر جو کبھی گھر سے نکلتا وہ شوق
اسے گہو میں کسی صورت سے اوسو ہم لگاتے
تو جو آیا ہو میری ساتھ پڑ سیر چین
کوچہ یار میں دزرات پڑی ہی سنے
تن پیا میں موی جان ابھی اجسائی
حسن سوار کے آنکو میں سدا ہم سنے
تجھسا معشوق حسین اور بھی پیدا کرتے
نوجوان کو میری اچھی کھن چھڑوا یا

لب جان بخش پر مرتے جو میسا ہونے
ہم بڑی کیا تیرے جو رسوا سے تماشا ہونے
تجھ کو دل دے کے زمانہ میں نہ رسوا ہونے
ابھی لبیکو کوروان صورت دریا ہونے
کاش ہم ایسے زمانہ میں نہ پیدا ہونے
ہیں اشارے طرف عالم بالا ہونے
بنکو دیوانہ جان جانب صحر ہونے
بات کچھ کہتے ذرا آپ جو تنہا ہونے
گر جلاتے مجھو مشہو مسیحا ہونے
صدقے آنکو نہ گل زر گس تہلا ہونے
مثل بلبل میں سو جان سے شیدا ہونے
دیکھ کر لوگ اد سے محو تماشا ہونے
عیش و عشرت کو جو سامان مہیا ہونے
دیکھ اشارے گل و بلبل میں ہن کیا ہونے
سرفرازی تھی جو ہم نقش کھن پانچنے
لب جان بخش سو کچھ آب جو گو یا ہونے
دور افلاک سو پس پس کے جو سرا ہونے
بل ہی جاتا جو ہم اس بات کو جو یا ہونے
سچ ہر روز سننے تجھ سے ہن پیدا ہونے

دکھیں اقرار تراج ہو کب اسو عدو خلاف لب جان بخش کی جنبش سے جلائیو ہمیں میر کو محبوب کو دھن دیا خالق نے ہاوی بدنام جانین ہو دل کے بحث ہم بھی دامن کبھی فرما کبھی منتے قنیر شمع فانوس میں ہو گرد ہین پڑا ہم	برسون گزرے ہین یو ہین عدو ہونے جان کیون جاتی اگر آپ سجا ہوتے ہو تو یوسف بھی اگر محو تماشا ہوتے اُسے اُلفت جو نہ کرتے تو نہ رسوا ہوتے تم جو عذرا کبھی شیریں کبھی لیلیا ہوتے دیکھو عاتق و عشوق میں پردا ہوتے
---	---

کر بلا جا کے قصا آتے اگر اسے سطوت
دفن یا بین فرار شہم والا ہوتے

تری محبوب کا زندہ نہیں نہیں جب ل بھلتا ہو جو اوس کم سن کا قد بڑا سا پر جاتا ہو نظروں سواری جت گلشن پاؤں گل کی ٹھرتی ہو سڑک پتیری فرقت میں نکلیا یگا پہلو سے ہوا سواؤں کے من میں لیتا ہے عمار پنا عداوت بعد کو کجی دے دلیں باقی ہو خوشی سو نہ را پنا پنا سو دیر ہیں عاشق صد ہا ہم زور دیر ہیں یہ بازار محبت میر تمہارے جمل کے حسرت ہمیشہ دلیں رہتی ہو اثر پیدا کیا کیا سنگ مقنا طیس کا دل نے بتو ڈرا ہجر میں بوجہ کب عشاق رہو ہین گرا گرا لگا میں وصل کے شمع بے سو لین جو دکھیں نہیں تو زجائیں چا پڑ دست عیسیٰ میر	گریبان چاک کر کے جانب صحر اکھلتا ہو زمین طفل اشک آنکھوں کر گر کے بچلتا ہو چین سو بہر استقبال ہر بلبل نکلتا ہے بہت میو سنبھالا دل نہیں لیکن سنبھلتا ہو اگر گور غریبان کی طرف سے نہ نکلتا ہے مری تربت کو ٹھکراتا ہوا دوشخ چلتا ہو سڑی بانہ کو جب بت قاتل نکلتا ہو کوئی معشوق بوسہ سے ہمارا دل بدلتا ہو کبھی آتی ہو تو دیدار کا ارمان نکلتا ہو ہنیں بہنہ سو پیر پیر کا پیکان نکلتا ہے جو دل پر حوٹ پڑ جاتی ہو تو آنسو نکلتا ہے ہار دے لگا یہ ارمان دکھیں کب نکلتا ہو بدن ایسا ہارا اب تب فرقت سے بھلتا ہو
---	--

گلوین اونکی جب تاہو مین نا تو کہتے ہیں	صداسکی ہو پر در میرا دل دہتا ہے
ادائیں دیکھتے ہیں جب قضا آتی ہو اسے سطوت	ہمیشہ ناز جانان پر ہمارا دل نکلتا ہے
<p>ایو جان جان آرزو یہی آرزو مجھے دکھلا دی حواب ہی میں کبھی تکل تو مجھے تاثیر ہو عیش و حقیقی کے اسے صنم ہوں وہ شراب خوار کہ سیت نہو گی سیر ہوتا ہو رگو چین جگر کو مرے قرار تیغ نگہ سے تیری پڑی ہیں جو لوہین زخم بیہوش جو میں نے ہول تو بولا وہ گلبدن چھب چھب کے مجھ سے رات کو جاتا ہو وہ کہاں نالان ہوں دل کے ہاتھ سو دیر گاہیں سینہ اگر ہو چاک نکلے یہ دل کے دین اتھون قسم سنگ اصحاب کف کی گھبراہٹ سو دیر دیرے آیا کنت میں گلشن سے کچھ عرصہ میں وہ عندالین اسوس وقت نزع ہی آیا نہ وہ صنم ناسور ولین ڈالہ یا آسمان تو</p>	<p>دل میں فدا کردن نظر آئی جو تو مجھے ہوں ماؤن بہت نہیر کو بکو مجھے دیکھا جد ہر کو بیو نظر آیا تو مجھے ساتی پلاسے گا جو سپر سبو مجھے پہلو میں اسے صنم جو بٹھاتا ہے تو مجھے کرنا پڑا ہو تار نظر سے رہو مجھے آتی ہو صبا میں محبت کے بو مجھے رہو ہو اب تو روزی ہی جو مجھے اتھا رنگا نظر کو کوئی خبر د مجھے ایو جان تیری وصل کے ہو آرزو مجھے ہوئے جو مر کے اسے سنگ لدا تو مجھے کیا پہر رہی ہے تری جستجو مجھے دل سے پسند ہو گل عارض کے تو مجھے تھے اس کے دیکھو کی بہت آرزو مجھے نسل گھر رکھا ہو جو با ابرو مجھے</p>
یہ محلو کر بلا کے زیارت نصیب ہو	سطوت دوبارہ جاؤں یہ ہے آرزو مجھے
حق کا کہ حسن قدرت پروردگار ہو	اوسیر ہزار جان سے مراد دل شارا

احوال تڑپ نہ تو اگر آزرده یار ہے
 کوئی دو نیم سینہ کسی کا فگار ہے
 رشک جان ہو قابل جاے مزار ہے
 دل لے لو کیا ہو جان ہی تپن شاربے
 بٹھلا کے پاس غیر و نکو پیری ہو مجھ کو آنکھ
 سنگ لحد پر میرے یہ کندہ ہو دوستو
 آراستہ ہو یونین زماؤ کو مگر ہے
 بیا عشق آج مری یا کہ کل مرے
 بجلی جھک ہی ہو وہ بادل میں جھطح
 کہہ دو کوئی یہ جا کے ہمارے مسح
 مد نظر ہوا ہو کسی بلیگنہ کا خون ۶۶
 دی ہو جگہ مجھے طرف پشت آئینہ
 او بذر خدا کے لیے اب تو جلد آ ۶۷
 دلو چھپایا مینو تو کہنے گا و شوخ
 دم بہر تو سیر کرنے کو تشریف لایے
 دل عاشقوں کے دیکھ تو ہی ہو گئے دھیم
 کہتے ہیں آفتاب کو وہ دیکھ دیکھ کے ۶۸
 کہتا ہو میری قبر پر دل تمام کر وہ یار

اسین ہی کچھ ستیت پروردگار ہے
 و دونوں بہوین ہیں آپکی یاد و الفقار ہے
 دل سو بہت پسند مجھ کو ہے یار ہے
 آزر دگی تمہاری مجھے ناگوار ہے
 او شوخ یہ ہی گردش یل و نہار ہے
 یہ اک شہید ناز و داد کا مزار ہے
 شاید کہ آمد آمد فصل بہار ہے
 دو دن کی زندگی کا نہیں اعتبار ہے
 صاحب اسی طرح مراد دل بقرار ہے
 دم ہو لبونہ اور ترا انتظار ہے
 نخصہ سو آج سرخ جو روئے نگار ہے
 روشن ہو صفا یار کے دلمین عبا تر
 ہنگام منع محکو ترا انتظار ہے
 ممکن نہیں ہے یہ ہمارا شکار ہے
 داغین سے دل مرا صفت لہ زار ہے
 تیغ نگہ میں کیا برش ذوالفقار ہے
 کیا چنچ پیر ہے مرا آئینہ دار ہے
 حسرت برس ہی ہو یہ کسکا مزار ہے

زار ہوا مزار حسین شہید کا	سلطوت پکیا غایت پروردگار ہے
اکدن یہ تیر غم سو کر گیا کان نہ مجھے	ہو خوش قد و کا عشق جو آسمان مجھے

سرخ فراق نے جو کیا زعفران مجھے
 قاتل کا میری کوئی تباہ و نشان مجھے
 ان موشوں کے عشق میں کس دن اتنا شام
 اوس گل سو دھندہ وصل کا ہو کیفیت ہو آج
 ہاتھ اک لگا دی اور کہ قصہ تمام ہو نہ
 دلو بڑی خوشی ہو کہ ہو آج، وزیر عید
 ذکر وصال ہی نہیں آتا زبان پر
 مینو دھاین آپکو دی تھیں خطا تھی کیا
 آواز میری نالوں کے وہ شب کو کیا نے
 دنیا میں آ کے سرخ ادھما ہزار ہا
 عشق بتان میں غیرت ناقوس ہو گیا
 طفلی سر جھکوا گل تر کا جو عشق تھا
 مثل حرس ہوں نالہ کنان ساتھ میں رونا
 برسوں رولا یا اوس کے عوض تو زار و فلک
 قصہ ہر اک خوشی کا فراموش ہو گیا
 شرمندگی نہ ہو سگ دلار سے کہیں
 یہ چین ہو کے وہ چلے آؤ ہیں کس طرح
 جوش جنون میں چاک گریبان تو کر چکا
 قبلہ سے مجھ پریش کا سٹھ پیر و کوئی

ہنستے ہیں دیکھ دیکھ کے پیر جوان مجھ
 اب سر ہوا ہو جسم پہ بارگراں مجھ
 ہر دم رولا رہا ہو جو آسمان مجھے
 سانی پلا دی جامے ارغوان مجھے
 قاتل چلا ہی چوڑے کیوں نیجان مجھے
 اپنے گلے لگاؤ جو امہ بان مجھے
 سرخ فراق لے یہ کیا ناتوان مجھے
 ناحق ہزاروں آپ نو دین گایان مجھے
 در پر ٹہرے دینے نہیں پاسبان مجھے
 لایا لہان سو میرا مقد رکمان مجھے
 دن رات کوئی کام نہیں جز فغان مجھ
 اورتاؤ نو دیا سبق بوستان مجھے
 طحیائے گردم کا کوئی کاروان مجھ
 اک روز وصل سے جو کیا شادمان مجھ
 ہو یا تیرے غم کے فقط داستان مجھے
 تجھ سے ہوا چھپاؤ پڑے استخوان مجھ
 منظور آج آہ کا ہوا سخاں مجھے
 دامن کی بین اڈانی ابھی دھیان مجھ
 آؤ گا دیکھو وہ بت بہ لگان مجھے

کیا جلد شعر کہنے میں سہولت ہوا ہو دخل
 اوستاد ملکہ ہیں عجب مہربان مجھے

<p>دانا کیا ہو تو زنجواری آسمان مجھے درپردہ قہر ہے ستم آسمان مجھے رشک و حسد سو دیکھتے ہیں آسمان مجھو سودا ہوز لہن یا رکھو کا خود ہوں قید ایو دل کسی نے یا دیا ہو مجھو ضرور بیل سے ہو غرض نہ کسی گل سو کام ہے جب تو نہ ہو تو سیر گلستان نہیں پسند کیسا رہو نہیں چشم حینا نہیں حسن سو تقدیر میں لکھی تھیں اوٹھانی جو ختیان پہلو سے چین کر دل بیتاب اوٹھ گئے بیل پھڑک کے کہتی ہو فصل بہار میں تیرے دل کو بچانا ضرور ہے بیل وہ ہوں کہ قید میں بڑن گذر گئے ایو یا رہو اکھوں کو کچھ سو جھٹا نہیں ہو خون شل گرد کہیں رہ نجاؤن میں کہتی ہو ہجر گل میں ہر اک بیل خفیت زلفین دکھا دکھا کے یہ کہنی جو شمشیر</p>	<p>پیسین کی دہنت دیکھ کے سب چکیان مجھے معشوق بھی دیا ہو تو انوار سان مجھے اللہ نے دیا ہو جو نام و نشان مجھے حداد میں پھاتے عبت بیڑان مجھے بوجہ آج آتی نہیں بچکیان مجھے یکسان فراق میں بہار و خزان مجھو سم ہے ترک بغیرے ارغوان مجھے سرمہ بنا ہے پس کے گر آسمان مجھے بیٹھو ٹھجھائی ہو گیا عشق تباہ مجھے لیکن تباہ گئے نہ وہ نام و نشان مجھو گلشن سے تو نکال نہ اسی باغیان مجھے غصہ سو دیکھتا ہو وہ ابرکمان مجھے تھا کس حین میں یاد نہیں آستیان مجھو اندھیرے فراق میں سارا جان مجھے رکھا ہو ضحک جو پس گل وردان مجھے لیجا لگی اوڑا کے ہوا سے خزان مجھو رکھے سیاہ کیون نہ سدا یہ دھوان مجھو</p>
--	--

<p>سقوط کی یہ دعا ہو کہ دوزخ سے حشر میں آکر بچائے گا شمشیر اس و جان مجھے</p>	<p>ابھی جا نہیں مستو بہا رہا ہے کھلی ہیں آنکھیں ہی منظر رہا ہے</p>
<p>بط شراب کا کچھ دن کا رہا ہے یس فنا ہی ترا انتظار رہا ہے</p>	<p>ابھی جا نہیں مستو بہا رہا ہے کھلی ہیں آنکھیں ہی منظر رہا ہے</p>

مزار پر مری پہولی ہے رگس نہلائے شا کے خاک کیا خال کو کیا بر باد حسد و خن کو منظور ہے مئے یہی عجیب طرح کی ایسے خلی ہوا و خزان ابھی مٹا نہ مجھوا جا جل خدا کے لیے کھلائی بجکواھا استخوان کئی مینے کل اپنا تھوڑی سی تھی جو توڑی بجکوا شرا رفور وینن گریبان کو کیونکر اسی وحشت پٹرک کی کستی ہو بیل نہ قید کر صیا و نہ ناز کیجو صیدا فکری پر اپنے حضور ہزار شکر ہو سب کچھ مجھے دیا تو نے گاہ لطف ہو دل سب کے تو نشا دیک تم اب جو ب لٹاتے ہو دولت دیدار پہرے کے آنکھ کماؤ سنے تیری فتمت یز گلے لگا کے شب وصل خوب بوسے	خضر و حسرت دیدار باری ہے فلک کو مجھو بھی تک غبار باری ہے جو نام کو یہی نشان مزار باری ہے چمن بن گل ہو نہ باقی نہ خار باری ہو کہ دلیں آرزوے وصل باری باری ہو اب او سکود و نگا سگ کو باری باری ہو اوی کا آنکھو نین اتیک خار باری ہو تا کو مری دامن میں تار باری ہے چمن میں رہو دی جیتک بہا باری ہو یہ مرغ دل مرا بہر شکار باری ہے اب اور کیا مری پر در و گار باری ہو مگر ہمارا دل بقیار باری ہے ادھر بھی کچھ کہ یہ امید دار باری ہو ابھی یہ گردش لیل و نہار باری ہے یہ آرزو ترے عاشق کے یار باری ہو
---	---

مردم کو مجھو سب چھوڑ کر یہاں سطوت
نہ یار سے نہ کوئی غلہ سار بافتے ہے

بھرمین جھکی ہوئی باری یہ حالت مری دوستو کیا کہوں تغیر ہے حالت مری بگڑے جاتے ہیں صنم دیکھو کے صورت مری دلین قابل کے ابھی تک ہو عداوت مری	جاتا ہی مینن ہنوں ہ صحت مری عشق کیسو مین پریشان ہو طبیعت مری کیا نانی بڑی اللہ نے فتمت مری ٹھوکر ونگ وہ مٹا تہہ تربت مری
--	---

آتش عشق ہو ایسی دل شیدہن بہری
 دم کلجا بیگا گھٹ گھٹ کر یقین دل کو
 پہ تو دیدار شب و روز میسر ہو گا
 ملے ہاتھوں سو کر قلب کے وہ کہتے ہیں
 ہندی ٹٹو کے بہاؤ کھنڈے اسوسے
 اور وہ دگھتی ہوئے دلوں کو دیکھا دیتی ہیں
 کیا سمجھتی ہیں مجھ کو عاشق رقتا حسین
 وہ نزاکت کے سبب آئینہ نہیں سکتے مری پر
 عشق میں مجھ کو بھی ساتھ اپنو کیا ہو رہا
 دل ہی کیا چیز اسو جان ہی ایسی دیکھ
 اقربا دوست اگر ہو گئے نہ گریان تو کیا
 ناز و دامن اوٹھا ہی ہو وہ جلتے تیز
 عشق صادق میں یہ تاثر ہو آئینہ شکیں
 تجھ کو لپٹا کے گلے وصل کی نسب کو لود
 غم فرقت میں ترقی و تنزل کے مری
 ترا دیدار میسر نہ ہوا آگئی موت
 جسکی الفت میں زمانہ ہو مرا دشمن جان
 ہر آنہ تیغ میں منہ دیکھوں گا
 سنگدل جو زلمے میں بہت ہو مشہور
 قیس صحرا میں نہیں کوہ پہ فرا و نہیں
 ایک ساغر کے بے سانی نہری ساقے

نہیں ممکن کہ رہے جان سلامت میری
 ہو لاک آج ہو ایسی شے قت میری
 اسکے کو چومیں اگر ہو گئے سکونت میری
 سچ بتا دو اسی دلیں ہے محبت میری
 یاد جب آگئی قاتل کو شہادت میری
 قہر ہو غیر سے کرتے ہیں شکایت میری
 ناز و سوا کے جو ٹھکراتے ہیں تربت میری
 محکوم اوٹھتی نہیں دیتی ہو نقاہت میری
 دل شیدہ نہیں ملتا ہو طبیعت میری
 مجھ کو دلفت میں یہ کہتی ہو موت میری
 میری تربت پسند اگر کوئی حسرت میری
 دیکھ لیتو ہیں اگر دور سو تربت میری
 دل لگا کر جو نہیں آپ حقیقت میری
 آرزو میری ہی ہے ہی حسرت میری
 غم جو بڑھتا ہو گھٹی جانی ہو طاقت میری
 دل کی دل ہی جن سے ہا کے سیرت میری
 او کو دلیں نہیں اسوس محبت میری
 حسن جلاد پہ آئی ہو طبیعت میری
 آگئی اس بے کافر طبیعت میری
 جوش سودا ہو سو کون حکایت میری
 ہاتھ پیلاؤں نہیں چاہتی ہمت میری

<p>قبرین چھوڑے گئے جھکوا کیلا ا حباب قیس فریاد کا بھولے سو ہی اب ذکر نہیں سب نے چوٹا مجھ کو تیر جو ہو امین عاشق خون دل بڑ کو کہانے کے لیو بخت جگر دوڑ کر چوم لیو غریب بخون نے قدم درد دل باوا دٹھاتا ہو تو میں اٹھتا ہوں تکدہ بدسو کے نہ دینے کا کیا جب تو کہا آگیا ہو مراد دل جب پر نیراد دل پر طول آفت ہو اندھیرا ہو غضب پیٹ دیکھ کر بل و گل مجھ کو وہ فرما تے ہیں قول ہو عشق کا کیونکر بزرگی ہو مجھ کو ہنس کے کہتا ہو وہ اصل کا ناحیہ خیال غیر فریاد تیرا کہ انہیں بڑ کا یا ہے مجلس دل میں مرقہ کیا ہو غم نے</p>	<p>محو ہر دلی ہو ہوئی ہاے محبت میری عشق بازی سوز مانعین ہو شہرت میری بس غم دور دے کی آگے رفاقت میری غم کیا کرتا ہو ہر روز ضیافت میری نجد میں جبکہ مجھ کو لگتی وحشت میری تیری فرقت میں بڑ ہی ہو یہ نقاہت میری نہ کر تا نہیں مانع ہو نزاکت میری عشق میں قاف سوز قاف ہو شہرت میری جان اس عشق میں گئی شبے قفس کی طرز او میں ہو تراہین نزاکت میری پہلو پیدائش آدم سے ہو خلقت میری بڑھ گئی تیری نقاہت سوز نزاکت میری شعلہ سان کا سنتے ہیں کچھ کو صکوت میری کیا سبب ہے جو گلشن میں حسرت کی</p>
--	--

مجھ کو کیا ڈر ہے علی کا ہرن عظام و سطوت
بس کر نیلے وہ در در قیامت میری

<p>انہو فلک عشق میں کیا توڑ کیا شام مجھے جان کا خوف نہیں عشق میں ہرگز قاتلی انہو فلک و سکر عوض خوب دولا باتوڑ ہجر میں ہاوی میر جان بھو پڑا تے اب مایو حسینوں کا نہیں دل شتان</p>	<p>خوشنق و دیا ہو ستم ایجاد مجھے تو دکھانا ہو عجب خنجر فساد مجھے ایک دن دیکھ لیا تھا جو در شاد مجھ کو اوس ستمگر نہ اک روز کیا مادی مجھ کو مل گیا ہو جو وہ معشوق پر زاد مجھے</p>
--	---

<p>باہن دنیا کی فراموش ہو میں دل سحر نشین کرتی ہو بیل کہ بہا آئی ہے کم ہو جان اپنی فدا تجھ کروں گے قاصد سیر گلزار میں کتا ہو سی قدر میرا ملتا ہوں جو دل اپنا تو وہ فرماتے ہر مجھ عاشق نہ کوئی پہ پہ خدا پائے گا زندگی سیری عجب عیت سے ہو جا بسر ہر وقت میں تری لاکھوں آؤں آؤں تو شیریں کے محبت میں اکیا پایا حلقہ گیسو جانان کا ہوا چپ سودا غم ترے پھر کے اے بھائی، ٹھنڈی ہر سو</p>	<p>ہو اسٹان ایک نقطہ غم کی اسی یاد مجھ قید کرو نہ نفس میں ابھی صیاد مجھ مژدہ وصل سے بنا کر ہو کیا شاد مجھے دم بخود ہو گیا کیوں دیکھ کے تنہا و مجھ تو کلب مجھ کو دیا تہا نہیں کچھ یاد مجھے قتل کرتا ہو عبت او تم ایجاد مجھے کوئی ہر مشوق جو طحاسب پر نیراد مجھ وصل ہو تو نہ انک روز کیا شاد مجھے پوچھ لو نگا جو ملے گا کہیں فرما مجھ بیڑیاں اس کے پھلنے لگی حداد مجھ حکم دی قتل کرے شوق سے جلاد مجھ</p>
---	--

قبر پر چاتھ پڑھنے کہ وہ آیا سطلوٹ
 بعد مرنے کے ہر صر شکر کیا یاد مجھے

<p>نار خوب بعد رنج میں جو علیہ ای کے حسین میں اور یوں ہر اہل تہا کر غضب ہے کہ جو دیکھا اچ او سفال کی محکو بل یا ابرو نہ ہو گیا نہ سرخ غصہ سے اوچا لو کہ نہ اپنی تہہ میں شیشہ سوزارک ہی جو دل تار کی زندانی ہو وحشی کا گہر یا سر پہن میں تین چھٹیں پڑیں خون کی نہ ہر نہایت ناز ہو صفا کو اپنی خوش بانی پر</p>	<p>رہاں زخمی نیم بوسہ یو شیر فانی کر کہ جیسو گردن ہو ہنسا رہی ماہ کامل کے ہوئی تیغ نگہ سے صاف دوڑ کر مریوں کے یو یو جو بیتابی میں یو تیغ قاتل کے مجھ کو ڈراؤ نہ ہو جا میں کہیں مگر یو مردل کے کیوں بس ایک ہی جہاں میں مگر سو سلاسل کے اسی سودا نہیں نزدیک تو اپنی بسمل کے در گلشن میں چلو چھو سینے عنادل کے</p>
---	--

نثار قبر سے تو از زمین ایدانہ دیو ہلکو
 لگایا ہاتھ گردن پر جو ہن تلوار کا اوسو
 شب صلت سحر طاہر ہوئی باتوں کا بانو نیر
 غش آہ حسن بلی دیکھ کر مجنون کو صحران
 لب بگون کے بوسوں کے ہو میں جان نکلی ہو
 زبان حال سو بہر کا ہو قول گرد و پیر
 کرو آراشوں کو ختم رکھ دو آئینہ شانہ
 جنون ہلکو ہو جب اس یہ خوبی کی ہفت
 نہیں پیشہ محتسب توڑ کر بھینکا
 شریک بزم ہوں اک خطہ پیو کی چسرت
 کیا اقرار کر کے وصل کا انکا راوس گل نے
 بھو حست گلشن کی ادن نے گہی بانے
 کسی کو دوس کے کچھ فوراً ادبے چوم لیتا ہوں
 ترے دیوانہ کا جب نہ زندان میں دم نکلا
 مقابل بعد کرنا عارض پر نور جانان سو
 خدا دست طلب کو ماہ گر رکھے تو بہتر ہو
 روان ہتا ہو دیر آسوں کا چشم گریان کر

ذرا تھیں لہو دیو تھکا ماند سو ہن منزل کے
 مری سر نے لیکو کیا کر کے بوسے پاؤ قاتل کے
 ہزار افسوس لین جمع صلوت کو دل کے
 قیامت ہو چکا اگر گویا پر دیو محل کے
 بنا بعد مرون قیاسا غم مری گل کے
 نہ کیوں ہوں رکھت ہو ہن قاتل کے
 اب آدھی رات آئی سو ہن ہم گل کے
 اوڑا دیو پری ہو سیکر دن امان ساحل کے
 پری ہن جا بھاڑو ہو مکر مری دل کے
 ہو مری ہن قاف سوا قاف شہر لہو کی محفل کے
 ہمارا غنچہ بول ہو گیا پڑمرا کیا کھل کے
 مگر خضر روان ادکا ہو مری گلے گلے
 سنا ہو سکی رحمت ہاتھ میں ہتی ہو ل کر
 نقان کرنے لگے کس دوسو حلقہ سلاسل کے
 چھڑاے امی فلک ہو تو پہلی ماہ کامل کر
 عجب ہوتا ہو اک رنگ حجابت نہیر سا کر
 گمان ہن آشناد نکو مری شرکا نہیہ حاکر

بارک ہو مبارک ہو زیارت کا سفر سطوت

گو گھر اپنے احباب اقربا سارو گلے مل کے

چین آگیا جو ہجر میں آسٹوپ گم
 ناصح ہی اس کے محفل زندانیں بک گم

جب دل بہر آیا چشم کے ساغر چمک گم
 ہرگز ہوا نہ ادنی نصیحت سے فائدہ

<p>آواز ہی سنائی نہ تو نہرا حیف اک لمحہ ہاتھ آنکھوں نے جب تو نہان ہوا پہلو میں آ کے میری جو بیٹھا وہ گلہزار رویا جو اپنی ساقی فیاض کو لیے گردش نہرا حیف نہ تقدیر سے گئی نگاہ جیسے کرنے دو محبوب گنبدن نہی بیٹیر عاشق کو کی نہ ملتا تھار سستا مین زار و زور جبکہ بنا کشت زعفران دو تین عین نور کی ہو میں روشن سبیل جام شرب ادنیٰ و بجا ب رقب کو آیا جو دلین رہی کے خاطر غم و اف</p>	<p>ہم دیر پیرو آئے بھی بھی ٹپکے گئے امیاری سے دلین نہرا رون ہی ٹپکے گئے خارا لم رقب کے دلین کھٹک گئے ابرنہ ہونے چشم کو ساغر جھلک گئے پہرے لگا سنا اگرا بون تھک گئے خوشبو کو سار غر سہر کے کوچہ مکس گئے شکل سونج ہم در و دلدار تک گئے وہ دیکھتے ہی مارے منہ ہی کو ہرک گئے ساقین سو جو پانچو اونکے سرک گئے اتحادن سو میری چشم کے ساغر جھلک گئے بہنو کو میری آہ کے اشعلے ٹپکے گئے</p>
--	--

خطا دی کہ بہ گمان ہوے سطحوں ہم اس قدر
قاصد کے ساتھ ساتھ دریاں تک گئے

<p>کب میں رویا بہر تلو، کیوں بلایا اپنے جسکو اپنی حسن پر دیوانہ پایا اپنے پاس اک لحظہ نہ محفل میں بٹھایا اپنے جی میں ہو میں ہی بنیا معشوق کے نہ خود جانب صحر اچلا میں ہی گریبان بہا کر اشک کنوہن کہ اب میں ہوا وہ نہ کنوہن عاشقونہن نا تو ان محکو سمجھ کر اسے صدم گرد آ کر عند لبیوں نے کیا ہو کیوں م</p>	<p>بیٹھ کر بھلائی نیا طوفان اوٹھایا اپنے رفتہ رفتہ خاک میں اوٹھو لایا اپنے اپنی عاشق پر نہ اک دن رحم کھایا اپنے ملکے غیر وں کو مجھو جیسا جلا یا اپنے منل مجنون کے جو دیوانہ بنایا اپنے اپنی نظرون میں ہی اب گرایا اپنے جانکو وہ غم و غم فرقت گرایا اپنے عطر گل پتاک میں شاید لگایا اپنے</p>
---	---

<p>کیا ہوا برسوں جایا جو خاں اپنا رنگ بعد مرز کے تو دل ہوتا گشتہ قبر میں کیا ہی خوش ہو ہو سب سے اپنی جانیں کھینچا فاتحہ کا ذکر کیا مر کر بھی آئینہ یاد ہے آنسو کے ساتھ دل ہی خون ہو کر بہا کیا غیر کو بوسہ ٹرہ کا سامنہ میرے دیا</p>	<p>خون ہاتھوں میں ملا کر لگا یا آپ نے پہول اک اک کر نہ تربت پر چڑھا آپ نے عاشقوں کو آج وہ جو بن دکھایا آپ نے حیف ہو ایسا محو دل سو بہلا یا آپ نے بچ دی دی کر محو ایسا رو لایا آپ نے خوب ہی دل پر مرے نشتر لگا یا آپ نے</p>
--	--

یا حسین ابن علی شاہد ہونی کو کئے خطا
کر بلا میں پہنہ سطوت کو بلا یا آپ نے

<p>ساتی کی چشم مست جو دکھی محل گئے دیکھا گھاؤ تیرے ابرو کمان نے جب آنکھوں سے میری نکاحیلتہ جو طفل شک نالا صیب جبکہ ہاری ہوے بلند لیلی ادا وہ تو ہے کہ عاشق تری تمام کی مینو سینہ تمام کے جب آہ درد ناک رویا جو اپنی دلبر کمر کے ہجر میں نکلا سمند ناز یہ جب ہو کے وہ سوار گلشن ہین تے جا کر خوش الحانیان جو کین اک یہ بھی کہ سنی کا تقاضا ہو جان جان عاشق ہین جو سمجھتے ہین اوسکو ایک جا بوسن کنار صفا کا کیا آلیا خیال مستقن امارہ ہو وہ غلط کو عرف</p>	<p>نیشون کے ساتھ دل ہی بغل ہو گل گئے نیرگان کے تیرے عیش و عشق پہ چل گئے دیکھا جو تلیون کا ماشاہل گئے کم حسن جتنو تھو سنکر دہل گئے مجنون بنو تو جانب صوبل گئے دل سب فرشتگان ہلاک کر دہل گئے کیا طفل تک انکھ سو کر کر محل گئے دل عاشقوں کے سینہ کا اندر کھل گئے بلبل نخل ہوے تو چین ہو گل گئے آؤ جو دیکھو مرے دکھو محل گئے کو چرین یار کے گھر جب رہے ہاگل شرما کے سامنہ سو مرے تم جو گل گئے جب آئے وہ غلط ان کے ساتھ دہل گئے</p>
--	--

<p>سودا تری مژہ کا جو ہتا مجھ کو دشت میں مینو سوال وصل کیا کیا ہوا گناہ دیکھا نگاہ لطف و کرم سے جو یار نے حسن اک حسین کا دیکھتو ہی آچلا تماش اچھی طرح ابھی نہ لائی تھی اوسنے آنکھ مہندی کا اک بہانہ تماشغرون کے سامنے کیا خاک رکھون میں سگ دلدار کے لیے دنیا کو ہم سراجو سمجھتے تھے غافل کم کرد ہوش ہم میں جن میں غنڈ لب سیما ب اوڑنا شعلہ رخسار یار سے کوچہ میں اوسنے زہر نزارون نے کہا</p>	<p>تلوون کے پار خار بغیلان نکل گئے بیفائدہ حضور کے تیور بدل گئے ارمان جب قدر تھے ہمارے نکل گئے ہاتھوں سے اپنا تھام کے دل ہم سنبھل گئے تیغ نگہ کے دل پہ کمی دا چل گئے تربت پہ میری وہ کف افسوس مل گئے سب میری اتھوان تپ فرقت سے جل گئے مثل مسافر آج بیان آنکھ کل گئے ہوش آیا اب بہار کے جب بن نکل گئے آئینو خیر ہو گئی اس کے سے ٹل گئے تھی لاشیر جو لاش تو مرے بدل گئے</p>
--	---

اہم کر بلا میں جا کے نہ اسطوت آئین گئے
 گمراہ کے لکھنؤ سے جو اب کی نکل گئے

<p>رات کو خالی مکان پاتا ہوں جب میں یار ہو دل پر اشاد کی زلف چچان پر شار حسن کے نظار کیو کہ چہ میں اس کے گس طرح حضرت فراد و مجنوں نے ہی وہ پایا نہیں اس قدر تم کج اداج کج خلق اور صناد تے خیر ہے مجھ کو طبیعو کیا ہوا مید تھا جب سو وہ شیریں ادا آنکھوں نے نہاں کیا زندگی سوا الفت ابرو میں ہوں نیراز</p>	<p>سر کو ٹکراتا ہوں اڑٹھا دھڑکھڑکھڑو یار ہو گئی طاؤس کو کیسی محبت مار سے دو قدم چلتا نہیں مکن تمہارے زار سے عاشقوں کو ملا جو عشق کی سرکار سے مشورہ اندون کیا چرخ کج رفتار سے کوئی اچھا ہی ہوا ہو عشق کے آزار سے صورت فراد و ٹکراتا ہوں سرکار سے کیوں ڈراتا ہوں مجھ کو تو خیر خوشخوار سے</p>
--	--

<p>بلخ ہوساتی ہو مو ہو یا رگل اندام ہو بھر میں اوس رشک گل کے زار سا ہو گیا ہو وصیت بعدِ مردن و فن کر دیا وہن چارہ گر کوی علاج ہکا کر گچا کیا بھلا آکے ٹھابے گل سر ہو نہایت آرزو دختر زر کی محبت ہو رہن کینو نکوست نزع کا ہو وقت اکدم حال اگر دیکھ لو بوسل اوسکا نسیم دل فریب کی ہنسی سامی میری سدا رہتا ہو میرا سیم تن آبر و سلک گھر کی خاک کر دی آب نے بیستون بر یاد شیرین میں جھبہ ز تو شک یاد و گمان میں میری جا رہن ہشت پانچ</p>	<p>بس جوانی میں محبت ہو انھیں چارو دیکھنے والا مجھ دیتے ہیں نسبت خار ہو مت بھگو محبت کو چہ دلدار سے دل مرا مجروح ہو تیغ نگاہ یار سے ہو محبت بھگوا میری فانی تری تلوار سے کہ طرح کلیں بھلا ہم خانہ خار سے چاہیے پر ہیزا عیسیٰ نہ مجھ جبار سے غنچہ گل کو ہو کیا نسبت دہان یار سے اہو مال مال ہو نین دولت دیدار سے دانت ہنسی میں جو ہن چکو در شہوار سے دھکتا تھا کہ کھن منہ اسن کہار سے عشق کیا تو دن کو میرے ہو گیا ہوا خار سے</p>
---	---

گو کہ اوس سطورت زمانے میں ہزاروں ہن حسین
 کچھ غریب ہو کر نہیں ملا ہے اپنے یار سے

<p>اوس بیو فاکو اب نہ کہی یاد کیجیے دل میرا اپنے وصل سوا ب شادی کیجیے کیا فہم ہے کہ ہم پر تو بیداد کیجیے اوس تک گل کے چہر میں مانند عجب کیجیے چو کہ ظلم اوس ستم ایجاد نے کیے دل لے چکے تو کہتے ہیں مل کیے جریجیے عاشق ظلم کر کے یہ کہتا ہو وہ ستم کیجیے</p>	<p>عشق اور کوئی پر زار ہے کیجیے شہ قید رنج سے آزاد کیجیے دیو کے بوسے غمیر کا دل شادی کیجیے گلشن میں جا کے نالہ و فریاد کیجیے کس لکھو یاد اوس دل نا شادی کیجیے دور رخ دون کہ آپ بہت یاد کیجیے جا کر خدا سے اب مری فریاد کیجیے</p>
---	--

کرتا ہو ہم سہی قد موزون سے آپ کے کچھ بھی اتر نہ ہو گا کہ پتھر ہو اور سکا دل گمیرا ہو چارست ہو آفات دہرنے گر وعدہ وصال کیا ہو رقیب سے تقدیر ہو جو کچھ بھی موافق شباب میں اپنی گلی میں قبر بنی رہ نہ دیکھے	سرو سہی کو باغ سے آزاد کیجیے کیا فائدہ جو نالہ و فہر یا دیکھیے اب آ کے باغلی مری امداد کیجیے بھڑو بھڑو حضور کچھ ارشاد کیجیے ہر دم وصال بار سے دل شاد کیجیے لشہر سہی خاک نہ یر باد کیجیے
---	--

ذکر بتان سے فائدہ دنیا میں کچھ نہیں
سطلوت خدا کو اپنے نہ کیوں یاد کیجیے

بتوں کے عشق کو اپنے کہ کر دین پیری کی ہے کئی بخش و دوئی اتر آپہن سہا کی ہے لب گین پہانہ قوم نے کہا لی جاتی ہے جو ہندی تنو چارون اہمہ پادشہ لگاتی ہے تبار و بکر ہی ہے کہ جو کہتا ہے کہ جو بن بچل آباہ خون دل ہر رات تک بن بکر بچک جان اب کیونکر اس کی فکر ہو چکو کہان کی طاقت تو رہا ہر دن و ان گذرتی کیا ہو پتھر نہ پہ چہا اکرن آکر ہوا اک دار میں گرن ہو میرا سر پر قرار نہ گمیرا ہو گمیرا ہو ادب کی خبر کی ہے آہ تغافل سے ہو ماہرین ادرن رہ کہانی ہے	کرتن اپنی خدا کی یاد یہ دین گائی ہو قسم غیروں کے گھر جاؤ گی اور جو کھائی ہو کر دو عاشقوں کا خون کیا دین گائی ہو دہن کو خوب بگوں گا اب کیزن آئی ہو ہو تو آراستہ کیوں کیلے مری لگائی ہو بہشت بن جہاں تھو بن میں کو ہندی لگائی ہو غم و رخ دالم کی آجکل دل پر چڑھائی ہو بڑی شکل محبت کیوں نہ لگائی ہو کلاتے نہیں صفا قیمت کے برائی ہو خفتہ کے ہتھرتن ی ہوتے صفائی ہو جہر یک صبا کے طرفہ سنائی ہو تھی بر جان بنگے اب بھی دین گائی ہو
---	--

غیروں میں بے سبب یہ نالے یہ ونا بہ بے تاب

کے دیکھا ہے، اسے سطوت طبعیت پسائی ہے

عجب شوق شہادت ہو جیسے ات مرغل کے
میر سرکات کرے گفتگو ہو میری قاتل کے
بوقت فرج قابل دہر کے ہر آج مقتل میں
اوٹھا کر مجھ کو جیل سے بلا رگزار قیدوں کو
وہ شہد ہوں لہجہ ایسی فرح بین مٹی کی
پتھین اسے میری پاس کو گناہ میں اوٹو
نہ گاڑیں چیر مہبت کو اجا وہم آتے ہے
تمہاری دہر کو ترپا کیا لو اکبا کیا کیا
دی ہیں جا صندل در پہ میر خون کے چھاپے
جی بھی حایر کن شب کو بے بلا وہ چلے آئین
چمک رنگ بدلا کس کل بیا کی آمد ہے
حو مانگے کوئی کچھ اگر حقارت نہ دیکھو
بلکہ کہ خود راہ گردن اپنے زلف کے قیدی
سیہوشی دکھا کر قہقہہ کہتا ہو لبی سے
مری خورست بے نور خالق نے دیا ایسا
یہ کیسی پیچیدگی میں دل سے آگرم محبوب نے
وہ اپنی عاشقوں کو فرج کر کے ناز سو بولے
اطاعت سے مسخر اوس پر ہی کو کر لیا ہنسنے
جہان میں مشتری سطح ہوں زہرہ جبینو کا
یہ ہوشون شہادت غش سے فوراً چونک جاتا ہوں

رہ چھوٹی آمد و رفت ایک دم ہی کو قاتل کے
کہ تجھ کو چاہی ہو دل کی آسان مینے مشکل کے
ہماری سخت جانی اور نزاکت تیرے قاتل کے
ارے نادان میرے ناخون میں ہو کر دل کے
مری گردن ہو ستاق پھر شیر قاتل کی
وہ دم بہر دیکھ جائیں اسے بیانی مری دل کی
کہ میری دل کے آئینہ میں ہو تصویر قاتل کے
خبر تو نہ پوچھی غیر سے ہی اپنے بسل کے
خونی دیکھو تو کوئی قاتل کرے کہ میری قاتل کے
ارادہ ہو کہ ہم تاثیر دیکھیں نالہ دل کے
گلستان میں ہوئی ہوا کی کیونکہ عینا دل کے
اسکے چاہیو دنیا بڑی حرمت سائل کی
صدائی تو اس کے کان میں کہن کے سلسلے کے
کہ دو واہ نے یہ پردہ پوشی کی ہو محل کے
نہیں ہو سامنے اس کے حقیقت ماہ کامل کے
کہ تیری خود بخود لبی جل ادنیٰ چوب محل کے
بہت ہم کو پسند آتی ہو محفل قص سہل کی
نہ حاجت ہو محل کے نہ خود ہنس نقش عامل کے
حقیقت سن چکا ہوں براہین چاہے بابل کے
ہوا آتی ہو جسم دہن تیرے قاتل کے

محبت گل رخون کی تم کرو گے کیونکر اسطورت
نہیں قابو میں دل فریادوں سنکر عا دل کے

بناؤ گایا ہی آج اپنی آنکھ کے تل کے
ہمارے دل نے بتیابی ہو سکی مرغ بھل کے
ہمیں عورتقبا ز می آکر ان دو دہشت جہاں
جھوڑی موم ہو جاتی ہیں بڑا بیل کے
تو فوراً کبریٰ شکل کشانے آئے شکل کے
بھٹک کر بہرہ آئی راہ پر آواز سال کے
کہ پوشش ساری کالی ہو لیلی کے محل کے
فلک برفق ہوئی جاتی ہو نکتہ کال کے
جو کچھ کر گئی ہو میان سوار فانی کے
مری تربت پر رہن ہو گئیں تمہیں نال کے
ہمیں سننا ہم کچھ باتیں بان تیغ قاتل کے
نہ کلی آرزو کوئی مری حسرت زدہ دل کے
یہ کیوں بڑھ سکی ہو خود بخود دست درگلی
کر باد ہو کہ کوئی راہ ہو جا نہ منزل کے
یہ سج ہو رو برو کال کے ہو تو قیر کال کے
نظر آتی ہو جمیع رت کسی بلی تال کے
تھکے ہیں ہم بہت سختی ادھائی ہو جو منزل کے
وہاں ہو غیر کے ہم راہی سیر محل کی
زباں نہ نہ کل آئی ہو باہر تیغ قاتل کے

نہا نہ نظر ہے مجھ کو خال روے قاتل کے
محبت ہو گئی ہو جب سو اک بیرحم قاتل کے
ہمارے سامنے فریاد و مجنون طفل کتبہ ہیں
جنوین تہنے پایا حسرت داؤد کا تیر
کوئی مشکل ہوئی درپیش جب مجھ کو زانی
رسانی حبیب تیر کو گشت نازک پہنچے غافل
وہو ان یہ مجدین آخر کو پہلا آہ مجنون کا
مراخو تہ طلعت بام پرست ہو جو بیٹھا ہو
مری حسرت زدہ صورت پہ شاید رحم آیا ہو
برائے خدا و تعلقہ روئے ہاتھ جب کیا
بڑھو جاتے ہیں اپنا سر جھکا کر تو مٹلتے
ہو مری رضی نہ وصلت پر اک بوسہ دیتے
الہی خیر ہوتا یہ جنون پہرنگ لائے گا
رہے پہلو اجل سے مستعد انسان کے پر
لہتا ہو رخصتیں جو خوبی اوس بڑا قف ہو
ستال قیں صحرایں سودائی سا پھر ہوں
زمین دم بہر ٹھکر دے فشار قبر کے ایدا
اجل کا سامنا ہو یاں کنار گو سے شیت
جو ہو حدی زیادہ عاشقوں کی خون پیاسی

زشتہ ہی اگر پوچھو علانیہ کہیں سلطوت
لطافت سو فقط ہر شعر کوئی ہنر حاصل کے

دور سوا کی تری در پہ ہیں آنے والے
ہلکوا فسوس نفاست نہیں اونہو دیتے
اونہ کے ہلو سو بہ جا بھو سو تو چار نگہیں
ہاوان شعلہ غداروں سے مجھ کو چون کو
شیرخان کر کے خاکستی ہواون ہاتھو کو
جکھانیو اوہر آئے تو ہنس کے کھام
نزل قبر میں آخر میں آ لکھا پوچھا
آکے عشاق کے قبر پہ وہ فرماتے ہیں
مر گئے طالب دیدار کے تو رو کر بولے
یا خدا عشق دیا ہو تو سے دل اک اور
خاک پر بعد فنا کج کھد میں افسوس
ہو یقین مجھ کو کہ ہمراہ لیے غیر و نکو
ابتدا آپ سر عشق کے پوچھیں اونہو
ذکر خیر و ن کا ہی کیا عشق زبانی ہواونہ
چھپکے جاتا ہو کہ ہر منہ بھر وہ کھ لیا
صورت و رخت حشر کو ہون کے پاہل
لاکھ تو گمان کرو آکے نہیں میں صیا د
ٹھ میراں گم لشتہ تو لیتا آتا
بوسے اغیار کو ملے میں لب تیر کے

پاس اچانک سی صورت کے دکھاؤ والے
اونکی محفل میں چلے جا ہن جانیا لے
کیون جراتا ہونہ دل کے چراغ والے
ہمیں یہ یاد کیے خود دل کے جلاؤ والے
چٹکوں میں ہن عیش کو آرا ہوا لے
کون ہن آپ مجھ کو پاس بلانے والے
راہ میں بیٹھ رہے ساتھ کے جا ہوا لے
خاک میں لگے رب ناز اوٹھایا ہوا لے
کیا جدو کہ چھو آکھو نہ بٹھایا ہوا لے
اتوار مان نہیں آں دین مانیوا لے
سور ہو ہو لون کی چادر کے بچا ہوا لے
آؤ ہونگے دوسرے دل کے دکھایا ہوا لے
ابھی دو چار جو ہن اگلے زمانہ والے
اک فقط ہم ہن تری ظلم ارٹانے والے
اوہر شمع کو دو بیٹھو سے چھپایا ہوا لے
دار دنیا میں ہن جتنے سراوٹھایا ہوا لے
ہم وہ دلیل ہن نہیں دام میں آہوا لے
سُن لے او کو چہ دلدار کے جانیوا لے
ہم فقط آپ کی ہن گایاں کھانے لے

یوں فنا ہوتے ہیں دیکھو سر اٹھائیو اٹھائیو حم کے خم اٹھو ہیں اکہ مہ تن چڑھائیو اٹھائیو بک کسار میں ہیں ٹھوکرین کھائیو اٹھائیو مست ہیں شیشہ مرویلین چھائیو اٹھائیو خود بھر آئینے جو ہیں زخم ہر آنیو اٹھائیو اور مے دکھتے ہو ذل کے دکھائیو اٹھائیو	بے ثباتی نے کہا توڑ کے دریا کے جاب ایک دو جام سے تو سیر نہ ہونگے ساتی شاعر دیار کے رفتار سے نسبت نہیں کیا سو بخجاء اگر محسب آتا ہے تو اسے گماں اُس تیغ نگہ کا ہوں مراد اوجیٹ ضدیہ ابھی نہیں غیرو کو نہ پہلو میں بچھا
--	---

ان حسنین سے محبت نہ کرو اس سطلوت
جانتے ہو کہ یہیں دل کے دکھانے والے

مؤد کی صدا حق میں ہمار تیر ہوتی ہے کہا اک یہی تیر قتل کے تیر ہوتی ہے جو قبضہ جو کم کر زب کمر تیر ہوتی ہے نہیں ہوتا ہے کچھ جب تقدیر ہوتی ہے تو اوٹھا اوٹھ کر ہماری جالہ انگیر ہوتی ہے مکانین حطرح ساکت کلی تصویر ہوتی ہے ہمارے اوکو دیکھیں آج کیا تقریر ہوتی ہے تو ٹکڑے ٹکڑے میرا بن کی زنجیر ہوتی ہے سو ابوسہ کے مجھ سے کونسی قصیر ہوتی ہے مگر دلیر ہون کے کچھ نہیں تائیر ہوتی ہے یہی شرط وفا کیا اور تیر بے پیر ہوتی ہے کہ جیسے سارے تصویر کو تصویر ہوتی ہے خطا سر زد پنجہ سزا حق ام کلیر ہوتی ہے	شب وصل جمع میں بچھے پتر کبیر ہوتی ہے جو پوچھا دوسو کیوں ہر روز تیر ہوتی ہے اشارہ ہو کر گئے قتل اپنے ہاتھ سر بسکو تلاش رزق میں کیوں در بدر پھر ہونے دے جو ہر فتح آتا ہے وہ گورنریاں میں تصور میں کراسطرح چپکا بیٹھا رہتا ہوں خدا محفوظ رکھے شر سے ظالم نے بلایا ہے جنون کا زور ہو ایسا اگر دیتا ہو نہیں چھکا خفا ہو کر مری جانک منہ کیوں پھیر لیتے ہو مرے پر درد مانگے تیر تک کھلتے ہیں دل عاشق ہو لیتا پہلے ہر نمودن ملتا ہے میں یوں حیرت زدہ ہوں نہ آؤں تیر محفوظ قلم کر تا ہوں کس جرم پر کوشع محفل کا
--	---

بنائے ہیں ادھر اک میکہ چشم رند امی سطوت
ادھر زبا وین مسجد اگر تعمیر ہوتی ہے

جگر میں میں طیش ملین در دوسری ہو
قدم رکھو نہ کوئی کو چسپہ عجبت میں
میان دہر تو بھایا کیا میں ناپیدا
نقطہ دل نہیں تیغ نگاہ سے زخمی
وہ مجھ کو دھتور میں کیا کسی پہ عاشق ہو
کر گیا قتل کے کہہ آج غصہ ہے
جال آپکا دل سو نہ ہو پسند جو
تپ دھان ز جہاں کر دیا میرا
عدم کی سمت رواں مجھ کو اسے قاتل
میں اوس کے پاس بہلا نامہ کو کیا بیجو
خدا کے واسطے گھر سے نہ میری جاؤ ابھی
تھارے گیارہ بجے ہیں طلسم میں کوئی
جو دیکھنا ہے مجھ کو اسے دیکھ جاؤ بار
جوین اونکی طرف ہو خوش سیری طر
نہ نہ یہ یہ جو تر م میں جاتا ہوں
سے کو ماحد مری اوہین ہونستہ
دہ سے ہو میرے قتل پر مبارک ہو
چیمہ دل دس کو لہان اوہی تری لہو
جی اپنے دے سے راہاں عیش میں کرتا

ہمارے حال کے ایجان کچھ خبر بھی ہو
عصیہ دل کے سوا جان کا خطر بھی ہو
عدم میں جاسے کلامیہ کے کمر بھی ہو
حصور دیکھو ٹکڑی مر جگر بھی ہو
جو رنگ زر دہو چہر کا چشم تر بھی ہو
بل ادھر دوپہ ہو تر چہ تری نظر بھی ہو
مجھ کو بتائے ایسا کوئی بستر ہے ہو
کہ ہونٹ چٹک ہیں گرمی سو در دہر ہو
یہ جان نثار تو باندہ ہو ہو کمر بھی ہو
سوا صبا کے کسی کا بہلا گدہ رہی ہو
کہ خاک اڑتی ہو لوہی ہو دو پہر بھی ہو
کہ ایک جا پہ عیان م بھی سحر بھی ہو
کہ دم لبونہ ہو دنیا سوا سفر بھی ہو
رفیق ایک ادھر ہو تو اک ادھر بھی ہو
اگر تبوں کا خطر ہو خدا کا ڈر بھی ہو
کہ پہول ہی نہیں اس نخل میں ثمر بھی ہے
کھینچی ہے تنوع تو باندہ ہے ہو کمر بھی ہو
خدا بچا ہے کہ تیرا کارخ ادھر بھی ہو
بہلا بتاؤ قصاے مجھ مفر بھی ہو

جہان میں ایسے حقیقہ پر شیفہ سوط
کہ رشک مہر ہی ہے غیرت تیر ہی ہے

نکل آئیگا مطلب تیرو در پر جبہ سائی سے
فلک پر چاند شرمندہ ہو جب کی صفائی
یہی دلیں ارادہ ہو کہ اب کچھ کہا کہ سوچو
خدا کے واسطے اور بلا صکوت دکھا محکو
دیو پہو لوں کچھ سے بیو جب تک کہا ہنس کر
لگاتے ہیں گلے کچھ کہیں تو فوج ہوتے ہیں
گذراوس حور کے گہر تک کسی صورت نہیں
بلا زندون کو کیونکہ اہر مکار کتا سے
کوئی گدڑی ہما سایہ فلن کیون سر پہ چٹا
کسی کو مہر شاید دیکھتا جو رخ چارم پر
پشنا وصل کے شب تہیں کیا یاد آتا ہے
سنہری زندگ کہا اس کی گاہوں میں
ہزاروں ہی دھندلے کہ جن ش کیا محکو
محببت کھسم اپنے جانیگے تو کیا ہو گا
وہ بلبل ہوں مری ماؤں نے تھا چھپر کج رکھا
ہم میں دیکھتے ہوں پہ فوراً لگی سنہری
ادھائی رخ فرقت ہند دل ہو گیا پتھر
فکھم تر تہوں کی شمع جس سے پہچان ہو گا
ارو بابل در پہن ہنس میں قید ہو گا

بتنگ اب آؤ میں ہم اپنی قسمت کے برائی
نجل ہے پنجہ در جان شکر بہت خانی سے
بہت عاجز ہوں ہیں آپ کے بڑا غنائی سے
لبو نہر جان یسری آئی ہو تیری جدائی سے
بہلا یہ بوجھ او کھے گامری نازک کلائی سے
مثال تیغ ملتا ہو وہ قاتل کج ادائی سے
بہت حیران ابنہ بخت کی ہیں رسائی سے
گنہ بہتر ہیں انکی تیری طاعانے بانی سے
گذرو کوے جاناں کو غرض کیا بادشاہی سے
نہیں بوجھ منہ بہر ہو سار غمی آئی سے
جو محکو دیکھ کر منہ دھانک لیں ہو دلائی سے
سلسل کی محھے حلاؤ زنجیر طلائی سے
ارو میرم در گذر این سی آشنائی سے
وہ ہرگز ہاتھ اوٹھا بیگ نہ اپنی بیوفائی سے
ہو یوحسب سب اسیران کہیں سیر ہائی سے
ملی مسی جو منو آج انگشت خانی سے
ہوا حاصل ہیں جہان کی استنائی سے
اجی میں بدمعاش ہوں شہر پارائی سے
نہ کر آوا دای عیاد در گذر آ رہا سے

چلے تو جو دی میں ہم نشان کیسا چکیا	تھارو پاس آپہنچو ہین دل کی رہائی
بہت مشہور عبرت کے لیے ہو قصہ یوسف	محبت اس زمانہ میں نہیں بھائی کو بھائی
ارادہ ہو کہ ہم ہی باغین چل کر کریں	وہ خوش ہین بلبل گلزار کے نغمہ سرائی

بخت میں ہند سے محلو خدا ہو نچا ہوا وسطوت
گدا می و انکی بہتر ہے بیان کی بادشائی سے

پہونچا دو کوئی یار تک آسرا تو ہے	امو ضعف تارا شک بجا عرصا تو ہے
نام نہ ہوں نصف کیسے جان کیا تو ہے	دی ہو شال تک عشق خطا تو ہے
ہم سے نہ اونہ سکے پاؤٹھائینگے کوہ عشق	دلین ہزار شکر کہ یہ حوصلا تو ہے
سینہ پر میرے آکے رکھائے جسے ہاں	ای جان درد دل مرا کچھ کم ہوا تو ہے
سرواہ کی جھینڑاؤٹھاؤنگے رقیب	بولو وہ خیر رستے دو ٹھنڈی ہو تو ہے
الفت میں خوف ہو مجھ کو کیونکر بچو گی جان	کوہ غم عالم مرے دل پر گرا تو ہے
برگشتہ ہو گئے جو بتان جان تو کیسا	مجھ کیسے دغریب کے سر پر خدا تو ہے
رکھو گا اپنی پاس حفاظت سوا صوم	مکر و دغا سے تنہی مراد لیا تو ہے
اوسکی گلی کا گو مجھے ملنا نہیں پستا	جاؤنگا میں کہ عشق مرا رہتا تو ہے
وہ شوخ رفتہ رفتہ ہو ہین ہو گا مہر ان	رستے میں شکل دیکھ کر میری ہنسنا تو ہے
وہ دل چرا کے بولے کہ ہمیں نہیں لیا	ہم سر جھکا کر چپکے سے بول لیا تو ہے
فرقت میں ہمارے حال نہ کیا کیا ہوا مرا	تم دیکھنے نہ آئے کبھی یہ گلا تو ہے
سرکار عشق سے ہے ملا کچھ نہ کچھ مجھے	گرد غمیر و دلین ہین آبلہ تو ہے
مرنے کا میری اولیٰ کسی نے کیا جو ذکر	وہ مسکرا کے بولے کہ جی ہاں سنا تو ہے
ہم آج قسیم دے کے اوسو گھر میں لائینگے	جائے گا کس طرح سے ہی اتنا تو ہے
جاتا ہی کیا سمجھ کے بہلا زلف باریں	ای دل اگر وہ سانپ نہیں ہو بلا تو ہے

عربان نہیں ہوا ہوں جنوں تیرا ہتھ سے لاتی ہو راہروں کو یہ کرو فریب میں استادہ یہ سمجھ کے لب فروش یار ہوں گرا ہو مسیح ہو نہ کا دعویٰ حضور کو شکر خدا بشر کو بہر حال چاہیے لیکا نہ ناک جھانک کا پیری میں ہی گیا سمجھیں گے ایک دن فلک کچھ راسے گو اس قدر مفید نہیں حسن کا خیال	صحرا کے گرد کی مری مہر قبا تو ہے دنیا سے پیراں ہی اک بیوا تو ہے محفل میں گر نہیں جگہ دلیں جا تو ہے اگر جلا ہے مرا مردہ پڑا تو ہے قالین اگر نصیب نہیں دور یا تو ہے وہ دل نہیں رہا ہو مگر وصل تو ہے گرا آہن کا گر نہیں تیرو عا نو ہے درو فران یار کے لیکن دو تو ہے
---	---

سطوت عدد ہوا ہے جو الفت میں ہر صنم
ہکو نہیں ہے خوف نگہبان خدا تو ہے

کیا جنو میں چاہیے ہی مجھ پریشان کیے لیو خوشنما او سکے رخ رنگین میں چاہو جب آکر آپ کے کو چرکی دیکھی ہے ہمار خوشنما اوس مصحفی صہم ہو خط سنا کس طرح جاؤں کہ تیرے ضعف کی ہو کڑ روز آتا ہو مری دلیں خیال رو یار نہ دش گردی کے لیو ہن پاؤں سیرا بچون لیجو میرا دل صد چاک حاضر ہے حضور ناز کی کتنی ہن اسکو نیل عارض پر پڑے خوب دو بعد بہ دنیا میں ہن کھلے رو عاشقوں میں روز مہوتی ہو رسائی اتن ملک	گرو کی چادر کا فی جسم یان کے لیے چاہو ایسا کنواں ایسے گلستان کے لیے بلیں جاتی نہیں سیر گلستان کے لیے آہو سی رحل کیا زیبا ہو قرآن کے لیے دل ٹر پتا ہے مرا سیر بیابان کے لیے خوب یہ مہمان سہرا ہو ایسے مہمان کے لیے ہاتھ ہن بہ چاک داماں دگر بیان کو لیے چاہو شانہ اگر زلف پریشان کے لیے آج بوسہ جو کئی رخسار جانان کے لیے ایک ہندو کے لیو ہو اک مسلمان کے لیے اک نہ اک تحفہ ہیں لیجا تا ہوں دباں کے لیے
---	--

<p>او کو ماقہ پر ہوا نشان مصحف عارض کثرت جان ہم حاضر کرین آیا ہو لبین عشق یار دو دآہ عاشقان اوٹھا ہو۔ مکیہ و ہر دو دی اجازت اسکو تو اچھی مصحف ہر ای ہمار فصل گل میں قیدی لڑکیہ ہر ای ہمار میرورہ ذکی دعا کرتی ہو خلق اللہ سے عشق بازی میں مجھ دو دل عطا کرا چلا</p>	<p>لوح ایسی چاہیے تھی ایسے قرآن کیلے کچھ ضیافت چاہی ہو ایسے فہمان کے لیے آسمان یہ ہر زمین کو کی جاناں کے لیے ہاتھ جاو گا ملاقات کریا بنکے لیے ہاتھ نہیں پتھر ہو بن قفل زندان کیلے منہ نہیں کافی جو کشت خشک دہقان کیلے ایک حسرت کو لیے ہوا ایک ارمان کے لیے</p>
---	--

کر بلا کے شوق میں سطوت مڑتا ہوں کمال
دل ہے مضطرب و ضعیف سنا و شہیدان کے لیے

<p>در بدر بچو پہاڑی ہے محبت تیرے کیا کہوں حد سے سوا ہوگی فرقت تیری گر حکم مجھ سے گنہگار کو دی ہست میں بوسہ زلف کا یہ کیا اونسو سوال سامنے بچو شب و روز بٹھا کرے یار عمر بہ بول کے پہر گل کو نہ وہ باکرے ظلم تو لاکھ اگر مجھ پر کرے گا ظالم بشرکسم نہ چھب تڑپ کر گزرے میں گنہ گار جہنم کے ہوں قابل یارب بوسہ اک مانگا جو مینو تو دیے دو تو نے یا خدا جن دکھا یا جو تہن نے اپنا کیا خطا تھی مری جو انکھ ہرالی تو نے</p>	<p>آرزو ہو نظر آئے کہین صلوٰۃ تیری خواب میں ہی نظر آتی نہیں صلوٰۃ تیری ہو عنایت تری بخشش تری رحمت تیری مسکرا کر کہا اب آئی ہو شامت تیری دلین آتا ہو کہ دیکھا کروں صلوٰۃ تیری دیکھ لے بلبل شہد جزا کت تیری نہر بانس کبھی نکلے گی شکایت تیری باد آئی جو مجھ چاند سی صورت تیری پخشندہ تو سری عصیان ہو رحمت تیری بڑھ کے حاتم سے جہانم ہو خاوت تیری دل مرا محو ہوا دیکھ کے صنعت تیری دیکھ لی دیکھ لی ای بار مروت تیری</p>
---	--

<p>نہ سنی اور کسی سے بھی شکایت تیری رحم آتا ہو مجھ کو دیکھ کے صورت تیرے ہو عیان منکر اعجاز پہ قدرت تیری حیف صد حیف نہ نکلی کوئی حسرت تیری رنگینی او سنگ دلدار ضیافت تیرے میری محبوبہ بچا سنے گی جو رحمت تیری ستم جو رہا مل ہی طبیعت تیری بس گئی جب سو مرو دلیں محبت تیری میری باعث ہو بہا نہیں ہوئی شرت تیری رنگ بھر جام اگر عجب میں ہو شرکت تیری ملک الموت کو تیرا ہے امانت تیری جہلملا ناوہ چہ اخونہ تیرا رخصت تیرے ہنس کے ساتی سنے کہا گردش قسمت تیری</p>	<p>تو ہے اس منہم سے پہلا شکوہ تو کرنا کیسا قتل کیا تجھ کو گردن مجھ سے کہا قاتل نے دل مردہ جو مرانہ کراؤ شکسج عالم نزع میں عاشق سوا جہل کہتی ہے ڈر بیان بعد فنا میری ہمارے کہا میں جا کر دور رخ میں نکل آؤنگا میں بہرشت ظلم ایجاد ہوا کرتے ہیں عاشق کے لیے دیکھتا ہوں میں جد ہر تو ہی نظر آتا ہو تو اگر غیرت بیل ہو تو میں ہوں مجنوں خون عثمان سے کہتی ہو یہ ہندی انکی عمر ہر جان حفاظت میں کہی تھی یارب تھا غضب صبح شب چہل گجر کا بھبھا دوسرا غریب کوئی جام جو مجھ کو ملا</p>
--	---

<p>یاد رکھنا ہے کہ میرے لپٹ کر سطوت اب تو باتیں نہیں کچھ مجھ سے شکایت تیری نہ کہ ارمان رو رہے ہیں اور حسرت خال جبا کیوں اونٹ کو جو سچا خاک اڑاتی ہو نہیں پروا وہی کو یا تو چہر جان جاتی ہو مری تربت پر شب بہر شمع نوا نسو بہانی نہ دنگو چین آتا سو شب کو بند آتی ہے محبت اور صبر تیری ہمیں در پہاڑی ہے</p>	<p>تو کو چور کس ناشاد کی یہ لاش جانی ہو او نہیں پروا نہیں تو انظام اپنا جاتی ہے محبت کر گئی ہم سے او سار و زمانہ میں نہ رو دیا کوئی اگر تو مجھ کو غم نہیں اصلا تڑپ کر میں بسر کرتا ہوں او میری حرم وقت می ہو کا سہ سائل میں بعد مرگ خاک اپنی</p>
---	---

خفا ہو کر کھلوا یا تو ہوا وس یا رنے گھر سے دوا اسکی وصال یا رہے کیونکر مسیر ہو ارو اچھی نہیں نگیں دلی اتنی ہی او طالم ابھی تو رنج ہن صمد ہن تنہائی ہو اینہا سے شب و صلت کا مینو ذکر جب چھڑا تو وہ بولے رخ شفاں جانان سے کیونکر مہر آئینہ	اب آگے دیکھیے تقدیر کیا مجھ کو دکھاتی ہو نہ دل کا درد جاتا ہو نہ مجھ کو موت آتی ہو دراصلوت دکھا دو یا کہ میری جان جانی ہو جدائی اونکی آگے دیکھیے کیا کیا دکھاتی ہو زبان کو رو کو بس چپ ہی رہو لب شرم آتی ہو صفائی حسن ہو سکا تو اسکا حسن فانی ہو
---	---

نہایت بفراری سے گزرتی ہے شب فرقت نہ
نہ وہ دلدار آتا ہے نہ سطوت بند آتی ہے

ہم تو نہ یہ کہیں گے کہ اوسنے چرا لیے یہ شغل ہر فراق میں عاشق کو رات دن تک کو کہو نگاہ میں تو زہار آبِ سیح نہ ظلم و جفا و جور و ستم کہل ہے ترا اس شہسوار ناز نے سب عاشقوں کے دل پہلوں کے ہار اوسنے جو پہنکی اوتار کر اسی جان تیرا ناز نہ اٹھے گا مجھ سے کیا معشوق کوئی دھو نہڑہ کے بیچ فریاد افسان کو زرتی تیری حسین سے جو گریٹے بہر وصال یا ر جوڑ پا دل حسرتیں	بان ناز کر کے عاشقوں کے دل بے حال ہو جب دل بہت بہر آیا تو آنسو بہا لے کیون عاشقوں کے مرد و نہ دم میں جلا ہو جب چاہا تو ز عاشقوں کے دل کھال ہو کیا ہی کند زلف سیہ میں پھنسا عاشق نے اپنی قبر کی خاطر اوٹھا لے کوہ غم فراق تو دل پر اوٹھا لے تم تو اپنے چاہنے والے بنا لے جمع برین نے رات کو جھک کر اٹھ لے جب کچھ چلا نہ زور تو آنسو بہا لے
---	--

مر کر چھٹے ہا سے جو سطوت کے استخوان
شکر خدا یہ ہے سگ جانان نے کھایا لے

دشنام دوسہ دھوکے نہ منہ سے نکالے	بس بس حضور اپنی زبان کو سدھالیو
----------------------------------	---------------------------------

<p>یہ بات اپنی ذہن سے حساب نکالے آہن میں کر رہا ہوں دل اپنا سنبھالے دیکھو ہن در نہ یار بہت تھسی چالے معشوق کوئی ڈھونڈو کے ایسا نکالے اب آنسو ہن چشم کے ساغر کھنگالے احوال یہ سب حسین ہن مانے کے چالے اللہ آج وصل کا وعدہ نہ ٹالے غصہ سے آپ مجھ نہ آنکھیں نکالے گیند کی طرح دل کو نہ میرے اوچھالے دلیں جو حسرت ہن وہ کیونکر نکالے جب جانیں ہم نگاہوں پہ اپنی سنبھالے</p>	<p>وعدہ ہے آج وصل کا کل پر نہ ٹالے ہٹھو ہن گر قیب نہ ہا تو نہیں ٹالے اقرار وصل کیو تو دون اپنا دل لے جیسا ہن جلاؤ ہن دیسا ہی وہ طیر ساقی نہیں تو جام ہن خالی پڑو ہونا خرام باز پرانکے نہ ہستہ شیفٹ برسوں گذر گئے ہن ہی شکیاق میں بوسہ لیا جو چشم کا سوتے میں غیر نے پامال کیجیے اسو پائے نگاہ سے جہان ہن یار سوتا ہو اگر شبہ صال شیشہ گرا تو ستون ساقی نے یہ کہا</p>
---	--

دور تا ہوں دل کو میرے وہ لے کر مکہ نہ جائیں نہ
 سطوت وہ ہن زمانے میں مشہور چالے نہ

<p>نہیں دور تاؤرا وہ بہت خدائے اوٹھایا ہاتھ گر تھنے جفا سے چھڑایا ہر سوز و آستانے سے نہ نہ تھی امید باد صبا سے نہ خدا و نما سچا نا اس بلا سے کوئی بہتر نہیں اوسن لرباس سے مراد لے لیا تو نے و غاس سے وہ بوسے تھنس کے پھر میری بلا سے</p>	<p>زمانہ ہے تنگ اس کے بھاسے کرو اب قتل کیون تیغ ادا سے محبت نے تری اسے بحر خوبے نقاب اوس رخ کی غیر میں اکت نہ پریشان ہو گئی ہے رلف اس کے زمانے بہر میں ہن معشوق جتنے کبھی دیتا نہ اس ظالم تجھے میں کہا جب ہن مرنا ہوں میں تم پر</p>
---	--

<p>خبر لے جلد اب ترنا ہے عاشق سیناں جہان ہن وہ ستمگر پیسے ہاتھ میں کیا خون عاشق پیرا کرنے ہن وہ اخبار کے ساتھ مرین عشق ہوں بچا ہوشِ کل بٹائیں کیون نہ لے لیلیٰ کی مجنون</p>	<p>یہ کہ آئے کوئی اُوس بیو فاسے غرض رکھے نہیں مہر و فاسے اونہیں نفرت ہو کیون رنگِ خاص نہیں کچھ کام اب شرم و حیا سے نہ ہو گا فائدہ کچھ بھی دوا سے اوڑا ہو پردہ محل ہوا سے</p>
--	---

زمین کر بلا مدفن ہو سطوت
 دعا یہ مانگتا ہوں میں خدا سے

<p>اپنی دین تو کر وغور یہ تم کیا مجھے کتنی کچھ فہم ہونا دان ہو نہ کیا مجھے ۱۰ ہلکے کے لیے بیٹھ گئے پاس میں آکر عاشق کا بھی مردہ نہ جلا یا صاحب راز دل تم کو لہا غیرے حاکر کیا خوب اسکی رحمت ہو ٹری بخش ہی دیکھا غفار وجہ کیا دل کو مرے کے جو بہیر اصحاب مار ڈالا ہوا کہوں سے نہ باب سے جیلہ نہ ہو پس نہ ہی نظر آئی امتثال دیکھا جلوہ راسخا وہیں سجد ہو چکے ہاتھ سے جو دم دیکھو کہ نہ رکھا</p>	<p>غیر سمجھ مجھ اور غیر کو اپنا سمجھے عرض حال دل بیتاب کو شکو ا سمجھے میری بیتابی دل کو وہ ماننا سمجھے کیا رمانے میں یقین کوئی مسما سمجھے ہمارے افسوس مجھ و دوست نہ اپنا سمجھے میں گنہگار ہوں ہر وقت یہ بند سمجھے مال تھا آپ ہی کا اسکو برا یا سمجھے آپ جو سمجھو مرے حق میں نہ اچھا سمجھے مصحف چہ و جانان کو مطلق سمجھے ہم نہ مسجد نہ شوالا نہ کلیسا سمجھے اپنے داغ دل بیتاب کا بیا ہا سمجھے</p>
---	--

کیون رقیب و نہایت محرم کر دن اسے سطوت
 عاشق و میرزا مجھے چاہے والا سمجھے

آئی بہار پر وہی دشت کا ڈھنگ ہو
 جو بن پہ آج کل ۱۰ ست شخ و سنگ ہو
 دستار زر دہا ہر جو وہ خانہ جنگ ہو
 پیری مین ہی شباب کی ہلکال مسک ہو
 وہاں جشن ہے رقبو مین یاں لبتنگ ہو
 آغاز ہر شباب نیا رنگ ڈھنگ ہو
 گلشن مین اپنی بادہ کستی کا یہ ڈھنگ ہو
 دل توڑ کر جگر کو بھی مجروح کر دیا
 عاشق ہوا ہون جبے ترا ہو یہ بخودی
 اولیٰ جو مٹی چہرہ پر نور سے نقاب
 مطلق ہماری آہ کا ہوتا نہیں اتر
 قابل کی تیغ تیرہ رکھ دنگا خذ و گلا
 کاہی کو دل بچو گا کہ ہر دقت ادس کو پاس
 مطرب پسر کے عشق مین کیا ہو گا مبتلا
 ادس سو لپٹ لپٹ کر شب و صیل سوئیگ
 بادام ہو سجھ کے مقابل ادس نکوست
 دیکھو صفائی قلے اک پہ بھی ہے دلیر
 عاشق جابِ حاضر مین جیسے جال کے

بدلا ہوا ہماری طبیعت کا رنگ ہو
 نام خدا شباب کے دن ہین انگ ہو
 شاید اوڑا ہوا مرے چہرے کا رنگ ہو
 سب سے جدا ہماری طبیعت کا رنگ ہو
 اذکار کا وہ رنگ اور ہمارا یہ رنگ ہو
 معشوق کی تلاش ہو دلمین انگ ہو
 مملو گلا بیونین مولا رنگ ہے
 تیرنگہ بار بلا کا خدنگ ہو
 کچھ دہیان ابرو کا نہ کچھ پاس نگ ہو
 دیکھو فلک پہ آئینہ ہر رنگ ہے
 فولاد ہے کہ دل ترا میا رنگ ہو
 اب زندگی سے میری طبیعت تنگ ہو
 ابرو کی ہو کمان مژدہ کا خدنگ ہے
 مرعوب میرے دل کو جو آواز جنگ ہو
 کم عرض اس غرض سے ہمارا پتنگ ہو
 سرسکا پوڑنے کو میری پاس سنگ ہو
 نصب آئینہ محید میری جاسنگ ہو
 مغرور حسن پر وہ بت سبز رنگ ہو

سلطوت کلام کو نہ ترقی ہو کس طرح نہ	اب حزان گلشن سے جاتی ہو بہار آنے کو ہے
اوستاد مہربان ہین نیا رنگ ڈھنگ ہو	
اب گر آ یا ہوا می خوشگوار آنے کو ہے	

<p>آج وہ اردو مکان بہر شکار آئے کو ہی اس طرف ہی میری آہ شعلہ بار آئے کو ہی غیر کے ہمراہ وہ سوے مزار آئے کو ہی شاید امی صبا گلشن میں بہا آئے کو ہی بعد مدت کے ہار گھر میں یا آئے کو ہی مہو مبارک میکشہ فصل بہا آئے کو ہے آج دریا نوش کوئی بادہ خوار آئے کو ہی آج بہر سیر مرا گلعدا آئے کو ہے سنو بہن بہر عبادت آج یا آئے کو ہے بہر مایا کوئی تو شہسوار آئے کو ہے عاشقو نخل قد جانان میں یا آئے کو ہے آسمان پر جھوم کر ابر بہا آئے کو ہی دگو بہر کون جوش و حش کیا بہا آئے کو ہے خون کر اند کار و ز شمار آئے کو ہے بدارو کے ہنسی بے اختیار آئے کو ہے پنی چکے کچھ بادہ خوار اب سیر یا آئے کو ہے</p>	<p>جائیں ہم ہی طائر دل کے سوے صیقلہ ای فلک تو ہی جے گا ایک ن مثل زمین ہو اس صدمہ سے ہو کار و حیر میری فشار پوٹن ہیں کلیان عناد لکھن میں کھنا شاو کون ہو پوچھتا ہو جو کوئی کہتے ہیں ہم کس خوشی سے میکشہ کوں سج رہی ہیں چہر میکشہ میں کہو ہیں تانی زہر کر خم کے خم بلغ میں جو پھول اچھا ہو ملا نا بلبلو ایو اہل شد ٹھوڑی دبر مہلت دمر ہیں چونک اوٹھا ہی سبزہ خوابیدہ مگر قبر پر کچھ ادب آتا چلا ہو سینہ شفاف پر چلتی ہیں ٹھنڈی ہوا میں جا سمیا کا سا قفا ایو جنوں سو گریاں جو کھنچا جاتا ہو ہاتھ عاشقو نہروں نہ کر ظلم امی ستر گجیاں میرے لاشیروں پر وہ آئے تو مگر روانہ ہوں آج دیکھوں کہ قدر ساقی پلاتا ہو شراب</p>
---	--

آنکھ سطوت سے جو اس بتے پھرائی یک بیک

موت کیا اب امی مرے پر در و گار آئے کو ہے

<p>ہمارے ہن لہو کا اشک سون چشم جو ہر ہمیشہ ہم کچھ پا کر نے ہن پائیل بنجر سے ترنپا دو نو بہر سکھ ہیں میر قلب مضطر سے</p>	<p>ہماری ذبح کا عم کوئی پوچھو انکی خنجر سے گیا میں تشنہ دیدار جب تو ہنکے وہ بوسے فلک برقی بالا زمین سیاب عالم میں</p>
---	---

<p>ضیافت ای ہاتیری کو نوٹگا بعد مرنے کے ہمارے دے اٹھنا دل بہت خوش ہو گیا میں صبا میں سچا اور وہ ہیں ایک لیکن فرق اتنا ہے میری نگ لہر پر اکو عاشق سجدہ کرتے ہیں وہ دریا نوتس ہوں سانی کہ ختم ختم چڑھتا ہوں دورِ دستان جانا کی محبت میں موت آنی وہ یاد کے برابر ہیں نہ کپڑا حجب نے محب کو بہلا پہلے فلک کے گرد شین لہی کب آتی ہیں</p>	<p>بچو گراستخوان کچھ بھی سگان کو دیو لہری اگر شک ہو بلا لہری انھیں طاؤس کے پر سے جلاتا ہے کوئی قہر کے مرد کوئی ٹھوکر سے کیا ہے یہ لہریاں جاب زبیر کے اس در سے بہرگی میری نیت کیا بھلا دو چادر ساغری میری لاش کو دینا دوستو غسل آب گوہر سے کہ سر کھٹا ہے جب میں ہوتا ہوں پاؤں یاد مٹھاری چشم سے سیکھی ہیں یا میر مقدر سے</p>
---	---

اگر جانا ہو اب کی کر بلا کے سمت اسے سطوت
رہ آنا لکھنؤ میں روضہ بسط پیمبر سے

<p>کتنی ہو باد صبا کے یہ میخو اردن سے لاکھ پوچھو کوئی لیکن نہ کہوں عشق کا راز میں ضرور ابرو دو خمدار کا لہنگا بوسہ بٹھنوی کی بھی اجازت نہیں تیرے منہ سے گل تلخ سے مر جھاکے چمن میں جو گری فرے افسان کے جو مانگو سوزی کرتے ہیں مجاہد خالقِ قضا کے وہ دولت دی ہے اقربا جتنی ہیں رکھتے ہیں یہ عقوبت خواہ تیر قابل کے جو بیست ہو سیدین ناز کیوں کرتے ہو معلوم ہو قیمت حسن جگر و دل تو نہیں کیا حان تصدی کرتے</p>	<p>ثرہ کو سم گل لائی ہوں گلزارِ دن ہوں وہ دیوانہ کہ بہتر ہوں بن ہیکارِ دن گو مجھ کو آج وہ ٹکڑی کرے تلوارِ دن ایسی بیزار ہوئی اپنی گنہ گارِ دن بلبلین جھاکے اڑٹھا لیکن منہ دارِ دن خیر کرتی ہوں زمین رات کو ان تارِ دن ہوں غنی کا من نہیں ہو مجھ پر دارِ دن ہاں کچھ اسبد بھلا کے ہو تو بارِ دن چٹکان لینے لگو زخم میں سو فارِ دن پوچھو آیا ہو نہیں بوسفت کے خرم دارِ دن تم ذرا ہی جو دغا کرتے وفادارِ دن</p>
--	---

ایسی الفت ہوئی ہم وحشیوں کو خاروں کے مشکین محسوسین کسی جا بنگی زنا روں کے میکہ در در بھرا رہتا ہو سواروں سے منفعل کچھ اور ہی پہونوئی بوہاروں سے ہو سچا نہیں مہلت نہیں بیاروں سے کل آئین نہ کیلچہ کہیں منقاروں سے ہم تو بیرون سے ڈرتی ہیں نہ تلواروں سے سر بازار جہنم ہے گنگاروں سے	ای جنون سر میں پھونٹے ہیں کف پکا عطر ناحق ای ہمہ نوبت کو خدا کہتے ہو تیری مسجد میں یہ کثرت نہیں دیکھی غلط اوس گل اندام نے پہنچو گلے میں شبنم تندرستوں کا بہلا کا ہے کو پوچھو گے مزاج غل مجاہدین نہ گلستان میں غدا دل آنا آسمان بارودوں میں بل کہ ہوں تر گاہن تم منفعل ہو کے جو رو سے تو بھی ساری گل
---	--

پاؤں پھیلا دیا اور کہیں لیا سطوت باکھ
ہو نہیں قانع مجھے مطلب نہیں زرداروں سے

ہم چلین زیر قدم آئینیں بچھا کے لیے ہڑیاں میری ہا آیا ہو کھانے کے لیے ہا بعد مرگ بھی در در پہرنے کے لیے خوش یہاں بیٹھا کیا آیا ہو جانے کے لیے جب ٹھہری یہ معان خودی پلانے کے لیے ہم فقط پیدا ہو ہیں رخ اوٹھانے کے لیے ہر جگہ جاتی ہو نہیں آنسو بہانے کے لیے آہو ہین وہ پھول تربت پر چڑھانے کے لیے آہی اب دو شب فرقت ڈرانے کے لیے اب نشان قبر وہ آئے مٹانے کے لیے ہم کفن باندھے ہوئے بیٹھے ہیں بجائے	آج وہ حمام جاتے ہیں نہانے کے لیے ای سگ دلدار آنا ہے اگر تو جلد آ کاسہ سائل میں ٹال کے فلک نے میری خاک جو نک او غافل نہیں دیکھا رہنے کا مقام منہجی پہ کوئی نہ میرے سٹ لائین گزرتا ہو سرور و شیش دنیا دہلے اغیار کے شمع کہتی ہو کہیں غم ہو کہ شادی مجھ کو کیا بعد مردن یہ کیا احسان میری روح پر ستھان مرد کے بھیلین میں رذر چہر کے ہا پہلو تو جھانیں کر کے میری جان لے اس سرا در سے ملک عدم کا قصد ہے
--	---

<p>مین تو کو چو مین تمھارے لئے کس ہوئی ہے آج ہندل کے اپنی ہاتھ پاؤں میں ہوش دفن کر کے جھکو ہر کوئی نہ ٹھہرا قبر پر بند انگلیں ہیں نہیں کچھ ہوش ہو سنگا نم میری تربت پر نہیں کج حاجت شمع چراغ کیا پسندائے فضا ایوانِ قطار سے کام آئے گی نہ کر برباد و ناوک فتن</p>	<p>پاسبان کھتری ہونا حق صل چھانے کے لیے مستعد بیٹھا ہو میرا خون بہانے کے لیے رہ گئی باد صبا اک خاک اڑانے کے لیے آنسو اچھو وقت وہ صدمت دکھانے کے لیے دوست آنسو اپنا بنو دل جلانے کے لیے تنکے چننا ہو بہا ہی آشیانے کے لیے خاک میری رہنے دسو وہ بنانے کے لیے</p>
---	--

اس زبان سے شکر خالق کیا ہوا مسطوت ہوا
 نعمتیں دنیا کے ہیں موجود کھانے کے لیے

<p>میں یوں مجھ سے دل اوسکا پہاڑ ہے یہ تیرا چھوڑنا ازل سے نیا ہے نہیں دنیا یہ اک عبرت سدا ہو وہ نکلے ہن جو گھر سے کن سوز کر نہ پائے گا قیامت تک رہا ہے رخ رنگین دکھایا ہے یہ کس نے عجان ہو مصحف رخسار و خطا ہے بڑے بکو نہ کرے دلو اور لجن بسند آئی ہو کس کے جامہ زری چھپا یا کس قہرے روئے دشمن تم اپنے حسن پر ناحق ہونا زان نہ اتنا صل مجاؤ عنہ لیبو</p>	<p>پناہ سن کوئی پیدا کیا ہے مر رہے روئے پہ بیٹھا ہنس رہا ہے کہیں شادی کہیں شور بکا ہے نہیں معلوم کس کس کے قضا ہے جو اوسکے دام گیسو میں پھنسا ہے چمن میں رہ رہ کر گل ہو گیا ہے کہ گویا رجل پر قرآن دہرا ہے اسیر حلقہ رلف دونا ہے کہ کوڑے کوڑے ہر گل کے قبا ہے جہان اند میرا نکو نہیں ہوا ہے سدا جو بن کسی ہی رہا ہے مرا گل و چمن میں سو گیا ہے</p>
--	--

نہ اوس زلف پریشان پر ہوا مکمل نہ
جو کیا تائی کا دعویٰ ہے برہمن۔
زمانے میں ہو در مان ہر مرص کا
جو ہوا دنگو مسجائی کا دعویٰ نہ
دہ شوخ اکثر کہا کرتا ہے مجھ سے
انہیں کو بیچ کر موبی لے لے شیخ
کہیں کیا ہے وقت میں کسی کے
دغا کرنا نہیں بھولے سے ظالم

ارک دل کیون نہ ہو سودا ہوا ہے
معاذ اللہ تیرا بست خدا ہو
مگر اک دفرقت لا دوا ہے نہ
ادھر آئین مر امردہ پڑا ہے
لیا ہو کس دل پہچانتا ہے نہ
ابھی باقی عامہ ہو رداس ہے نہ
سے ہیں جو ستم دل جاننا ہے
ارے تو انتہا کا ہو خاس ہے نہ

نہیں کچھ زع کا اندیشہ سطوت
مرا حامی سے مرتضیٰ ہے نہ

مہربانی سے جو وہ جلوہ کمان ہوتا ہے
سبزہ اوس عارض رنگین پر عیان ہوتا ہے
چشم گریان میں قصہ ہو تری زلفوں کا
بلبلین ہوتی ہیں گلزار میں تیغ حلال
دل سوزان سو دم گریہ نہ کیوں نکلتے آہ
نکلتے آتے ہیں تری بزم میں آنسو سیرے
ہنسکے فراتے ہیں وہ دہجہ کے مضطر محکوم
عاشقو پہنے وہ کس طرح جرّاد گناہ
کوچہ بار کے ادنیٰ سچی یہ اک تاشیہ سر
برم عشاق میں گوتم نہیں لینے صاب
بام پر نہ ہو جلیب پڑو دلاشتے ہیں نہ تاب

غیرت بیج فرائیپا مکان ہوتا ہو
چمن حسن گل اندام خزان ہوتا ہو
قدرت حق ہو کہ پانی میں ہلون ہوتا ہو
محو تقریر جو وہ سیف زبان ہوتا ہے
آگ پانی سے جو کچھتی ہو دھواں ہوتا ہو
ہو غضب زابا لفت کا عیان ہوتا ہو
کیوں تڑپے ہو بیت درد کمان ہوتا ہو
زبور گل بھی نزاکت سے گران ہوتا ہو
پیر آتا ہو جو کوئی تو جوان ہوتا ہے
دل کے لہو کا مگر تپہ گمان ہوتا ہے
شب کو چاند ابر کے پر کو دین نہاتا ہو

<p>دوستو بھرمین کیا حال کیوں آکھوں کا جب شبِ عدد او نہیں آکھوں جو دیر نے میں اس طرح ہوں دل پر داغ میں اپنا سورا دیکھنا ایک تر از جی نظر سے عالم تیرے ٹوٹ کے رہتا ہوں جو پیکان تیرا</p>	<p>اتک پہ چلتے ہیں تو خونِ دھان ہوتا ہو ایسی کرتا ہوں میں باتیں نفعاً نہ ہوتا ہو داغ کے بیچ میں بس طرح کنواں ہوتا ہو دشنہ و خنجر و شمشیر و سنان ہوتا ہو رہن زخم میں مانند زبان ہوتا ہو</p>
--	--

<p>جب خیال آتا ہے اُس پر دہشتیں کا سطوت راز کے طرح مے دلیں نہاں ہوتا ہے</p>
--

<p>اُس رخ کے آگے ماہ کی توقیر اور ہے طالبِ جفا کا مائق و لگیر اور ہے آج آئے کیا عجب ہوڑ کی وہ سنڈل ترایا چکا فراق میں بریاد کر چکا اک تو صداے مرغِ چھری ہو شبِ کل خاک و رستم کی ہر یاد، جہاں میں تہ نہیں ہے، ہکو بھڑے جسے سلسلہ تصویر اپنی دیکے مے آگے غیر کو کہتے ہیں مجھ سے بار و دفر گان کما کے اوس حور کا وصال میر ہو لیکھے مجھ کو ہی بعد غیر نشانہ بائیے اس تیغ سے تو قتل نہ ہو نگاہیں خنجر بولے سوال و صل پہ مجھ کو لگا کے تیغ</p>	<p>دوست اور مہر کی غور اور ہے باقی کوئی ستم بُت بے پیر اور ہے کچھ کل سے سہری آہ کی تاثیر اور ہے اب کون سی حفا فلک پیر اور ہے کرتا حلال نعرہ تکبیر اور ہے اسی گمیا گرو مری اسی اور ہے گیسو کے بار اور سونے شیر اور ہے کہتے ہیں وہ اک ایسی ہی تصویر اور ہے یہ تیر اور ہی ہیں شمشیر اور ہے تیر اور چیز ہر تہ پیر اور ہے نرست میں آیا کرا بھی اک تیر اور ہے ہمراہ آپ کو کوئی تہ تیہ اور ہے یہ تو فقط جواب تھا اور ہے</p>
--	--

<p>سطوتِ دل اپنا بھٹس کے بھلا کس طرح</p>
--

دام اور ہے وہ زلف گر بگیر اور ہے نہ

تقریب دیوان سطوت چکیدہ قلم جو اہر رقم شاعر با کمال سخن سنخ
نازک خیال جناب شیخ فدا علی عرف اچھو صاحب
تخلص عیش

سخن سخن معنی آفرین و نازک خیالان فصاحت آگین سخنوران شیرین مقال
و تفرجیان بوستان خیال کو مژدہ جان نغز اور نوید مسرت انما سنا تے ہیں تازہ بہار
گلستان کلام لطافت انضمام دکھاتے ہیں یہ حضرات شتری خصال کہاں ہیں جلد
تشریف لائیں عروس سخن کے رونمائی کے واسطے نقد اشتیاق ہمراہ لیتے آئیں درنیو
دیوان لطافت بنیان و فصاحت عنوان تصنیف شاعر ہمدان سخنور شیرین زبان
سخن سنخ بالکمال سرخیل شعراے ماضی و حال عبدلی حبیب یقہ رنگین مقالی رشک جامی
غیرت ہلالی اختر آسمان اسبت و کامکاری نوبادہ گلشن ممتاز سرداری ذکی البطیع نظم مرزا
مفرط رب جناب مجید الدولہ نواب محمد نفی علی خان تخلص بہر سطوت از خاندان
شاہ اودھ حلف جناب نواب مظفر الدولہ حمزہ کی علی حانصا صاحبہ در علی اللہ مقامہ ابجنا
سابق شاگرد رشید حضرت سید حسن صدقا لطافت معفور و حال شاگرد جناب سید
عباس حسن صاحب فصاحت مطیع شوکت جعفری مقام گولنگ میں ہایت عمدہ
و خوشخط مطبوع ہو کر مرغوب دلہائے عشاق و شعرے آفاق ہوا ہو سجان اللہ صاحب
نغمہ دو کا بجز رتنا ادکی دید کا شوق ہوا ہو عجب عجب مضامین رنگین و محاورات دلنشین
بھرا ہو ہر شعر سے ایک بات ہر غزل سے ایک رنگ نیا پیدا ہو جس قدر گوہر مضامین
و معانی و پچھ ارج تک خزانہ طبیعت میں امانت رکھے تھے اس دیوان میں نظر میں
جمع و نامے ہیں وہاں نقاد کے جوش طبع و قواد کے ولولے دکھائے ہیں۔ ہاتھ

لنگن کو آرسی کیا ہے بروقت ملاحظہ ہمارا جھوٹ بیچ کھل جائیگا جو اس عروس
جملہ زیبائی و رعنائی کو دیکھ پائے گا وہ شوق ہمکناری میں بیباختہ یہ شعر
زبان پر لائے گا -

بیباکتہ ترا تنگ در کنار شرم	تہنک آمدہ ام چند انتظار شرم
-----------------------------	-----------------------------

زیادہ تحریر فضول جھوٹی تعریف سے کیا حصول - فقط -

قطعات تاریخ

قطعہ تاریخ وفات جناب سید حسن صاحب لطافت عالی
مقامہ اوستا و مصنف دیوان

حیف سید حسن لطافت حیرت	زین جهان رفت سو بہک عدا
شدہ این واقعہ چو اسطوت	بود بر دل هجوم رنج و الم

ہر کہ پر سید سال تاریخ بخش ۶ نہ ۶
گفتم اوستا در رفت از عالم ۶

قطعہ تاریخ ولادت فرزند جناب محمد تقی صاحب فرحت خوشنویس
شاگرد جناب صاحب

جو فرحت بہن سید محمد تقی	شناخون بطر سالت پناہ
عطا او نکو فرزند حق نے کیا	خوشی ہو نہ کسر حشام و لگاہ

۶ سال سطوت نے منقو ط میں ۶
کہا خوبصورت پسر رشک ۶

تاریخ حج دیوان از تاج افکار جناب یعقوب علیخان صاحب
نصرت شاگرد جناب لطافت حرم

جو محمد نقتے علی خان مین شاہزادے لودھ مین ہن مکتا پر بہار اوٹکا وہ ہوا دیوان کہ صفہ گلشن ہے پھول نقتے ہن اوکی تاریخ کے ہوئی جیہنکر آینات دزبر مین اسے نصرت	صاحب جاہ و شہت و اقبال شاعر خوش بیان و اہل کمال نہن باغ جہان مین جسکے مثال داروہ ہے ہر ایک شاخ ہمال ہاتف غیب نے کہا نے اکمال کر رقم بوستان سطوت سال
---	--

قطعہ تاریخ طبع دیوان از تاج افکار جناب ابنہ امجد عباس
خان صاحب ہا در عمومی مصنف دیوان

خوشاوج کلام سطوت والانش اور دل زہے دیوان اعلیٰ جبین ہر مضمون ارفع ہو سوا و صفہ پر نقتے ہن یا اختر چمکتے ہن ہر اک مطلع غزل کا نیر اعظم کا مطلع ہن شل بیت ابروے حینان جعفر ابیتین شبہ قامت موزون ہو جو دیکھ پھر صریح ہو نہ کیون اس چشمہ شیرین کا ہر جافیض جاری ہو یہ دریائے سخن استعار کے بحر و ن کا منبع ہے بسان ہر خاور ہے اثر اس نظم روشن کا

کہ شکل آئینہ پر تو فکرن ہر رنگ طبع ہے +
 محمد نے کئی تاریخ یوں طبع ہمایون کی
 یہ دیوان شاہد ان فکر عالی کا مرقع ہے
 ۱۳۰۴ م

از تباہ افکار جناب شیخ محمد جان صناشا دپیر و میر

کلام خوش آئین مضامین نگار

ہزار زبان سال طبعش گفت +
 بیستان سطوت گل فو بہار +
 ۱۳۰۴ م

از نتیجہ افکار جناب حکیم شیخ ضامن صاحب جلال

ای خوش جلوہ دیوان جاسطوت

مصرعہ سال رقم کرد چہین کلک جلال
 جبذا اوج زہے سطوت و جاء دیوان
 ۱۳۰۴ م

از نتیجہ افکار جناب شیخ فدا علی صاحب عیش شاگرد جناب میر کلو صا

عرش حرم

چو دیوان سطوت درآمد بہ طبع +
 بہ معجم رقم کرد تاریخ عیش +
 بہمن و لطافت در تاناک
 بہار گلستان مضمون پاک
 ۱۳۰۴ م

از تباہ افکار جناب سید ایت اللہ رضا صاحب تخلص ہا

اسے زہے حسن فکر عالیجاہ
 در مضمون بسک نظم سبقت

<p>درد و سال نظم دیوان کرد چون برآمد بروی جلو طبع فکر صائب گفت از رد واد دید هر کس بدیدہ انصاف چون نظر کرد حادثہ از رشک شاعران ہم زبان ہمین گویند گشت بیدار طالع چشمش دفعہ یوسف مضامینش گفت ہر یک جو سال طبعش را</p>	<p>ہست طبع رساز و زخمت نہ نہ رو نگشت حسنات نہفت از تو نظم ست و نظم بہرست نہ نہ سخن خود آب خجلت شست بر کلام خود حق بجان آشت نہ ہمہ دیوان مسلم است و درست ہر کہ دید و نہ دید کہ تخت خفت گر بجان میخیزد باشد مفت طبع من نیز سال طبع اش حبت</p>
--	---

اسے ہدانا گمان بہر گوشم نہ
غنیچہ دلبرے - سروش گفت نہ نہ

ایضاً

<p>دیوان حضور چپ رہا ہے ہر شعر پر از معانی عشق نہ مضمون سرخ و زلف کے رقم بین ہر بیت سے بون بہم ہے ہر بیت یہ گلشن حسن و باغ الفت نہ کہ طبع کا تو بھی اسے ہر سال</p>	<p>ہین طبع کی سن کی فکر میں سب نہ ہر لفظ میں رمز حسن مطلب نہ ہو روز فراق وصل کے شب معتوق کے لب پہ جھڑ لب سر سبز رہے ہمیشہ بار بار اب ہٹیو کے سامنے مؤدب</p>
--	---

فوز اتاریج طبع لکھے نہ

یہ غنیچہ آرزو چھپا جب نہ نہ نہ

ایضاً

<p> بستان سطوت آ یا زیر طبع جسکے ہاتھ آیا یہ نسخہ شاد ہے حرف ناطق گر کلیم اللہ ہیں نہ ہرالف سرو قد محبوب ہے میم ہو ہر اک دہان ہوشان آقا کی دائرے رخ ہیں اگر سنبل باغ جان ہر بیت ہے اک جان مشتاق ہو دیوان کا واہ کیا مضمون ہیں کیا بول چال نظم کے ہر ایک نے تاریخ طبع نہ </p>	<p> سنگ ہر کانی کا ہے معمور نور نور آنکھوں کو ملا دیکھو سرور ہر اک پتھر فروغ کو د طور نہ عین و صا دو طاہن عین چشم حور لام ہر اک زلف جابان بے قصور باد تا بھی رشک ابرو ہیں ضرور جوی کوثر ہو ہر اک بین السطور دیر کے طالب ہیں قلب ناصبور ہر فصاحت قرین عیبوں سے دور حسب وراثت بصد لطف و سرور </p>
---	--

اوچھ کر نظم تو بے سال طبع نہ
 لکھ قبول طبع دیوان حسنور نہ

از نتیجہ افکار جناب مولوی امیر الدین خان صاحب مبین تخلص
 شاگرد جناب مرزا محمد جعفر صاحب آج

<p> محمد نقی علی خان ہیں جو ہیں فی سطوت و ذی سخا ذی کرم جناب لطافت کے شاگرد ہیں سپر فصاحت کے ہیں آفتاب </p>	<p> خورشاعی جن سے ہو متغفل نہ طبیعت متانت میں ہو شتغل سلج ہر جن سے ہو شتغل ہو دیوان انجم ہی جسے نجل نہ </p>
--	--

نزاکات عجب کچھ ہے دیوان میں | نہ کیوں قلب لوگوں کے ہوں مضحل

ہولی فکر تاریخ جب طبع کے
کہا قلب نے جسمِ شجر و ل

ایضا

چہ دیوانے بلاغت خیر انجس
مجید الدولہ و مطبوعات
سراپہ علم و عالی فہم و دانا
جواہر رفتہ در سلک مضامین
ہنرور در چراغ بزم دولت
برائے چہرہ دیوان دلکش
ظہوری وقت سبحان زمانہ
چو شد مطبوع این دیوان کامل
بیض صفاش الواح سیمین
سطریش همچو زلف مہ جبینان
جاش ادب انسر کیو و سے
سخت ذاب تو حریک گویم
ابارہ عایف شاد باشند
سے کارت طبع انجمن این قطعہ

کہ ہر ہر مصرعہ مرکوب و لہا
کہ حسن نظم و محبوب و لہا
مضامین خواہش و محبوب و لہا
کہ سنجہ سخن مشروب و لہا نہ
پر طولا لے او محبوب و لہا
تقاب عارض ثنوب و لہا
بلینغ واضح محبوب و لہا
شدہ در دہر ما مطلوب و لہا
خطوط جد و لش مذہوب و لہا
بہ آب و تازگے مرغوب و لہا
سواد طبع او مرسوب و لہا
کہ مستعدی شود مطلوب و لہا
شوند اعدا سے تو منکب و لہا
کہ شاید باشد این محبوب و لہا

جو کرام فکر تریش ز ملہم نہ
گفتا او چہ مرغوب و لہا

از نتیجہ افکار مصنف علی وقار

شکر پروردگار اے عظمت | طبع گشت این کلام مافی الحال

سال ہجری ۱۳۸۵ بمجموعہ کفتم
تدہ مرغوب طبع اہل کیال نہ

از نتیجہ افکار جناب عیاس حسن صاحبہا و شامی مصنف دیوان ہذا

شاہزادون میں مجید الدولہ ہے جنکا خطاب
صاحب اخلاق و حلم و ہمت جو دہنا
سیکڑوں اوصاف ہیں امین بیان کیا کیا کروں
کم سے کم ہے گزریادہ سے زیادہ ہوشنا
شعر گوئی میں طبیعت کا شقانہ پائی ہے نہ
اسپنے اقراں و امثال میں ہے کون نکم سو ا
خاندان حضرت شاہ اودہ سے ہیں جو یہ
رتبہ عالی ملا سٹوگا ہے جس ہے بجا
و فریب و دلکشم و لچپ ہے ایسا کلام
سے نئے دالے دیکھنے والے اوتھلے ہیں مزا
طبع سید حسن جعفر میں خوشخط اور صحیح
حسن و زیبائی سے دیوان جیکہ بالکل چپ چکا
حب ارشاد مصنف اے فصاحت و فصاحت

معجمہ میں قصہ فکر سال ہجرے چپ کیا نہ
پڑھ دیا بر جستہ مصرع سر دوش غیب نہ
صورت عاشق ہوئے معشوق ہی اسپر فدا
۱۳۰۴ء

از نتائج افکار جناب یا حسین صناستہ خلف جناب نطا مرحوم
شاگرد جناب فصاحت

شاہزادے ہن جو سطوت ذی شرم شاعری کے فن میں بھی مشتاق ہیں فکر شہرت جب ہوئی تاریخ کے	خلق ہے مشہور جنکا جابجا سارا دیوان عاشقانہ ہے کہا بول ادھما بلبل طبع رسا
---	--

عیسوی میں لکھ دے سال طبع ہا ن
کیا نیا باغ سخن پہنچا لا پھلا
۱۸۰۴ء

از نتائج افکار جناب محمد اجدین صناستہ علی شاگرد
جناب فصاحت صاحب

ہن جو سطوت صاحب جاہ و شرم طبع جب دیوان لکھ چکا ہا ل ف غیبی کے یہ آنے صدا	شعر گوئی میں نہایت ذی کمال سال ہجرے کا ہوا محکو خیال او محبت گرجے ہے فکر سال
--	--

معجمہ میں مصرع تاریخ لکھ نہ
ہو بہ دیوان و پذیر و بے مثال نہ
۱۳۰۴ء

از نتیجہ افکار جناب سید فراخ حسین صناستہ شاگرد جناب لطافت مرحوم

وجاہ فصاحت جباریں ملک لگوڑ ضلع بجنور

مخوب دیوان سطوت چھپا

ہین درضامین و بندش غریب

اگر بیات و زبر میں ہے فکر
لکھو سال فضلے میں نظر عجب ہے

۱۲۹۳-۱۲۹۴

از نتائج افکار جناب حید مرزا صاف فوق شاگرد

خاب فصاحت

ہین جو سطوت صاحب غرور و غار

ہے عجب ادنیٰ کا یہ دیوان دلپذیر

سال ہجری کی جو ہوا فوق فکر
لکھو چھپا ہے یہ کلام بے نظیر

۱۲۹۴-۱۲۹۵

از نتیجہ افکار جناب میر تقی صاحب فرحت شنواری شاگرد جناب

لطافت محو و حال شاگرد جناب فصاحت

فن شعر و سخن ہین ہین کیما
خاندان کا ہے اونکے کیا کنا
جو صفت انکی لکھوں ہو وہ بجا
جسہ ہے باغ کے بہار فدا
ہو ہر اک دیکھ کر ہڑک جاتا
سال تاریخ کا ہوا جو یا
مخزن عشق بے عدیل چھپا

جو کہ سطوت ہین شاہزادوں میں
جو محمد علی نقی صان مام
فضل خالق سے ہین بہت متاثر
نظم دیوان کیا ہو وہ رنگین
شعر غزلوں میں عاشقا نہ ہین
طبع کی جب سنی خبر میں
دل نے فرحت پہ پڑھ دیا مصرعہ

از تبحر افکار جناب سید علی حسن صناشاکر دجانبیا ح

چچا خوب دیوان سطوت اثر

سنین مسیحی مین کله سال طبع
 یی هوریا صنحن بے عدیل

از تبحر افکار خواجہ زراق تحسین صاحب حشت شاگرد جناب فص

صاحب

مطبوع گشت حشت چون این کلام رنگین
 مانند غنچه هر دل بشگفت از سر

سر خود نهاد بلبل در عیسوی ندازد
 دارد بهار تازه این بوستان سطوت

۱۸۸۶ ع

نما تہ طبع

احمد علی احسانہ کہ بتائید خدای لا یزال و یوفیق حائق ذوالجلال و دین الایم فرخند
 فرجام دیوان سطوت مصنفہ کا جناب معلی القابۃ الاستاذہ الفصحا شائزہ عاتبار والا دکا
 جناب الفیاض الدولہ محمد تقی علیہ الصلاوات و المبارکات و دفع الفصحا الفیاض اہلما حضرت جنتا لکنو
 و انظارہ علیہ بہ کمال خوبی عنایت جس سلو بی بحسن سعی کار پر از ان مطبع شوکت جعفری لکنو جلیہ طبع
 دکرشید غلام صاحب حلاق و ماہران فن گردید۔

اطلاخ

جلو حق محفوظ ہیں کوئی صاحب بڑن اجازت قصد طبع نہ فرمایں۔

الملکت
 نیجر مطبع